سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

# فَیضانِ مَدِیْنَہ

(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2025ء / رمضانُ المبارک 1446ھ

◄ قراٰنِ کریم کی عظیم صفات 4

◄ خوشبو لگائیے مگر تکلیف نہ دیجئے! 15

◄ زندگی کیسے بدلے گی؟ 19

◄ سود کے مفاسد 25

◄ زکوٰۃ دینے کے فوائد اور نہ دینے کے نقصانات 30

◄ امیرِ اہلِ سنّت اور فکرِ نماز 39

## روزی میں برکت کا وظیفہ

یکم (1st) رمضانُ المبارک کو مغرب کی نماز کے بعد جو کوئی 21 بار سُورۃُ القدر پڑھے تو اُس کی روزی میں ایسی برکت ہوگی جیسے اونچی جگہ سے پانی نیچے کی طرف تیزی سے آتا ہے اِس طرح اُس کی طرف مال و دولت تیزی سے بڑھے گا اور یوں اُس کی تنگدستی دور ہوگی۔

## تلاوتِ قراٰن سے مرض میں کمی ہوتی ہے

حضرت طلحہ بن مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مریض تھا جب اس کے پاس قراٰنِ پاک کی تلاوت کی جاتی تو وہ بیماری سے افاقہ محسوس کرتا، میں اس کے خیمہ میں گیا اور اس سے کہا کہ آج میں تمہیں تندرست دیکھ رہا ہوں! اس نے جواب دیا کہ میرے پاس قراٰنِ پاک کی تلاوت کی گئی ہے۔

(التبیان فی آداب حملۃ القراٰن للنووی، ص94)

## بچّے کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہیں گے اِن شآءَ اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

55 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھ کر زیتون شریف کے تیل پر دَم کر کے بچّے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم کیڑے، مکوڑے اور دیگر مُوذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا تیل بڑوں کے جسمانی دَردوں میں مالش کے لئے بھی نہایت کارآمد ہے۔ (فیضانِ سنت، 1/995)

## کمر کے درد کا روحانی علاج

فجر کی سنّتوں اور فرض کے درمیان 41 بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھئے، ہر بار پہلے بِسمِ اللہ شریف بھی پڑھئے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم کمر کے درد سے نجات ملے گی۔ (بیمار عابد، ص37)

پیشکش: مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

# ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2025ء / رمضانُ المبارک 1446ھ

جلد: 9 شمارہ: 03

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ


| | |
|---|---|
| ہیڈ آف ڈیپارٹ | مولانا مہروز علی عطاری مدنی |
| چیف ایڈیٹر | مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی |
| ایڈیٹر | مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی |
| شرعی مفتش | مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی |
| گرافکس ڈیزائنر | شاہد علی حسن عطاری |



## آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net


- قیمت رنگین شمارہ: 200 روپے سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات رنگین شمارہ: 3500 روپے سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) رنگین شمارہ: 2400 روپے سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے سادہ شمارہ: 1700 سو روپے


**بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278**
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ


| | | | |
|---|---|---|---|
| قراٰن و حدیث | قراٰنِ کریم کی عظیم صفات | مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی | 4 |
| | مومن کھیتی کی طرح ہوتا ہے | مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی | 7 |
| فیضانِ سیرت | آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اجتماعی پریشانیوں میں انداز | مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی | 9 |
| مدنی مذاکرے کے سوال جواب | کیا زکوٰۃ نہ دینے والے کا سارا مال حرام ہو جاتا ہے؟ مع دیگر سوالات | امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری | 11 |
| دارالافتاء اہلِ سنّت | قریبی رشتہ دار کے جنازہ کے لئے اعتکاف توڑنا کیسا؟ مع دیگر سوالات | مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی | 13 |
| مضامین | خوشبو لگائیے مگر تکلیف نہ دیجئے! | امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری | 15 |
| | کام کی باتیں | نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری | 17 |
| | زندگی کیسے بدلے گی؟ | مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی | 19 |
| | زندگی درد سے عبارت ہے | مولانا محمد اُحد رضا عطّاری مدنی | 22 |
| | بزرگانِ دین کے مبارک فرامین | مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی | 24 |
| | سود کے مفاسد | صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ | 25 |
| | جنت میں محل دلانے والی نیکیاں | مولانا محمد نواز عطّاری مدنی | 28 |
| | زکوٰۃ دینے کے فوائد اور نہ دینے کے نقصانات | مولانا فرمان علی عطّاری مدنی | 30 |
| | نصیحت | سید بہرام حسین عطّاری مدنی | 32 |
| تاجروں کے لئے | احکامِ تجارت | مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی | 34 |
| بزرگانِ دین کی سیرت | عطائے نبوی برائے مولا علی رضی اللہ عنہ | مولانا عدنان احمد عطاری مدنی | 36 |
| | حضرت محمود بن ربیع اور حضرت عُمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما | مولانا اویس یامین عطّاری مدنی | 38 |
| | امیرِ اہلِ سنّت اور فکرِ نماز | مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی | 39 |
| | اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے | مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی | 41 |
| متفرق | رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (کھجور) | مولانا احمد رضا عطّاری مدنی | 43 |
| | فضائلِ مکہ | مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی | 45 |
| قارئین کے صفحات | نئے لکھاری | عبد الحنان / محمد موئید علی عطّاری / علی شان عطّاری | 47 |
| | آپ کے تأثرات | | 51 |
| بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ | دین آسان ہے / حروف ملائیے | مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی | 52 |
| | پتھر موم ہو گیا | مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی | 53 |
| | روزہ کیوں رکھیں؟ | مولانا حیدر علی مدنی | 56 |
| | بچوں کو روزے کی عادت کیسے ڈالیں؟ | مولانا ظہور احمد دانش عطّاری مدنی | 58 |
| اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ | ایونٹس اور بیٹیوں کے معمولات | اُمِّ میلاد عطّاریہ | 60 |
| | اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل | مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی | 62 |
| اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے! | دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں | مولانا حسین علاؤ الدین عطّاری مدنی | 63 |

# قراٰنِ کریم کی عظیم صفات

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

ربِّ رحیم کی کتابِ عظیم قراٰنِ کریم کی شان و عظمت کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ یہ خالقِ کائنات کا کلام ہے، البتہ اس کلام کے اوصاف پر غور کریں تو دل میں اس کی شان و عظمت اور زیادہ مُؤکّد ہو جاتی ہے۔ بعض اوصاف تو وہ ہیں جو ایک ہی بار بیان ہوئے جبکہ بعض اوصاف معنوی اعتبار سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن سِیاق و سَباق، تکرار اور اختلافِ الفاظ اس کے معنیٰ و اوصاف میں اضافہ وتَنَوُّع پیدا کر دیتے ہیں۔

ذیل میں قراٰنِ کریم کے چند اوصاف ملاحظہ کیجئے:

## قراٰن، ایک بے عیب اور شک و شبہ سے پاک کتاب

یہ کلامِ الٰہی ہر طرح کے عیب و شک سے پاک ہے، کفارِ عرب بڑے بڑے ادیب ہونے کے باوجود بھی اس میں کوئی عیب نہ نکال سکے۔ قراٰنِ کریم نے اس کمال کو کچھ یوں بیان فرمایا: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔[1]

قراٰنِ کریم میں کسی قسم کی کوئی کجی نہیں، معلومات میں ہیر پھیر نہیں، تعلیمات میں بے اِعتدالی نہیں، سورۃُ الْکھف میں فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًاؕ(۱) قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًاۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی (ذرا بھی ٹیڑھاپَن نہ رکھا) عدل والی کتاب کہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے۔[2]

قراٰنِ کریم کی معلومات و تعلیمات میں کوئی اختلاف نہیں، ان میں اختلافات ہوتے تو مخالفین کب کا شور مچا چکے ہوتے، ماضی قریب اور عصرِ حاضر کے جو نومولود مُحَقِّقِین و مُسْتَشْرِقِین قراٰنِ کریم کی ایک آیت کو پڑھ کر دوسرے پہلو کو چھوڑ کر اعتراضات گھڑتے ہیں وہ بے بنیاد اور جھوٹ ہیں۔ قراٰنِ کریم نے تو کھلا چیلنج دیا ہے کہ ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا(۸۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر وہ غیرِ خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔[3]

## قراٰن، سیدھے اور کامیابی کے ضامن راستے کا نصاب

قراٰنِ کریم کی ایک عظیم خاصیت ہے کہ یہ راہِ راست کی طلب و طمع رکھنے والوں کو سیدھے راستے پر لاتا ہے، جو سچی طلب رکھتا ہے اسے کامل ہدایت دیتا ہے، یوں کہئے کہ قراٰن سیدھے اور کامیابی کے ضامن راستے کا نصاب ہے، سُورۃُ الْبَقَرۃ میں ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ(۲)﴾ فرمایا گیا اور سورۂ بنی اسرآءیل میں فرمایا: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔[4]

* ایم فِل اسکالر / فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

## قراٰن، اجمال وتفصیل کا اِمتزاج

ہر زبان اور تہذیب میں یہ اسلوب پایا جاتا ہے کہ کلام وبیان میں اختصار بھی ہو اور جامعیت بھی، اجمال بھی ہو اور تفصیل بھی، لیکن یہ اسلوب جس حسن وخوبی کے ساتھ قراٰنِ کریم میں ملتا ہے، اس کی مثال نہیں، قراٰنِ کریم کی اس خوبی کو خود قراٰن نے بیان فرمایا ہے کہ ﴿الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍۙ(۱)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبردار کی طرف سے۔[5] ایک مقام پر فرمایا: ﴿كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئیں۔[6]

## قراٰن، ادخالِ باطل سے محفوظ کامل

قراٰنِ کریم میں کوئی ایک لفظ بھی نہ اپنی طرف سے شامل کر سکتا ہے اور نہ ہی نکال سکتا ہے، کچھ بدباطن اپنی کج فہمی و کم عقلی کے باعث یہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ قراٰن کسی عیسائی یا یہودی سے مل کر بنایا ہے مَعاذَ اللہ، اور بعض بے عقل تو آج بھی کہتے ہیں کہ قراٰن میں غلطی ہے مَعاذَ اللہ۔ قراٰنِ کریم نزول کے وقت بھی محفوظ تھا اور بعدِ نزول بھی، اس کے الفاظ بھی محفوظ ہیں اور معانی بھی، اگر کہیں بھی کوئی کمی ہوتی تو اسلام کی تعلیمات دوسرے مذاہبِ غیرِ حقہ کی طرح بکھری اور اختلافات سے بھری ہوتیں، ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ(۴۲)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: باطل اس کے سامنے اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آسکتا۔ (وہ قراٰن) اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے۔[7]

یعنی قراٰنِ مجید باطل کی رسائی سے دور ہے اور کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا، یہ فرق، تبدیلی اور کمی و زیادتی سے محفوظ ہے اور شیطان اس میں تَصَرُّف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس چیز کے حق ہونے کا قراٰنِ مجید حکم فرمادے اسے کوئی باطل نہیں کر سکتا اور جس کے باطل ہونے کا قراٰنِ کریم حکم فرمادے اسے کوئی حق قرار نہیں دے سکتا اور قراٰنِ عظیم اس رب تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا اور تعریف کے لائق ہے۔[8]

سورۃُ الکہف میں فرمایا: ﴿لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ﱡ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا(۲۷)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے۔[9]

سورۃُ الحجر میں فرمایا: ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ(۹)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔[10]

## قراٰن باعثِ برکت و رحمت

قراٰنِ کریم ایک بابرکت کتاب ہے۔ اس کی برکات حسی اور غیر حسی دونوں طرح ہیں۔ یہ کفر و شرک کے امراض سے بچا کر ایمان دیتا ہے اور بد اخلاقی سے بچا کر مُہذّب بناتا ہے۔ اسی طرح یہ جسمانی بیماریوں میں بھی شفا دیتا اور اثراتِ بد سے حفاظت کرتا ہے، سورۃُ الاَنعام میں ہے: ﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری۔[11] ﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَۙ(۱۵۵)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔[12]

سورۃُ الاَنبیآء میں ہے: ﴿وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ۠(۵۰)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اُتارا تو کیا تم اس کے منکر ہو۔[13]

سورۂ بنیٓ اسرآءیل میں ہے: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم قراٰن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔[14]

## قراٰن، کفر وگمراہی سے نکالنے والا

قراٰنِ کریم کفر و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ایمان و ہدایت کے نور کی طرف لے جاتا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِۙ(۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔[15]

سورۃُ المآئدہ میں فرمایا: ﴿یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے۔[16]

سورۃُ الحدید میں فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے کہ اپنے بندہ پر روشن آیتیں اُتارتا ہے کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف لے جائے۔[17]

سورۃُ الطّلاق میں فرمایا: ﴿رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اندھیریوں سے اجالے کی طرف لے جائے۔[18]

## قراٰن، اہلِ عقل کے لئے عظیم خزانہ

قراٰنِ کریم ایسی لاجواب کتاب ہے کہ جن کی عقل سلامت ہے وہ اس سے نصیحت و خیر پاتے ہیں، جو قراٰنِ کریم کو پڑھ اور سمجھ کر حق نہ جان سکا وہ حقیقتاً عقل ہی سے محروم ہے، کیونکہ ایسے لوگ قراٰن سے حق کی تلاش کے بجائے کسی اور تلاش میں رہتے ہیں: ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔[19]

سورۃُ الرّعد میں فرمایا: ﴿اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۱۹)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے۔[20]

سورۂ صٓ میں فرمایا: ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۲۹)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں۔[21]

سورۃُ المؤمن میں فرمایا: ﴿هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ(۵۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کو۔[22]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) پ1، البقرۃ:2 (2) پ15، الکھف:1، 2 (3) پ5، النسآء:82 (4) پ15، بنیٓ اسرآءیل:9 (5) پ11، ھود:1 (6) پ24، حٰمٓ السجدۃ:3 (7) پ24، حٰمٓ السجدۃ:42 (8) صراط الجنان بحوالہ خازن، فصلت، تحت الآیۃ:42، 4/87- تفسیر کبیر، فصلت، تحت الآیۃ:42، 9/568 ملتقطاً (9) پ15، الکھف:27 (10) پ14، الحجر:9 (11) پ7، الانعام:92 (12) پ7، الانعام:155 (13) پ17، الانبیآء:50 (14) پ15، بنیٓ اسرآءیل:82 (15) پ13، ابرٰھیم:1 (16) پ6، المآئدۃ:16 (17) پ27، الحدید:9 (18) پ28، الطلاق:11 (19) پ3، اٰل عمرٰن:7 (20) پ13، الرعد:19 (21) پ23، صٓ:29 (22) پ24، المؤمن:54۔

# مؤمن کھیتی کی طرح ہوتا ہے

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا، حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً

ترجمہ: مؤمن کی مثال کھیتی کی نرم ٹہنی کی طرح ہے، جسے ہوائیں اُلٹتی پلٹتی رہتی ہیں، کبھی اس کو جھکا دیتی ہے اور کبھی اس کو سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے، جسے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی حتی کہ وہ ایک ہی بار جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔[1]

اس حدیثِ رسول کو امام مسلم کے علاوہ امام عبد الرزاق، امام بخاری، امام احمد بن حنبل، امام ترمذی، امام ابنِ حبان اور امام بغوی (رحمۃُ اللہِ علیہم) جیسے جلیل القدر محدثین نے روایت کیا ہے۔[2]

**شرحِ حدیث** رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (ان پر ہمارے ماں باپ، جان ومال اور عزت وآبرو قربان) کی زبانِ اقدس سے نکلنے والی ہر بات فصاحت وبلاغت کی بلندیوں پر فائز ہوتی ہے اور ہماری زندگیوں میں مثبت تبدیلی کے لئے مشعلِ راہ ہوتی ہے۔ مذکورہ حدیثِ پاک میں بھی ایک حقیقت کو سمجھایا گیا ہے جس کے لئے مومن کی مثال کھیتی اور کافر و منافق کی مثال صنوبر سے دی گئی ہے۔

**قراٰنی و نبوی اسلوب** مثال دے کر سمجھانا قراٰنی اور نبوی اسلوب ہے جس سے بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔ اللہ ربُّ العزت نے قراٰنِ پاک میں توحید و کفر، حق و باطل، نورِ الٰہی، عظمتِ قراٰن، مُوَحِّد و مشرک، گمراہی، حکمِ الٰہی کی نافرمانی کرنے والوں، مخلص اور ریاکار کے عمل وغیرہ کو مثال سے بیان کیا اور فرمایا: ﴿وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ(۲۵)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں۔[3]

اسی طرح مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی بہت سے ارشادات میں مثالیں بیان فرمائیں جیسے ایک مقام پر مؤمن کی مثال کھجور کے درخت سے دی اور مسلمانوں کے آپس کے تعلق کی مثال ایک جسم سے دی۔

**مؤمن کو کھیتی کی مثل کہنے کی وجہ** آپ نے دیکھا ہوگا کہ نرم کھیتی کو جب ہوا اُلٹتی ہے تو وہ بچھ جاتی ہے اکڑتی نہیں اور جب ہوا اسے سیدھا کرتی ہے تو وہ سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے اسی طرح مومن کے پاس اگر حکمِ الٰہی آتا ہے تو اس کی تعمیل کرتا ہے اور اس پر راضی رہتا ہے، اگر اس کے پاس بھلائی آتی ہے تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے اور ربِّ کریم کا شکر کرتا ہے، اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے، جب وہ مصیبت اس سے دور ہوجاتی ہے تو وہ نارمل ہوجاتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے۔[4]

**منافق و کافر کو صنوبر کی مثل کہنے کی وجہ** صنوبر، مخروطی پتوں والا ایک درخت ہے جو بڑی سست روی سے (ایک تحقیق کے مطابق 50 سال میں تقریباً تین فٹ) بڑھتا ہے اور اس کی عمر بسا اوقات ہزاروں سال ہوتی ہے، تیز ہوائیں اس پر کچھ اثر نہیں کرتیں بلکہ وہ سیدھا

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

کھڑا رہتا ہے لیکن اچانک اُکھڑ کر گر جاتا ہے، اسی طرح کافر پر مصیبتیں نہیں آتیں بلکہ اسے دنیا میں آسانیاں دی جاتی ہیں مگر اسے آخرت میں شدید دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ اللہ جب کافر کو ہلاک کرتا ہے تو اس کی موت نہایت سخت ہوتی ہے اور اس کی رُوح دردناک طریقے سے جسم سے جدا ہوتی ہے۔ (5)

**حدیثِ پاک کا مطلب** حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کو اپنے جسم، اہلِ خانہ یا اپنے مال میں بہت زیادہ رنج والم پہنچتے ہیں جو اس کے گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجات کی بلندی کا سبب بنتے ہیں جبکہ کافر کو بہت کم مصیبتیں پہنچتی ہیں اگر پہنچتی بھی ہیں تو اس کے کسی گناہ کو نہیں مٹاتیں بلکہ قیامت کے دن کافر کے سارے گناہ اس کے اعمال نامے میں موجود ہوں گے۔ (6)

مراٰۃ المناجیح میں ہے: مؤمن کی دنیوی تکلیفیں آخرت کی راحت کا سبب ہیں، منافق کی دنیوی راحتیں آخرت کی مصیبتوں کا ذریعہ، یہ بھی قاعدہ اکثریہ ہے، ورنہ مؤمن دنیا میں کتنا ہی آرام سے رہے اِن شآءَ اللہ آخرت کے دائمی عذاب سے بچے گا، کافر دنیا میں کتنی ہی مصیبت سے رہے مگر آخرت میں نجات نہیں پاسکتا۔ روح البیان میں ایک جگہ فرمایا کہ ایک مصیبت زدہ کافر نے کسی عیش والے مؤمن سے کہا کہ تمہارے نبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا ہے دنیا مؤمن کی جیل ہے اور کافر کی جنت۔ مگر یہاں تم جنت میں ہو اور میں جیل میں، انہوں نے فوراً جواب دیا کہ تُو آخرت کی مصیبتوں کو دیکھ کر دنیا کی ان تکالیف کو جنت سمجھے گا اور ہم وہاں کی راحتوں کو دیکھ کر یہاں کے عیش کو جیل سمجھتے ہیں اور سمجھیں گے، نیز ہم ان عیشوں میں دل نہیں لگاتے، جیل اگرچہ اے کلاس ہو مگر جیل ہے اور تم یہاں سے جانا نہیں چاہتے، ہمارے نبی کی حدیث بالکل صحیح ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (7)

**مصیبت زدوں کی اقسام** امام ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مصیبت زدوں کی چار قسمیں ہیں، پہلے وہ لوگ جن کی نظر مصیبت (پر صبر کرنے) کے ثواب پر ہوتی ہے، ان کے لئے مصیبت سہنا آسان ہو جاتا ہے، دوسرے وہ لوگ جو اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہیں مالکِ کائنات نے اپنی مِلک میں تصرف کیا ہے تو وہ سرِ تسلیم خم کرلیتے ہیں اور مصیبت پر شکوہ نہیں کرتے، تیسرے وہ لوگ جنہیں محبتِ الٰہی مصائب دور ہونے کے مطالبے سے روکتی ہے، یہ تیسری قسم پہلی دو قسموں سے اعلیٰ ہوتی ہے، اور چوتھی قسم کے لوگ وہ ہیں جنہیں مصیبت میں لذت ملتی ہے یہ سب سے اعلیٰ قسم ہے۔ (8) اگر ہم ان باتوں کو پیشِ نظر رکھیں تو مصیبت پر صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

**مؤمن کے لئے اشارہ** اس حدیث میں مؤمن کے لئے اشارہ ہے کہ وہ خود کو دنیا میں عارضی سمجھے جسے لذتوں اور خواہشات کی تکمیل سے الگ تھلگ رہنا ہے، اس کے برعکس خود کو حادثوں اور آفات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رکھنا چاہئے جو (صبر کرنے پر) انسان کی آخرت بہتر کرتی ہیں اور اسے داخلِ جنت کرواتی ہیں۔ (9)

**عمل کی کمی مصیبت کے ذریعے پوری کی جاتی ہے** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب کسی بندے کے لئے اللہ پاک کی طرف سے کوئی درجہ مقدر ہو چکا ہو جہاں تک یہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ پاک اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اسے اس پر صبر بھی دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس درجہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقدر فرمایا ہے۔ (10)

عاشقانِ رسول! جس طرح ہم خوشی اور آسانی کے منتظر ہوتے ہیں، اسی طرح ہمیں رنج و مصیبت کا سامنا کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں صابر و شاکر بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصیبت پر صبر کے فضائل اور طریقہ جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی ان مطبوعات کو پڑھ لیجئے: ”مینڈک سوار بچھو، خودکشی کا علاج، اپنی مصیبت دوسرے کو بتانا کیسا؟ صبرِ جمیل کسے کہتے ہیں؟

---

(1) مسلم، ص1156، حدیث:7095 (2) مصنف عبد الرزاق، 10/200، حدیث: 4797- مسند احمد، 13/220، حدیث:7814- بخاری، 4/3، حدیث:5643- ترمذی، 4/396، حدیث: 2875- ابن حبان، 4/251، حدیث: 2904- شرح السنہ للبغوی، 3/190، حدیث: 1431 (3) پ13، ابراھیم:25 (4) دیکھئے: ارشاد الساری، 12/436، تحت الحدیث: 5643 (5) دیکھئے: ارشاد الساری، 12/436، تحت الحدیث: 5643 (6) شرح مسلم للنووی، 17/153 (7) مراٰۃ المناجیح، 2/412 (8) دیکھئے: ارشاد الساری، 12/436، تحت الحدیث: 5643 (9) دیکھئے: ارشاد الساری، 12/436، تحت الحدیث: 5643 (10) ابوداؤد، 3/246، حدیث: 3090۔

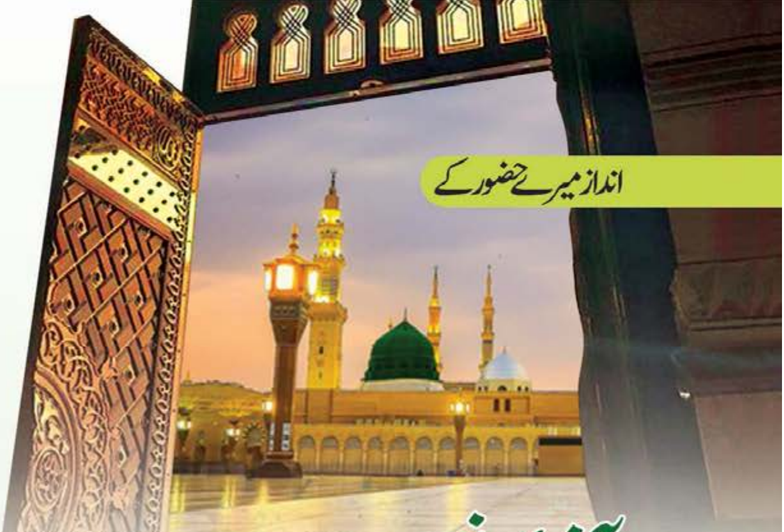


# آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اجتماعی پریشانیوں میں انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو جیسے جیسے ایمان لانے والوں کی تعداد بڑھتی گئی، آزمائشوں، پریشانیوں اور مصیبتوں میں بھی اتنی ہی تیزی سے اضافہ ہوتا چلا گیا، شمعِ رسالت کے اِن پروانوں نے اجتماعی پریشانیوں میں رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ نبوت سے فیض پاکر اندھیروں میں روشنی دیکھنے کا ہنر سیکھا، زبانِ رسالت سے ادا ہونے والے الفاظ بے چین کردینے والی مشکلات سے نجات کا سبب بنے، مصیبتوں کے طوفانوں میں ثابت قدم کیسے رہا جائے؟ ناامیدی سے نجات کیسے حاصل کی جائے؟ اور اِن جیسی کئی آزمائشوں کے بارے میں اندازِ مصطفےٰ سے راہنمائی ملی، آیئے! اُن میں سے چند انداز ملاحظہ کرتے ہیں:

**اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ** اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے شدید بارش کے سبب کعبۃُ اللہ شریف کی عمارت کو بہت نقصان پہنچا، لہٰذا قریش کے تمام قبائل نے یہ فیصلہ کیا کہ از سرِ نو عمارت بنائی جائے یوں یہ کام شروع ہوگیا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اِس نئی تعمیر میں عملاً شریک ہوئے۔ جب تعمیر مکمل ہوئی اور حجرِ اسود رکھنے کا مرحلہ آیا تو قبیلوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا، ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجرِ اسود کو نصب کرنے کا اعزاز صرف اور صرف اُسے ملے اور اِس راستے میں جو رکاوٹ بنے تلوار کے زور پر بات کی جائے۔ معاملہ وقتی طور پر ٹالنے کیلئے ایک شخص نے یہ تجویز دی: کل جو شخص صبح سویرے سب سے پہلے حرمِ مکہ میں داخل ہو اسی سے ہم اپنا فیصلہ کروائیں گے۔ وہ جو فیصلہ دے سب قبائل اسے تسلیم کریں گے۔ چنانچہ اس پر تمام قبیلوں کا اتفاق ہوگیا۔

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگلی صبح سب سے پہلے حرمِ مکہ میں داخل ہوئے، آپ کو پہلے دیکھ کر بعد میں آنے والوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا، سب کہنے لگے: یہ امین ہیں، یہ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے ہم تسلیم کریں گے۔

اِن لوگوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل وغارت گری کی تاریخ کو سامنے لایئے اور اِس آزمائش کی سنگینی کا اندازہ کیجئے اور آزمائش سے نکلنے کے لئے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ حکمت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ آپ نے فرمایا: جو قبیلے حجرِ اَسْوَد رکھنے کا تقاضا کرتے ہیں وہ اپنا ایک ایک سردار چُن لیں۔ پھر آپ نے اپنی چادر بچھائی، اُس پر حجرِ اسود رکھا اور سرداروں سے فرمایا: وہ سب مل کر اس چادر کو تھام کر حجرِ اسود کو اٹھائیں۔ سب نے ایسے ہی کیا اور جب حجرِ اسود اپنے مقام تک پہنچ گیا تو آپ نے بابرکت ہاتھوں سے حجرِ اسود اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دیا۔ آپ کے اِس اندازِ حکمت کی برکت سے جنگ وجدال کا خطرہ ٹل گیا۔(1)

**جنگِ بدر** کفار کے ظلم وستم کے سبب مسلمانوں نے مکّہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی لیکن اس کے باوجود کفار لوٹ مار مچاکر اور کبھی لڑبھڑ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے۔

کفار کے بڑے قافلے کی تجارتی سامان کے ساتھ شام سے مکّہ واپسی کی خبر مدینہ شریف پہنچی تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّار کی طرف سے مسلمانوں کے لئے کھڑی کی جانے والی اجتماعی پریشانیوں کا حل یہ تجویز فرمایا کہ کفار کے اس قافلے پر حملہ کیا جائے یوں شام سے آنے والا مالِ تجارت رُک جائے گا جس کی وجہ سے کفار کے بڑے بڑے سردار صلح پر مجبوراً آمادہ ہوجائیں گے۔

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

جنگِ بدر میں اگرچہ مسلمانوں کی تعداد 313 تھی، اِس کے باوجود کفار کو بہت نقصان پہنچا اور مسلمانوں کو عروج نصیب ہوا۔[2] آزمائش کے اِس موقع پر اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک انداز بیان کرتے ہوئے حضرت علّامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: 17رمضان 2 ہجری جمعہ کی رات تھی تمام فوج تو آرام و چین کی نیند سو رہی تھی مگر ایک سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات تھی جو ساری رات خداوندِ عالم سے لو لگائے دعا میں مصروف تھی۔ صبح نمودار ہوئی تو آپ نے لوگوں کو نماز کے لئے بیدار فرمایا پھر نماز کے بعد قراٰن کی آیاتِ جہاد سنا کر ایسا لرزہ خیز اور ولولہ انگیز وعظ فرمایا کہ مجاہدینِ اسلام کی رگوں کے خون کا قطرہ قطرہ جوش و خروش کا سمندر بن کر طوفانی موجیں مارنے لگا اور لوگ میدانِ جنگ کے لئے تیار ہونے لگے۔[3]

**جنگِ احد** جنگِ بدر میں کفار کا جو نقصان ہوا اُس نے انہیں انتقام پر ابھارا اب کی بار انہوں نے فیصلہ کیا کہ مدینۂ منوّرہ پر حملہ کیا جائے اور یہی غزوۂ احد کا سبب بنا۔

لشکر کے پیچھے ایک تنگ راستہ نکلتا تھا جہاں سے کفار کا پیچھے سے حملہ کرنے کا امکان تھا چنانچہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس آزمائش سے بچنے کے لئے وہاں پچاس تیر انداز مقرر فرمائے تھے اور اُن کو یہ تاکید کی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے اپنی جگہ سے مت ہٹنا۔ جب جنگ شروع ہوئی اور جب تک تیر انداز اِس تاکید پر عمل پیرا رہے تو مسلمان غالب رہے۔

**غزوۂ احزاب** غزوۂ احزاب کا موقع ہے، مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کفار کے کئی قبیلے متحد ہو کر آمادۂ جنگ ہوئے اور اپنی فوج کے ساتھ مدینہ کی جانب بڑھنے لگے۔ سورۂ احزاب کی یہ آیات اس جنگ کی ہولناکی واضح کر رہی ہیں: ﴿اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا(۱۰) هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا(۱۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: جب کافر تم پر آئے تمہارے اُوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جب کہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آگئے اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی اور خوب سختی سے جھنجوڑے گئے۔[4]

آزمائش کی اِس گھڑی میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ کے مشورے سے مدینہ کے اِردگرد خندق کھدوائی اور اِس کھدائی میں خود بھی بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔ اِس سخت ترین آزمائش میں رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ کرم ملاحظہ کیجئے، چنانچہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے صحابہ نے خندق کھودی تو بھوک کی شدت سے سب نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہمیں سلمان کے پاس لے چلو۔ وہاں گئے تو ایک چٹان ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے لئے چھوڑ دو، اِس پر پہلے میں ضرب لگاتا ہوں، آپ نے بِسمِ اللہ شریف پڑھ کر اس پر ضرب لگائی تو اس کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔ پھر آپ نے مشکل کی اس گھڑی میں غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ اکبر! ربِّ کعبہ کی قسم! روم کے محلات (یعنی عنقریب اِسے مسلمان فتح کریں گے) پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی تو ایک اور ٹکڑا الگ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! ربِّ کعبہ کی قسم! فارس کے محلات (یعنی عنقریب اِسے مسلمان فتح کریں گے)۔[5]

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آزمائش کے اِس موقع پر بھی مستقبل کی کامیابیوں کا بیان فرما کر ایک نیا حوصلہ دیا، رحمتِ خداوندی سے مسلمانوں کو غزوۂ احزاب کے موقع پر بھی کامیابی نصیب ہوئی وہ دن بھی آیا کہ جب روم و فارس کے محلات مسلمانوں نے فتح کئے۔

اللہ سے امید سے بھرپور یہ انداز اگر ہم بھی اپنا لیں اور یوں ذہن بنا لیں کہ "اللہ نے چاہا تو بُرے دن جلد ختم ہو جائیں گے" تو بے چین دل کو قرار نصیب ہوگا۔ اِنْ شآءَ اللہُ الکریم

ایک ملک سے لے کر گھر اور خاندان تک میں کمزور طبقات کا خیال رکھنے کے یہ اندازِ مصطفےٰ اپنائے جائیں تو وہاں آزمائشیں اور مشکلات سے صبر و شکر کے ساتھ نکلنا آسان ہوگا، ضرورت ہے تو صرف عمل کی، اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سیرت ابن ہشام، ص79 ملخصاً (2) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/326 تا 256 ملخصاً (3) سیرت مصطفیٰ، ص218 (4) پ21، الاحزاب: 10، 11 (5) معجم کبیر للطبرانی، 11/297، حدیث: 12056۔

# مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

## 1 کیا زکوٰۃ نہ دینے والے کا سارا مال حرام ہو جاتا ہے؟

**سُوال:** کیا فرض زکوٰۃ نہ دینے والے کا سارا مال حرام ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے؟

**جواب:** فرض ہونے کی صورت میں زکوٰۃ نہ دینے والا اگرچہ سخت گنہگار ہے، مگر اس کا مال حرام نہیں اور نہ اس کے ساتھ کھانا پینا حرام ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 25 رمضان شریف 1441ھ)

## 2 یومِ عرس کے علاوہ ایصالِ ثواب کرنا

**سُوال:** 21 رَمضانُ المبارک مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت ہے۔ کیا اسی دن ایصالِ ثواب کرنا ضروری ہے یا کسی دوسرے دن بھی کر سکتے ہیں؟

**جواب:** پورا سال ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، البتہ مسلمانوں کا طریقہ ہے کہ خاص وِصال یا شہادت والے دن ایصالِ ثواب کر کے عرس منایا جائے جو بالکل جائز اور ثواب کا باعث ہے، لہٰذا اس دن خصوصیت کے ساتھ ایصالِ ثواب کرنا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 20 رمضان شریف 1441ھ)

## 3 کیا 12 بجے مسجد جانے سے جنات پٹخ دیتے ہیں؟

**سُوال:** کچھ لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ دن یا رات میں جب 12 بجیں اس وقت کچھ لکھنا، پڑھنا یا مسجد میں جانا نہیں چاہئے، ورنہ جنات پٹخ دیتے ہیں۔ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

**جواب:** رَمضان شریف میں مُعتکفین دن رات مسجد میں رہتے ہیں اور روزانہ دو مرتبہ 12 بجے کا وقت آتا ہے۔ ابھی تک تو کسی 12 بجے پڑھنے یا لکھنے والے معتکف کو جنات نے پٹخا ہو ایسا سنا نہیں۔ بس یہ سب لوگوں کی چلائی ہوئی باتیں ہیں۔ جس کو جو سمجھ آتا ہے بول رہا ہوتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 14 ربیع الاول شریف 1442ھ)

## 4 جان کا صدقہ کس چیز سے دیا جائے؟

**سُوال:** صدقہ کس طرح کیا جائے جس سے بیماری دُور ہو جائے؟

**جواب:** فتاویٰ رضویہ میں ہے: شیرینی (یعنی میٹھی چیز) یا کھانا فقراء کو کھلائیں تو صدقہ ہے اور اَقارِب کو (یعنی رشتہ داروں کو کھلائیں) تو صِلۂ رِحم (یعنی رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ ہے) اور احباب کو (یعنی دوستوں کو کھلائیں) تو ضِیافت (یعنی ان کی دعوت ہے)۔ اور یہ تینوں باتیں (یعنی فقیر کو کھلانا، رشتے داروں کو کھلانا اور دوستوں کو کھلانا) موجبِ نزولِ رحمت (یعنی رحمت نازل ہونے) و دفعِ بلا و مصیبت (یعنی بلائیں اور مصیبتیں دفع ہونے کا سبب) ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) یہی حال بکری ذبح کر کے کھلانے کا ہے۔ مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جان کا صدقہ دینا زیادہ نفع رکھتا ہے (یعنی بکری ذبح کر کے کھلائیں تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور بلائیں تیزی سے جاتی ہیں)۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 24/185، 186) البتہ یہ ضروری نہیں کہ خود مریض ذبح کرے، بلکہ جسے جانور دیا اس سے بھی کہا جا سکتا

ہے کہ وہ جانور کو ذبح کر دے۔(مدنی مذاکرہ،21ربیع الاول1442ھ)

## 5 بجلی کے میٹر کی ریڈنگ کم کروانا کیسا؟

**سُوال:** بجلی کا میٹر ریڈر میٹر چیک کرنے کے لئے آتا ہے تو بعض لوگ ماہانہ طور پر اسے کچھ پیسے دے کر اپنے میٹر کی ریڈنگ کم کرواتے ہیں، کیا اِس طرح کرنا دُرست ہے؟

**جواب:** میٹر ریڈنگ کم کرنے اور کروانے والے دونوں گناہ گار ہیں۔ لینے والے کے حق میں وہ رَقم حرام ہے لہٰذا توبہ کرے اور جس سے وہ رَقم لی ہے اُسے واپس کرے اور اُس کا جتنا بھی بل بنتا ہو اور جو پچھلا مُعاف کیا ہو وہ سب دِیانتداری کے ساتھ مکمل بنا کر دے۔ نیز جس نے میٹر کی ریڈنگ کم کروانے کے لئے رَقم دی ہے وہ بھی توبہ کرے اور جو بھی بل آتا ہو اُس کے مُطابق حساب لگا کر رَقم وہاں جمع کروائے جہاں جمع کروانی ہوتی ہے تاکہ کوئی خُرد بُرد نہ کر سکے۔

(مدنی مذاکرہ،2ربیع الآخر1442ھ)

## 6 شیطان کی پیروی

**سوال:** شیطان کی پیروی کرنے سے کیا مُراد ہے؟

**جواب:** شیطان کی پیروی کرنے سے مُراد اُس کے وَسوسوں پر عمل کرنا ہے، یعنی جو شیطان بولے ویسا کرنا یہ شیطان کی پیروی کرنا کہلاتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: ”نقشِ قدم پر چلنا“ جب ہم مٹی پر قدم رکھتے ہیں تو اس پر قدم کا نقش بن جاتا ہے لیکن اِس سے مُراد یہ نہیں ہوتا کہ اُس قدم کے نشان پر قدم رکھ کر چلنا بلکہ یہ ایک مُحاوَرہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے جیسا عمل فُلاں شخص کرتا ہے ویسا عمل کرنا۔

(مدنی مذاکرہ،1ربیع الآخر1442ھ)

## 7 چارپائی پر جوتا رکھنا کیسا؟

**سوال:** کیا نیا جوتا چارپائی پر رکھنے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے؟

**جواب:** جوتا نیا ہو یا پُرانا، چارپائی پر رکھنے سے لڑائی نہیں ہوتی۔(مدنی مذاکرہ،1ربیع الآخر1442ھ)

## 8 کیا ہاتھ میں تسبیح رکھنا ریاکاری ہے؟

**سُوال:** کیا ہاتھ میں تسبیح رکھنا ریاکاری ہے؟

**جواب:** ہاتھ میں تسبیح رکھنا ریاکاری نہیں، البتہ ہاتھ میں رکھنے میں نیت یہ ہو کہ لوگ نیک سمجھیں اور ان کے دل میں مقام پیدا ہو تو خالی ہونٹ ہِلانا بھی ریاکاری ہے۔

(مدنی مذاکرہ،10ربیع الاول1442ھ)

## 9 کیا ایڈوانس پیسے دینا سُود میں داخل ہے؟

**سُوال:** اگر کسی سے کوئی کام کروانا ہو تو کچھ پیسے ایڈوانس دیئے جاتے ہیں اور باقی پیسے کام ہونے کے بعد دیئے جاتے ہیں، کیا یہ ایڈوانس دینا سُود کے زُمرے میں آتا ہے؟

**جواب:** یہ سُود نہیں ہے، کیونکہ سُود اس وقت ہوتا ہے جب کسی کو قرض دے کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یہاں ایسا نہیں ہے۔ آپ نے جو ایڈوانس دیا ہے وہ کام نہ ہونے کی صورت میں آپ کو واپس مل جائے گا۔ نہ ایڈوانس جمع کرنے والا گناہ گار ہوگا اور نہ ہی ایڈوانس جمع کروانے والا۔ البتہ بعض لوگ کام نہ ہونے کے باوجود ایڈوانس واپس نہیں کرتے، بلکہ ہڑپ کر جاتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 17/94- مدنی مذاکرہ،28ربیع الاول1442ھ)

## 10 Disposable دسترخوان استعمال کرکے پھینک دینا کیسا؟

**سُوال:** کھانے کے بعد Disposable دستر خوان کو پھینک دینا کیسا ہے؟ نیز کھانے کے بعد دستر خوان لپیٹنے کیلئے یہ جملہ کہا جاتا ہے کہ ”دستر خوان بڑھایئے“ اس میں کیا حکمت ہے؟

**جواب:** Disposable دستر خوان، برتن اور گلاس وغیرہ کو استعمال کے بعد پھینک دیا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، عُلمانے اس کی اجازت دی ہے۔ دستر خوان اٹھانے کے لئے ”دستر خوان بڑھایئے“ نیک شگون کے طور پر کہا جاتا ہے کہ اس میں برکت کا پہلو ہے اور نیک شگون لینا اچھی بات ہے۔

(مدنی مذاکرہ،12ربیع الاول1442ھ)

# دَارُالْاِفْتَاء اَہلسُنَّت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چھ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

## 1 نسوار رکھ کر سو گئے اور سحری کا وقت گزر گیا تو روزے کا حکم؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اِس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان المبارک میں سحری کرنے کے بعد 4:20 پر ایک شخص نے منہ میں نسوار رکھی اور اس کو نیند آگئی اور 4:40 پہ سحری کا وقت ختم ہورہا ہے، جب اس کی آنکھ کھلی 5:00 بج گئے تھے، اب پوچھنا یہ تھا کہ ایسی صورت میں روزے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں روزے کا وقت شروع ہونے پر نسوار کے منہ میں رہنے سے مذکورہ شخص کا روزہ ٹوٹ گیا؛ کیونکہ نسوار منہ میں رکھنے سے عام طور پر اس کے اجزاء حلق سے نیچے اترتے ہیں، لہٰذا اس پر ایک دن کی قضاء لازم ہوگی، یعنی اس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا، نیز مذکورہ شخص پر بقیہ دن روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہوگا؛ کیونکہ اصول یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو دن کے کسی حصہ میں ایسی حالت میں ہوگیا کہ اس کی یہ حالت اگر دن کی ابتدا میں (یعنی سحری کے وقت) ہوتی، تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہوتا، تو ایسے شخص کے لئے روزہ نہ ہونے کے باوجود بقیہ دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے، البتہ کفّارہ نہیں ہوگا؛ کیونکہ کفارہ لازم ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ جان بوجھ کر روزہ توڑا ہو جبکہ نیند کی حالت میں نسوار حلق میں چلے جانے کی صورت میں یہ شرط مفقود ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 2 قریبی رشتے دار کے جنازہ کے لیے اعتکاف توڑنا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیٹی یا کسی قریبی ذی محرم رشتہ دار کی فوتگی کے سبب معتکف کو اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں، اگر معتکف کا کوئی ذی محرم رشتہ دار فوت ہو جائے تو اسے جنازہ میں شرکت کے لیے اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے، اس سے معتکف گناہ گار نہیں ہوگا، البتہ یہ یاد رہے کہ جس دن اعتکاف توڑا بعد میں اس ایک دن کی قضاء کرنی ہوگی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 3 سادہ پانی کی بھاپ سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے میں سادہ پانی گرم کرکے اس

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

کی بھاپ (Steam) لینے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزے میں قصداً پانی کی بھاپ (Steam) لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو، کہ حالت روزہ میں بھاپ لینے سے پانی بخارات بن کر ناک کے راستے حلق میں جاتا ہے اور یہ چیز مفسدِ روزہ ہے اور بھاپ کا حکم قصداً دھواں سونگھنے کی مثل ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

## 4 چاندی کی تسبیح پر ذکر اللہ کرنا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا چاندی کی تسبیح ذکر اللہ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے چاندی کی تسبیح استعمال کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے؛ کہ سونا ہو یا چاندی مرد کے لیے رخصت کی مخصوص صورتوں کے علاوہ استعمال مطلقاً حرام ہے۔ اسی طرح سے عورت کے لیے صرف اور صرف زیور کے طور پر سونے چاندی کا استعمال جائز ہے اس کے علاوہ عورت کے لیے بھی ان کا استعمال کرنا ناجائز ہے۔ چونکہ چاندی کی تسبیح نہ تو کسی رخصت شرعی میں داخل ہے اور نہ اس سے مقصود زیور کے طور پر پہننا ہوتا ہے لہٰذا مرد و عورت دونوں کے لیے ایسی تسبیح ذکر اللہ کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

## 5 نمازِ جنازہ سنّتِ بعدیہ سے پہلے پڑھیں یا بعد میں؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد کے ساتھ گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے متعدد مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ فرض نماز کی جماعت کے فوراً بعد یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ باہر گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہے اس میں شرکت فرمائیں دریافت طلب امر یہ ہے کہ نمازِ ظہر اور مغرب کی بعد والی سنتیں ادا کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھی جائے یا پہلے نمازِ جنازہ پڑھ کر پھر سنتیں ادا کی جائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وہ نمازیں جن کے بعد سنتیں ادا کی جاتی ہیں یعنی نماز ظہر، مغرب، عشاء اور جمعہ، ان اوقات میں اگر جنازہ حاضر ہو اور جماعت تیار ہو تو مفتٰی بہ قول کے مطابق فرائض کے بعد پہلے سنتیں ادا کر لینی چاہئیں پھر نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ البتہ اگر نماز جنازہ سنتوں کے بعد ادا کرنے کی صورت میں میت کا جسم خراب ہونے یا پھول پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اب نمازِ جنازہ پہلے پڑھ لینی چاہیے۔ بلکہ ایسی صورت میں اگر فرض نماز کے وقت میں بھی گنجائش ہو تو نمازِ جنازہ کو فرض سے بھی پہلے ادا کیا جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

## 6 میت کی صرف ہڈیاں ملیں تو نمازِ جنازہ کا حکم؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی مسلمان میت کی صرف ہڈیاں ملیں اور جسم پر گوشت نہ ہو تو اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ صورت میں صرف ہڈیوں پر نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی، کیونکہ شریعتِ مطہرہ کے قوانین کی رو سے جنازہ کی ادائیگی میں شرط ہے، کہ میت کا پورا بدن یا بدن کا اکثر حصہ یا نصف مع سر کے موجود ہو، اور بدن، گوشت، پوست اور ہڈیوں کے مجموعے کا نام ہے، صرف ہڈیوں کو بدن نہیں کہا جاتا، لہٰذا اس صورت میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کر سکتے، ان ہڈیوں کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

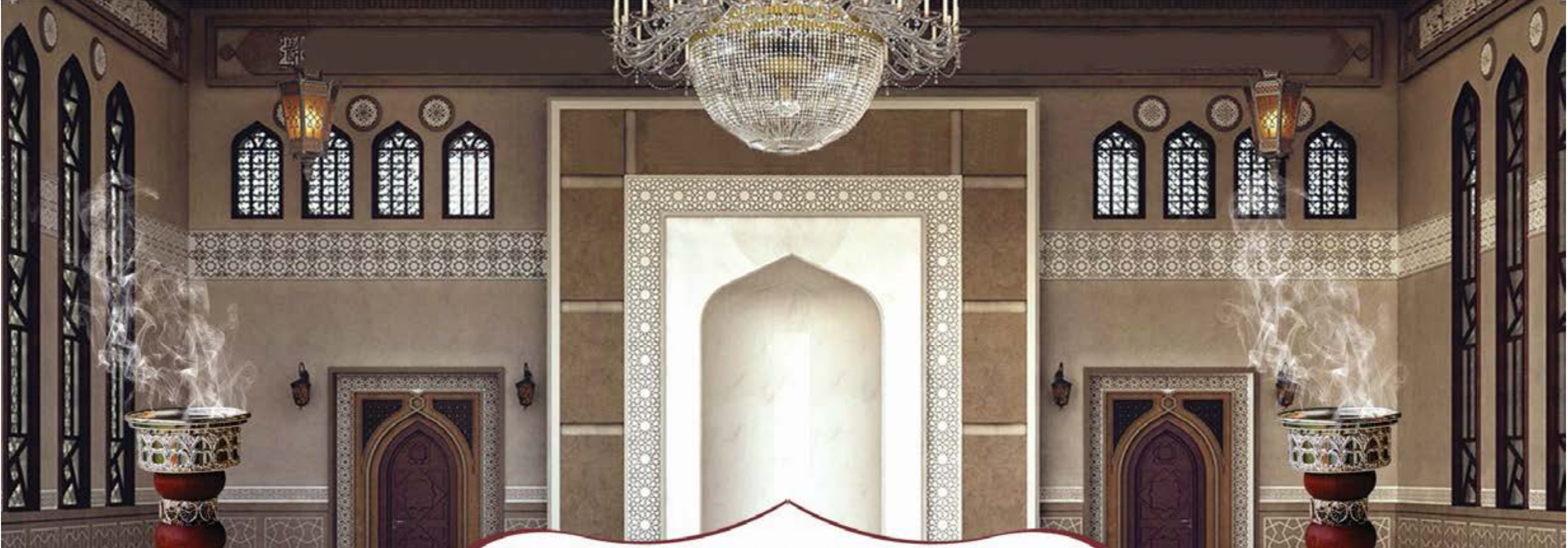

# خوشبو لگائیے مگر تکلیف نہ دیجئے!

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

خوشبو لگانا سنّت ہے۔[1] اگر آپ کے خوشبو لگانے سے کسی کو تکلیف ہوتی ہے مثلاً کسی کو الرجی ہوتی ہے، چھینکیں آتی ہیں اور سر درد ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ تو پھر اُس وقت آپ کو خوشبو لگانے کی اجازت نہیں ملے گی، یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جس کو خوشبو سے تکلیف ہو رہی ہے آپ اُس کو بولیں: ”تمہیں اچھی نہیں لگتی تو تم اٹھ جاؤ!“ ہمیں مسلمان کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہئے اور اُس کو تکلیف سے بچانا چاہئے کہ کسی کی تکلیف دور کرنا نفع اُٹھانے سے زیادہ اہم ہے۔

## عطر لگاتے وقت دوسروں کا لحاظ رکھئے!

بسا اوقات محفلوں میں لوگ سب کو عطر لگا رہے ہوتے ہیں تو اُس وقت جن کو خوشبو سے الرجی ہوتی ہے وہ اپنا ہاتھ چُھپا لے لگانے والا اُسے لگانے پر مجبور کرتے ہوئے اس طرح کی باتیں کرکے اس کو شرمندہ نہ کرے کہ خوشبو لگانا سنّت ہے، اگر کوئی خوشبو کا تحفہ دے تو قبول کرنا سنّت ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جس کو شوگر کا مرض ہو اور وہ انسولین کے انجکشن لگواتا ہو، اُس کو آپ کہیں ”یہ لو مٹھائی کھالو“ اور وہ منع کرے تو اُس کو آپ کہیں کہ میٹھا کھانا سنّت ہے اور اُس کو یہ حدیث سنائیں: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ یعنی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حلوا اور شہد پسند تھے۔[2] اس میں حلوا سے مراد ہر میٹھی چیز حلوا، میٹھائی وغیرہ سب شامل ہیں۔[3] یہ لو مٹھائی کھالو، سنّت مت چھوڑو وغیرہ مریض کو کہنے کی اجازت نہیں ملے گی کہ پرہیز بھی حدیثوں سے ثابت ہے۔

## گلاب یا عطر کا پانی چھڑکنے والے متوجہ ہوں!

اسی طرح محفلوں میں عوام پر گلاب کا پانی یا عطر کا پانی چھڑکا جاتا ہے، گلاب کی خوشبو بھی بعض کو موافق نہیں آتی، پھر بعض اوقات ان کو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں اور وہ آزمائش میں آجاتے ہیں۔ ایک بار جُلوسِ میلاد کے موقع پر کسی نے مجھ پر عطر چھڑکا جو اُڑ کر میری آنکھ میں آگیا اس کے بعد مجھ پر کیا گزری ہوگی یہ ہر سمجھدار شخص سمجھ سکتا ہے۔ بعض اوقات کسی سے فرینڈشپ ہوتی ہے تو یہ اُس کے منہ پر پانی چھڑک دیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اب کوئی دین کی باتیں سیکھ رہا ہو یا مسئلہ سُن رہا ہو اور اُس

کے عِطر لگادی یا اُس کے منہ پر خوشبو دار پانی چھڑک دیا تو اُس کی توجہ بٹ جائے گی اور ہو سکتا ہے وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھ بیٹھے۔ ایک مرتبہ میں نے مدنی مذاکرے میں کسی کو خوشبو دار پانی چھڑکتے دیکھا، تو اس کو سمجھایا کہ اس سے لوگوں کو نقصان ہوتا ہے، لوگ دین کی باتیں یا کوئی مسئلہ سُن رہے ہوتے ہیں توجہ بٹ جاتی ہے تو وہ فوراً مان گئے اور بیٹھ گئے۔

## مساجد کو خوشبودار رکھئے، مگر!

لوگ مساجد کو خوشبو دار بنانے کے لئے بسا اوقات مسجد کی دَری پر عطر کی شیشی چِھڑکتے ہیں جس کی وجہ سے مسجد کی دَری پر دَھبا آتا اور اس پر میل جم جاتا ہے۔ یُوں عارضی خوشبو کی مہک آئے بھی تو نتیجتاً دَری خراب ہو جاتی ہے تو یہ مسجد کو فائدہ ہونے کے بجائے نقصان ہوا۔ البتہ مَساجد کو خوشبو دار رَکھنے کے لئے اصلی لوبان اور خوشبو دار اگربتیاں جَلائی جاسکتی ہیں۔ اگربتیاں وغیرہ جلاتے وقت (4) اِس بات کا خیال رکھئے کہ خوشبو عمدہ اور بھینی بھینی ہو تاکہ کسی نمازی وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔ ورنہ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہے یا قراٰنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہے اور اگربتیوں کے دھوئیں سے اُسے تکلیف ہو رہی ہے یا چھینکیں آرہی ہیں تو آپ اُسے نَفع نہیں بلکہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ آج کل عُود کے نام پر طرح طرح کی لکڑیاں ملتی ہیں جنہیں کیمیکل کے عطر میں بِھگو کر رکھا جاتا ہے جس کے باعِث وہ خوشبو دار بن جاتی ہیں اور پھر لوگ انہیں یا ان لکڑیوں کا بُرادہ خرید کر مسجد میں جَلاتے ہیں۔ اگرچہ خوشبو کے لئے خود ان لکڑیوں اور ان کے بُرادے کو جَلانا جائز ہے مگر خوشبو ایسی ہونی چاہئے کہ جس سے لوگوں کو تکلیف نہیں بلکہ راحت پہنچے۔

مکہ شریف میں بھی بعض لوگ عِطر لگا رہے ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ احرام والوں کو نہ لگائیں۔

## عطر لگائیے لیکن کپڑے خراب نہ کیجئے!

اسی طرح بعض عِطر لگانے والے ڈائریکٹ کپڑوں پر بھی عطر لگا دیتے ہیں جس سے کپڑوں پر عطر کا رنگ یا کیمیکل وغیرہ کا دھبا لگ جاتا ہے اور کپڑوں پر یہ دھبا بدنما لگتا ہے۔ بعض خود اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر عِطر لگا کر دوسروں کے کپڑوں پر لگاتے ہیں اس سے بھی دوسروں کے کپڑے خراب ہو سکتے ہیں، لہٰذا اس طرح کرنے سے بچنا چاہئے۔ دوسروں کو عِطر لگانے کا سب سے بہتر انداز یہ ہے کہ آپ ان سے اشارے وغیرہ سے معلوم کرلیں کہ عِطر لگائیں گے؟ اگر وہ ہاں کہیں تو آپ اُس کے ہاتھ پر عِطر لگا دیجئے یا اپنی ہتھیلی پر تھوڑا سا عطر لگا کر اچھی طرح ملنے کے بعد اس طرح دوسرے کے کپڑے پر لگائیں کہ کسی طرح کا نشان نہ بنے۔

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاللہ جو مل جائے مِرے گل کا پسینا
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول (5)

**شرحِ کلامِ رضا** اللہ ربُّ العزت کی قسم! اگر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُبارک پسینا مل جائے تو پھر دلہن کو خوشبو کے لئے کسی عطر اور پھول کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

---

(1) ترمذی، 2/342، حدیث:1080- فتاویٰ رضویہ، 23/300 (2) بخاری، 3/536، حدیث:5431 (3) دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 6/19 (4) یہ بھی یاد رکھئے کہ اگر بتی جلانے یا کسی بھی دوسرے مقصد کے لئے مسجد میں ماچس جلانے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس سے بارود کے جلنے کی بو اٹھتی ہے جو کہ مسجد میں جائز نہیں۔ تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کا 24 صفحات کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھئے“ پڑھئے۔ (5) حدائقِ بخشش، ص78۔

# کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعاتُ المدینہ میں بہتر تعلیم کے ساتھ ساتھ خصوصی تربیتی نشستوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں علمی، عملی، اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے مختلف گوشوں پر طلبہ کی تربیت کی جاتی ہے۔ اسی سلسلے میں نگرانِ شوریٰ نے ایک موقع پر طلبہ کی تربیت کرتے ہوئے ان کی قابلیت وصلاحیت بڑھانے کے مدنی پھول بیان فرمائے جو ذیل میں پیش کئے جارہے ہیں۔

1 پڑھائی میں دل لگانے کے لئے طلبۂ کرام کو درودِ پاک کا معمول بنالینا چاہئے۔

2 طالبِ علمِ دین کو اتنے زیادہ درودِ پاک یاد ہوں کہ بدل بدل کر پڑھے جائیں (تاکہ نئے نئے الفاظ کے ساتھ پڑھنے سے مزید شوق بڑھتا رہے۔)

3 نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شوق رکھنے والے کے لئے درودِ پاک پڑھنا سب سے بہترین عمل ہے۔

4 دین کا طالبِ علم چلے تو سنت کے مطابق، کھائے تو سنت کے مطابق الغرض اس کا ہر کام سنت کے مطابق ہو۔

5 کسی کا راز کھول دینے سے راز آنا بند ہوجاتے ہیں (یعنی راز بتانے والا دوبارہ اسے راز کی باتیں نہیں بتاتا۔)

6 اللہ پاک جس سے دین کا کام لینا چاہے اس کے لئے کام کرنے کے راستے بھی آسان بنادیتا ہے۔

7 اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ کا سارا وقت دین کی ترویج و اشاعت میں گزرتا تھا۔ آپ عصر تا مغرب کا وقت اپنے محبین مُریدین طالبین کے مسائل حل کرنے کے لئے وقف کیا کرتے تھے۔

8 اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کی بیٹیوں کی شادی میں مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ نے شادی کے معاملات اور تمام تَر لوازمات خود طے کئے تاکہ آپ دین کا کام کرنے میں رکاوٹ محسوس نہ کریں، اس پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

"حسن میاں جو میں نے دین کی خدمت کی ہے اس میں آپ کا بھی حصہ ہے۔"

9 مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ قلم بنا کر قلمدان میں رکھ دیتے تاکہ اعلیٰ حضرت دین کا کام چھوڑ کر قلم بنانے میں وقت نہ لگائیں۔

10 حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جنتی زیور" اپنی زوجہ کے نام کرتے ہوئے فرمایا: میری زوجہ نے مجھے علمی ودینی خدمتوں کے لئے خانگی (گھریلو) فکروں سے آزاد کردیا۔

11 جو طلبۂ کرام ائمہ مساجد ہیں انہیں نہ صرف فرائض بلکہ سنن ونوافل بھی اپنے مصلے پہ ادا کرنے چاہئیں اور مقتدیوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حتَّی الْاِمکان کوشش کرنی چاہئے۔

12 دارالافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ جات کا درسِ نظامی کے طلبہ کو علم ہونا چاہئے نیز جامعات کے طلبہ کو دورِ حاضر کے فتنوں سے بھی باخبر ہونا چاہئے۔

13 طلبہ کو اپنے اندر اعتماد پیدا کرنا چاہئے اور یہ سوچ ختم کرنی چاہئے کہ میں نہیں کرسکتا یا مجھے کرنا نہیں آتا۔

14 اگر ہمیں کسی موقع پر انگلش کے چند الفاظ نہ آئیں تو ہم شرمندگی محسوس کرتے ہیں جبکہ اصطلاحاتِ شرعیہ نہ آئیں تو اس وقت شرمندگی محسوس نہیں کرتے۔

15 طلبہ کو یہ سوچ ختم کردینی چاہئے کہ فارغُ التحصیل ہونے کے بعد میرا کیا بنے گا؟ شوق اور لگن سے پڑھئے اِن شآءَ اللہ آپ ایک اچھے عالم بن جائیں گے، کیا یہ دولت کم ہے۔

16 جامعۃُ المدینہ میں تعلیم کے معیار کے ساتھ ساتھ تنظیم سکھانے کے لئے پہلے 41 روزہ مدنی انعامات کورس کرنے والوں کو ترجیح حاصل تھی لیکن اب جو اساتذۂ کرام 12 ماہ کئے ہوں اور علمی عملی قابلیت و صلاحیت کے مالک ہوں انہی کو ترجیح حاصل ہوگی۔

17 ابھی کچھ کرنے کا وقت ہے کام کرلیں بعد میں موقع نہیں ملے گا۔

**امیرِ اہلِ سنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ **فرماتے ہیں:**

18 مرد وہ نہیں جو معاشرے کے ساتھ چلے بلکہ مرد وہ ہے جس کے ساتھ معاشرہ چلے۔

19 معاشرے کے رنگ میں اپنے آپ کو نہ رنگیں بلکہ معاشرے کو اپنے رنگ میں رنگ لیں۔

20 فارغُ التحصیل ہونے کے بعد اپنی قابلیت کو جانچنے کے لئے تَخَصُّص کا ٹیسٹ ضرور دیں تاکہ پتا لگ جائے کہ آپ کہاں کھڑے ہیں؟

21 علم کے ساتھ ساتھ تجربہ، حکمت و دانائی کے الگ نمبر ہیں۔

22 مفتی کی علم اور عمل سے بھرپور گفتگو بتادیتی ہے کہ یہ مفتی ہے۔

23 ہمارے (دارالافتاء اہلسنّت کے) مفتی تو مفتی رہے بلکہ نائب مفتی بھی علم و عمل میں کم نہیں ہیں۔

## ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (دسمبر 2024ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، دسمبر 2024ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے:

1 غیبت کی تباہ کاریاں سے 52 مدنی پھول: 28 لاکھ، 38 ہزار 898
2 جنت کے بارے میں دلچسپ معلومات: 28 لاکھ، 09 ہزار 636
3 چوری ڈکیتی: 25 لاکھ، 92 ہزار 485 4 نیکی کی دعوت سے 52 مدنی پھول: 24 لاکھ، 79 ہزار 417۔

## دسمبر 2024ء میں امیر اہل سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے دسمبر 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3152 پیغامات جاری فرمائے جن میں 756 تعزیت کے، 2207 عیادت کے جبکہ 189 دیگر پیغامات تھے۔ اِن پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں سے عیادت کی، اُنہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

# زندگی کیسے بدلے گی؟
# (How to change life?)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

بہت سے لوگوں کا لائف اسٹائل ایسا ہوتا ہے جو جلد یا بدیر انہیں نقصان پہنچائے گا۔ اس لئے اسے تبدیل کرنا بہت ضروری ہوتا ہے، لیکن اس کا حقیقی شعور اور ادراک کم ہی لوگوں کو ہوتا ہے کہ ”زندگی کیسے بدلے گی؟“ اس مضمون میں اسی سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ زندگی میں مثبت تبدیلی کا سفر کس طرح شروع کیا جاسکتا ہے۔

## 1 تبدیلی سے خوفزدہ نہ ہوں

بعض لوگوں کا المیہ (Tragedy) یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ تبدیلی سے خوف اور تشویش میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے کمفرٹ زون سے نکلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ انہیں اپنی بُری عادت بدلنی پڑے، شرمناک معمولات تبدیل کرنا پڑیں، بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑنی پڑے یا شیطانی لذت پر مشتمل گناہوں کو چھوڑنا پڑے تو وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی بالکل بے رونق (Dull) ہوجائے گی، میرے شب و روز کیسے گزریں گے؟ کہیں آپ بھی تو ایسے لوگوں میں شامل نہیں؟ اگر ہیں تو یہ غور کرلیجئے کہ آپ کی زندگی کئی تبدیلیوں کے بعد موجود شکل میں ڈھلی ہے۔ آپ جس شیطانی لذت کو زندگی کی رونق قرار دے رہے ہیں، ایک وقت تھا کہ آپ اس گناہ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنے یا بدنگاہی میں مبتلا نہیں تھے تو بھی زندگی بارونق ہی تھی۔ اس لئے خود کو تبدیل کرنے سے خوفزدہ نہ ہوں۔ ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتّٰی کہ گوشت کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس کا دوست اسے چکن کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جو لذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے چکن کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج چکن بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور چکن کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی پسندیدہ دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ہٹاؤ اس دال کو، اب میں چکن ہی کھایا کروں گا۔ بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص گناہوں کی لذت میں مبتلا رہتا ہے، اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہوجاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہوجائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے۔

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

## 2 زندگی کو بدلنے کا پختہ ارادہ کیجئے

آپ کا جو بھی لائف اسٹائل ہے وہ بنتے بنتے بنا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بنی ہوئی چیز کو نئے سانچے (Mould) میں ڈھالنا ایک مشکل کام ہے لہٰذا اپنی زندگی کو ری شیپ کرنے کے لئے آپ کو مضبوط فیصلے اور پختہ ارادے کی حاجت ہے۔ جب آپ زندگی کو تبدیل کرنے کی ٹھان لیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کی راہ میں رُکاوٹ نہیں بنے گی، اِن شآءَاللہ۔ آپ نے بے نمازیوں، سُود خوروں، خطرناک قاتلوں، چالاک چوروں، منشیات کے اسمگلروں اور کرپشن کے ریکارڈ قائم کرنے والوں کے سُدھرنے کی سچی داستانیں (True stories) سنی ہوں گی۔ یہ اسی لئے ممکن ہوا کہ اللہ کی طرف سے ان کے دل میں نیک بننے کا خیال آیا ہو گا پھر مضبوط فیصلے اور پختہ ارادے نے ان کا لائف اسٹائل بدل کر رکھ دیا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ ایک لڑکی کے عشق میں ایسے گرفتار ہوگئے تھے کہ کسی پل چین ہی نہ آتا تھا۔ ایک مرتبہ سردیوں کی ایک طویل رات میں صبح تک اس کے مکان کے سامنے انتظار میں کھڑے رہے حتّٰی کہ فجر کا وقت ہو گیا تو آپ کو شدید ندامت ہوئی کہ میں مفت میں ایک مخلوق کی خاطر اتنا انتظار کرتا رہا، اگر میں یہ رات عبادت میں گزارتا تو اس سے لاکھ درجے بہتر تھا۔ چنانچہ آپ نے فوراً توبہ کی اور عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوگئے۔[1]

## 3 مقاصد پر نظرِ ثانی کیجئے

اپنے مقاصد اور منزلوں کے تعین پر نظرِ ثانی (Review) بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس دنیا میں کسی نے دولت کی ریل پیل، کسی نے وسیع اختیارات، کسی نے عالیشان مکان اور گاڑیاں اور کسی نے آسائشات وسہولیات کی کثرت ہی کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ رکھا ہے۔ یادرکھئے کہ ان چیزوں کو جائز وحلال طریقے سے حاصل کرکے زندگی کا حصہ ضرور بنایا جاسکتا ہے لیکن زندگی کا مقصد نہیں۔ ہماری زندگی کا مقصد وہ ہے جسے ہمارے جسم اور رُوح کے خالق ومالک اللہ ربُّ العزت نے بیان فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔[2]

یادرکھئے کہ بندگی اور عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، بھوکے کو کھانا کھلانا، غریب مسکین کی مالی مدد، دکھیاروں کی ہمدردی، بیمار کی دل جوئی، راہِ خدا میں خرچ، مساجد کی تعمیرات، ماں باپ کی خدمت، رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، بیوی بچّوں کے لئے رزقِ حلال کمانا، ظاہری گناہوں سے بچنا، باطنی گناہوں حسد، تکبر، بغض وکینہ اور بدگمانی وغیرہ سے بچ کر عاجزی اختیار کرنا، مسلمانوں سے محبت کرنا، حسنِ ظن رکھنا عبادت کی مختلف صورتیں ہیں۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنی زندگی کو ایسا بنائیں کہ ہمارا مقصدِ حیات (Purpose of life) پورا ہوسکے۔

## 4 مقصدِ حیات کی تکمیل میں رکاوٹیں دور کیجئے

غور کیجئے کہ حصولِ مقصد میں کونسی رکاوٹیں آپ کی راہ میں حائل ہیں؟ انہیں ہٹانے کی کوشش کیجئے۔ بڑی رُکاوٹ نفس وشیطان ہوتا ہے، یہ انسان کے پرانے دشمن ہیں جو اسے کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ ان کو کنٹرول کرنے کے لئے نفس کی چالوں اور شیطان کی شرارتوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس کے لئے احیاءُ العلوم، منہاج العابدین، شیطان کے بعض ہتھیار جیسی کتابیں اور رسالے سمجھ کر پڑھئے اور ان میں کی گئی نصیحتوں کو عملی زندگی میں نافذ کیجئے، اِن شآءَاللہ کامیابی آپ کا مقدر ہو گی۔ اسی طرح ایسے دوستوں کی صحبت (Companionship) بھی رکاوٹ ہوتی ہے جنہوں نے ٹھانی ہوتی ہے کہ سُدھریں گے نہ سُدھرنے دیں گے۔ ان کے گروپ کا کوئی فرد جیسے ہی مقصدِ حیات کو پانے کے لئے قدم اُٹھاتا ہے یہ فوراً تبدیلی کی کوششوں کی حوصلہ شکنی (Discourage) کردیتے ہیں کہ تجھ سے نہیں ہوگا، اس پر ہوٹنگ کرتے ہیں کہ ”نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی“۔ بعض منفی تبصرے اور تاثرات لوگ ہمارے بارے میں دیتے ہیں اور کچھ تبصرے ہم اپنے بارے میں خود کلامی (self-talk) کی صورت میں کرتے ہیں، یہ منفی خود کلامی چھوڑ کر مثبت خود کلامی کی طرف آجائیے اور خود سے کہئے: میں کرسکتا ہوں (I can do)، اِن شآءَاللہ آپ کی قوتِ ارادی مضبوط ہوجائے گی۔ یونہی ایک رکاوٹ بُرے معمولات بھی ہیں جب تک ان معمولات کو تبدیل نہیں کیا جائے گا

تبدیلی کے کامیاب سفر کا صرف خواب ہی دیکھا جاسکتا ہے۔ جو شخص دَلدَل میں پھنسا ہوا ہو وہ اپنے کپڑے گندے ہونے کا شکوہ کرے تو عجیب لگے گا۔

### 5 تبدیلی کے راستوں کا انتخاب کیجئے

سفر کوئی بھی ہو راستے کا انتخاب بڑا اہم ہوتا ہے یہی معاملہ تبدیلی کے سفر کا بھی ہے۔ اس کے لئے گناہوں (بالخصوص وہ جن میں آپ مبتلا ہیں) کے نقصانات اور عذابات پر غور کیجئے اور سوچئے کیا آپ ان نقصانات و عذابات کا سامنا کرسکتے ہیں؟ یقیناً نہیں کیونکہ جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشت ناک ہیں کہ ہم تصوُّر بھی نہیں کرسکتے، کئی احادیث و روایات میں یہ مضامین موجود ہیں کہ دوزخیوں کو ذِلّت و رُسوائی کے عالَم میں داخلِ جہنم کیا جائے گا، وہاں دُنیا کی آگ سے ستّر گنا تیز آگ ہوگی جو کھالوں کو جَلا کر کوئلہ بنادے گی، ہڈیوں کا سُرمہ بنادے گی، اس پر شدید دُھواں جس سے دَم گھٹے گا، اندھیرا اتنا کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہ دے، بھوک پیاس سے نڈھال بیڑیوں میں جکڑے جہنمی کو جب پینے کے لئے اُبلتی ہوئی بدبودار پیپ دی جائے گی تو منہ کے قریب کرتے ہی اس کی تپش سے منہ کی کھال جھڑ جائے گی، کھانے کو کانٹے دار تھوہڑ ملے گا، لوہے کے بڑے بڑے ہتھوڑوں سے اسے پیٹا جائے گا۔ اسی قسم کے بے شمار رَنج واَلم اور تکلیفوں سے بھرپور جگہ ہوگی یہ جہنم!

اسی طرح نیکیوں کے فوائد اور انعامات پر نظر کیجئے کہ اگر آپ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یہ فائدے اور انعامات پاکر آپ کے وارے نیارے ہوجائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کی ماہیت کا خیال گزرا۔[3]

### 6 تبدیلی کی قیمت بھی ادا کیجئے

جو چیز قدر رکھتی ہے وہ قیمت بھی مانگتی ہے یہی حال تبدیلی کا بھی ہے۔ اس کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار رہئے۔ وہ قیمت یہ ہے کہ آپ کو اپنی رُوٹین اور خواہشات کی قربانی دینا ہوگی۔

### 7 مستقل مزاج رہئے

کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے مستقل مزاجی اہم کردار ادا کرتی ہے اگر آپ تھک ہار کر بیٹھ گئے تو تبدیلی کا سفر رُک جائے گا۔ مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ پاک کے یہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ قلیل ہو۔[4]

### 8 اپنی فیملی کو اعتماد میں لے لیجئے

فیملی کی سپورٹ مل جائے تو مشکلات آسان ہوجاتی ہیں۔ اگر آپ کو لگے کہ فیملی آپ کی نیت اور ارادوں کو سمجھ سکتی ہے تو تبدیلی کے اس مشکل سفر میں اپنی فیملی کو اعتماد میں لے لیجئے۔ البتہ مخالفت کا اندیشہ ہو تو حکمتِ عملی سے اپنا سفر جاری رکھئے۔ امید ہے کہ جب انہیں تبدیل ہوکر دکھادیں گے تو وہ بھی تبدیلی کی افادیت کے قائل ہوجائیں گے اور عین ممکن ہے کہ آپ کو دیکھ کر وہ بھی تبدیلی کے اس سفر پر روانہ ہونے کے لئے تیار ہوجائیں۔

### 9 محض نتیجے پر نہیں عمل پر بھی فوکس کریں

جنہوں نے پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنا ہو وہ محض چوٹی پر نظر نہیں رکھتے بلکہ راستوں پر بھی فوکس کرتے ہیں، اس لئے نتیجے اور منزل پر ہی نہیں راہِ عمل پر بھی نظر رکھئے۔ ہر قدم اٹھانے سے پہلے یہ غور کرلیجئے کہ اس کا رُخ تبدیلی کی منزل کی جانب ہے یا کسی اور طرف؟ محتاط ہمیشہ سُکھی رہتا ہے۔

### 10 اچھی صحبت کا انتخاب

اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت مل جائے تو کردار میں تبدیلی جلد اور دیرپا ہوتی ہے۔ فی زمانہ یہ صحبت نیک بنانے والی تنظیم دعوتِ اسلامی بھی بین الاقوامی سطح پر فراہم کرتی ہے۔ دنیا بھر میں آپ کو لاکھوں افراد مل سکتے ہیں جنہوں نے اپنے کردار و عمل میں تبدیلی کا کامیاب سفر دعوتِ اسلامی کے ساتھ کیا۔

---

(1) تذکرۃ الاولیاء، 1/166 (2) پ27، الذّٰریٰت: 56 (3) مسلم، ص 1162، حدیث: 1732 (4) مسلم، ص 307 حدیث: 1830۔

# زندگی درد سے عبارت ہے

مولانا محمد اُحد رَضا عطّاری مَدَنی*

غالباً رات کا ایک بج رہا تھا، اچانک ایک کمرے سے گوشت جلنے کی بُو آنے لگی۔ گیلری میں مَٹر گشت اور خوش گپیوں میں مصروف دو افراد بطورِ تجسس اس کمرے کی جانب بڑھے، جب بار بار کھٹکھٹانے پر بھی کوئی جواب نہ آیا تو کسی عجیب خیال نے انہیں لاک توڑنے پر مجبور کیا، دروازہ کھلا تو اندر کے دردناک منظر نے پتھریلی آنکھوں سے بھی چشمے جاری کر دیئے۔ ایک نیم معذور نوجوان بیڈ پر سو رہا تھا مگر جلتا ہوا ہیٹر گرنے کے سبب اس کی ٹانگیں اور کمبل آگ میں سُلگ رہے تھے۔ بیچارے کی ٹانگیں کسی حد تک کام تو کرتی تھیں مگر ایک سانحہ اس کا اَعصابی نِظام سُن کر گیا تھا، جس کے سبب جسم کے بعض حصے درد کو محسوس نہیں کر سکتے تھے۔

یہ سچا "دردناک" واقعہ بتاتا ہے کہ درد خطرے کا سائرن ہے، جو انسان کو ابتداءً ہی خطرے سے خبر دار کر کے ہوشیار کر دیتا ہے اور پانی سَر سے گزر جائے اس سے قبل اس نقصان کی روک تھام کا موقع دیتا ہے۔ یوں "درد" زندگی کے لئے ایک لحاظ سے نعمت ٹھہرا کہ معمولی درد و تکلیف کسی بڑی تکلیف سے بچانے میں مدد گار ثابت ہو سکتی ہے۔ اس واقعہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ جہاں شعور و احساس ہو گا، وہاں درد و تکلیف بھی پائے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ درد کُش (Painkillers) ادویات عموماً شعور کُش بھی ہوتی ہیں، بعض آپریشنز مکمل بے ہوشی کے عالم میں ہی کئے جاتے ہیں تاکہ کسی بھی قسم کی جراحت (چیر پھاڑ، surgery) کا اثر، درد و تکلیف کی صورت میں جسم کو نہ پہنچے۔

**صبر کریں اور اجر پائیں** جب تک زندگی ہے، دکھ درد، پریشانی اور مصیبتیں آتی رہیں گی سو ان مشکلات میں صبر کا

دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے اور سُکھ وچین کی گھڑیوں میں زبان شکر سے تَر رہے۔ حضرتِ عبد الملک بن اَبجر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں کو خوشحالی عطا کی جاتی ہے تا کہ دیکھا جائے کہ شکر کیسے ادا کرتے ہیں یا پھر مصیبت میں گرفتار کیا جاتا ہے تا کہ جانچ ہو کہ اس پر کیسے صبر کرتے ہیں۔[1] اور کثیر احادیثِ مبارکہ میں صبر کرنے پر اجر و ثواب کی خوشخبریاں آئیں، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو کوئی تکلیف، فکر، بیماری، ملال، اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چُبھے مگر اللہ کریم ان کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[2] عالمِ کبیر علامہ عبد الرءوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے پریشان حالوں کی ڈھارس بندھانے والی، معنی خیز بات ارشاد فرمائی: کسی انسان کا دنیا میں مصیبت اور بلاؤں میں مبتلا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ پاک اس شخص سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ جبھی اسے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں (کسی مصیبت وغیرہ کے ذریعہ) دے دی اور اسے آخرت پر مؤخر نہ کیا کہ وہاں کی سزا دائمی ہے۔[3]

**حکایت** حضرتِ فتح الموصلی کی زوجہ رحمۃ اللہ علیہا کا پاؤں پھسلا، جس کے سبب ناخن ٹوٹ گیا مگر وہ مسکرانے لگیں۔ پوچھا گیا: کیا آپ کو درد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: اس درد پر صبر کرنے کے عوض ملنے والے ثواب نے میرے درد کی تلخی دور کر دی ہے۔[4]

**صبر بہترین زندگی کی ضمانت ہے** امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ“ یعنی ہم نے اپنی بہترین زندگی صبر کے ساتھ پائی ہے۔[5]

**زندگی میں پُرسکون رہنے کے نسخے** پیر مہر علی شاہ چشتی گیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہمت افزا ارشاد: انسان حوادث کا محل ہے۔ اسے چاہئے کہ مایوسی اور گھبراہٹ کو عادت نہ بنائے۔ جلد باز آدمی یہ چاہتے ہیں کہ اُن کی مرادیں فوراً پوری ہو جائیں لیکن جس طرح پھول اپنے موسم ہی میں کِھلتے ہیں اسی طرح مرادیں بھی اپنا وقت آنے پر ہی بَر آتی (یعنی پوری ہوتی) ہیں۔[6] امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ آیتِ مبارکہ ﴿وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (۱۱)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔[7] ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: انسان اپنے قدموں کے نیچے دیکھتا ہے آگے نظر نہیں کرتا! یہاں (دنیا) کے آرام کو آرام سمجھتا ہے اور یہاں کی تکلیف کو تکلیف حالانکہ بہت سے آرام یہاں کے وہاں (آخرت) کی تکلیف ہیں اور بہت سی یہاں کی تکلیف وہاں کے آرام ہیں۔[8]

اللہ پاک ہمیں اپنا شکر گزار اور صابر بندہ بنائے، مصیبت میں زبان بلکہ کسی بھی عضو و حرکت سے گلے شکوے ظاہر نہ ہوں، خوشیوں اور نعمتوں کی فراوانی میں اپنی شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی بارگاہ میں ہم دنیا اور آخرت کی بھلائیوں اور راحتوں کا سوال کرتے ہیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آ سکے[9]

---

(1) دیکھئے: حلیۃ الاولیاء، 5 / 98- اللہ والوں کی باتیں، 5 / 109 (2) بخاری، 4 / 3، حدیث: 5642 (3) دیکھئے: فیض القدیر، 5 / 626 (4) احیاء العلوم، 4 / 90 (5) بخاری، 4 / 239 (6) ملفوظاتِ مہریہ، ص 104 (7) پ 15، بنی اسرآءیل: 11 (8) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 468 (9) وسائلِ بخشش (مرمم)، ص 412۔

# بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو شیبان عطاری مَدَنی*

## باتوں سے خوشبو آئے

### پہلے آزماؤ بعد میں اپناؤ

کسی شخص کے ساتھ بھائی بندی قائم کرنا چاہتے ہو تو اسے غصہ دلا کر دیکھو کہ اگر وہ غصہ میں بھی تمہارے ساتھ انصاف کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے چھوڑ دو۔

(ارشادِ حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ)(عیونُ الاخبار، 1/405)

### نادانی

بغیر کسی عمل کے جنت کی خواہش رکھنا خطا ہے، بے سبب شفاعت کا منتظر رہنا دھوکا ہے اور جس کی نافرمانی کی اس کی مہربانی کی امید رکھنا نادانی و بیوقوفی ہے۔

(ارشادِ معروف بن فیروز کرخی رحمۃ اللہ علیہ)(الکواکب الدُّرِّیہ، 1/717)

### حضورِ اکرم کی پسند کو معیار بنالیجئے

محبت کرنے والے کو جو چیزیں گوارا نہیں ہوتیں انہیں بھی وہ اپنے محبوب کی پسند کی وجہ سے اس کی خوشی کی خاطر اپنا لیتا ہے۔

(ارشادِ ابو العباس احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ)(طبقات الصوفیہ للسلمی، ص358)

## احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

### اَمر بالمعروف کی اہمیت

اَمر بِالمعروف و نہی عَنِ الْمُنکر عمدہ تمغائے مسلمانی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 11/109)

### بد ترین شیطانی بہکاوا

شیطان کے طُرقِ اغوا (یعنی گمراہ کرنے کے طریقوں میں) سے ایک بد تر طریقہ یہ بھی ہے کہ آدمی کو حَسنات (نیکیوں) کے حیلہ سے ہلاک کرتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 11/109)

### جان ہیں وہ جہان کی

جس طرح برات کے مجمع کا مغز و سبب دولہا ہوتا ہے یوہیں تمام مملکتِ الٰہی کے وجود کا سبب اور اس کے اصلی راز و مغز و معنیٰ صرف مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/286)

جب تک ہے رُوح جسم میں چلتے ہیں ہاتھ پاؤں
دُولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

## عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

### دیانت داری سے کسب و تجارت کیجئے

جھوٹ، دھوکے اور لوٹ مار سے مال کمانے کا آخرت میں تو وبال اُٹھانا ہی پڑے گا بارہا دنیا میں بھی نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 17 ربیع الاول 1443ھ)

### عقلمندی کی بات کوئی بھی کرے قبول کیجئے

بچّوں کی بات کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے بسا اوقات بچے ایسی عقل مندی کی بات کر جاتے ہیں کہ بڑوں کی عقل بھی حیران رہ جاتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 17 ربیع الاول 1443ھ)

### ایمانداری سے تجارت گاہکوں میں اضافے کا ضامن ہے

تجارت میں سچائی اور ایمانداری اپنانے سے گاہکوں میں اضافہ ہوتا ہے، لوگوں کا اعتماد بھی برقرار رہتا ہے اور اللہ پاک برکت بھی عطا فرماتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 17 ربیع الاول 1443ھ)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اسلاف کے قلم سے

# سُود کے مفاسد

صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ایک مسلمان سچا مسلمان شریعتِ طاہرہ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز اور پیارا سمجھتا ہے۔ اس پر مر مٹنا فدا ہونا اپنی اعلیٰ ترین سعادت اعتقاد کرتا ہے۔ ایمانی جذبات کی اُمنگیں اس کو شریعت پر قربان ہونے کے لئے آرزومند بنائے رکھتی ہیں۔ وہ اپنے عمل سے اپنے طریق زندگی سے اسلام کی جاں نثاری کا ایک مجسم ثبوت ہوتا ہے۔

## شرعِ اسلام نے سُود کو قطعی حرام کیا

شرعِ اسلام سود کو قطعاً حرام فرماتا ہے اور اس کا حلال جاننے والا شریعت کے حکم کا مخالف اور اس کے آئین کو توڑ کر حدودِ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اور شریعتِ طاہرہ ایسے شخص پر کفر کا حکم دیتی ہے۔

پناہ بخدا یہ سرکشی کہ خداوندِ عالم جس چیز کو حرام فرمائے اسلام کا دعویٰ دار ہوکر کوئی شخص اس کو حلال کہے۔ تُف ہزار تُف!

اور پھر یہ کہنا کہ شریعت نے تجارتی سود کو حرام ہی نہیں کیا، شریعتِ مطہرہ اور قرآنِ پاک پر افترا (بہتان) ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ﴾

ترجمہ: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔[1]

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سود خور روزِ قیامت مخبوط بدحواس کی طرح اُٹھیں گے اور ان کی یہ شان ہوگی کہ مصروع (یعنی مرگی کے مریض) کی طرح اُٹھتے ہیں اور گر پڑتے ہیں۔ اُٹھتے ہیں اور اُٹھنا دشوار ہے جو سود کھایا ہے پیٹوں میں بار ہے۔ اہل موقف کے لیے سود خوروں کا یہ اُٹھنا اور گر پڑنا سود خوری کی علامت اور سود خور کی ذلت ہے جو قبر سے اُٹھتے ہی اس کو گھیرے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر سب پر لعنت کی، اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔[2]

قرآنِ پاک میں سود خوروں کا یہ حال بد مآل بیان فرمانے کے بعد اس کے سبب کا ذکر فرمایا ہے جس سے اس شخص کا حکم بھی صاف و صریح معلوم ہوتا ہے جو تجارتی سود کو مباح (جائز)

کہتا ہے، ارشاد ہوا:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ﴾

ترجمہ: یہ (عذاب) اس سبب سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیع سود ہی کی طرح ہے اور (حقیقۃ الامر یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا۔(3)

اس آیتِ مبارکہ میں سود کی حرمت کا کیسا صاف و صریح غیر مشتبہ بیان ہے اور جو لوگ سود کو بیع کی طرح حلال قرار دیتے تھے ان کے بطلان کا اظہار ہے۔ ان آیات کو دیکھنا اور نابینا بن جانا، ان کے معانی کے بدلنے کی کوشش کرنا، دین کی، اسلام کی، خدا و رسول کی مخالفت اور کمال جرأت و بے دینی ہے۔

اس کے بعد حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۲۷۵)﴾

ترجمہ: جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی (اور ممانعت سود کا حکم اسے ملا) پس وہ باز رہا (اور سود سے مجتنب ہوا) تو اس کے لئے ہے جو گزر چکا۔ (یعنی حرمت سود کے نزول سے قبل جو لے چکا اس پر مواخذہ نہ ہوگا) اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو ایسی حرکت پھر کریں (سود کو حلال سمجھیں) وہ دوزخی اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(4)

تفسیرِ مدارک میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں: لِاَنَّهُمْ بِالِاسْتِحْلَالِ صَارُوْا كَافِرِيْنَ لِاَنَّ مَنْ اَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ كَافِرٌ۔ ترجمہ: کیوں کہ وہ لوگ سود کو حلال جان کر کافر ہو گئے اس لئے کہ جو شخص اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جانے وہ کافر ہے۔(5)

یہ ہے حکمِ قرآنی اور اس پر ان لوگوں کی یہ جرأتیں ہیں۔ العیاذ باللہ!

اس کے بعد حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ(۲۷۶)﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو ہلاک کرتا ہے۔ اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کو پسند نہیں کوئی ناشکر بڑا گنہگار۔(6)

سود میں بکثرت مفاسد ہیں۔ اللہ تعالیٰ عقلِ سلیم عطا فرمائے تو انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ:

1 انصاف کی شریعت بلا عوض کسی کا مال لینے کو حلال نہیں کر سکتی۔ سود بے عوض لیا جاتا ہے۔ زید نے دس روپے دیئے تھے بارہ وصول کرتا ہے تو یہ دو محض بے عوض ہے۔ اس لئے ان کا لینا حرام ہونا ہی چاہئے اور اس حکم میں عقلِ سلیم ذرا بھی تَرَدُّد نہیں کرتی۔

2 سود تجارت کو نقصان پہنچاتا ہے کیوں کہ سرمایہ دار جب سود کے ذریعے بے محنت مشقت دوسروں کی دولت پر قابض اور ان کی جائیدادوں کا مالک ہو جاتا ہے تو وہ تجارت کی مشقتوں کو برداشت کرنا ناگوار سمجھتا ہے اور جس روپے کو تجارت میں لگا سکتا تھا اس کو جال بنا کر دوسروں کی دولتوں کا شکار کھیلنے کا لطف اٹھاتا ہے اور تجارتوں کی ترقی کے ساتھ عامۃ الناس کے جو منافع وابستہ تھے ان میں بہت کمی آجاتی ہے۔

3 انسان کو روحانی طور پر بھی سود سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔ احسان کرنے اور قرضِ حسن دینے کی عادتیں جاتی رہتی ہیں۔ اپنے کمزور غریب بھائی کو قرض دے کر اس کی دستگیری کرنا اور گری ہوئی حالت سے اُٹھانا، بگڑے ہوئے کو سنبھالنا یہ سب موقوف ہو جاتا ہے اور اس طرح دنیا برادرانہ رحم کی پاکیزہ خصلت سے محروم ہو جاتی ہے اور برادرانہ ہمدردی کا خون ہو جاتا ہے۔

4 حرص کا بدترین جذبہ جو انسان کی روحانیت کے لئے مہلک بیماری ہے نہایت قوی ہو جاتا ہے اور سود خور ہر شخص کے مال، جائیداد، مکان کو حرص و طمع کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اپنے بھائیوں کے لئے مبتلائے مصیبت ہونے کی تمنا کرتا

ہے کہ وہ کسی مصیبت وپریشانی میں مبتلا ہوں اور مجھ سے قرض لیں تاکہ میں ان کی جائیدادوں اور املاک پر قابض ہوں۔

5 ظلم اور درندہ خصالی سود خور انسان کی طبیعت بن جاتی ہے اور دوسروں کی تباہی اور بربادی سے خوش ہوا کرتا ہے۔ ایک آدمی اپنے تَمَوُّل (مال دار بننے) کی حرص میں ایک پورے خاندان اور اس کے متوسلین کو جو دنیا میں عزت و حرمت کے ساتھ عیش وراحت کی زندگی بسر کرتے تھے نانِ شبینہ (روٹی) کا محتاج اور دربدر پھرنے اور بھیک مانگنے کے قابل بنادیتا ہے اور اس طرح ان بے کسوں، مجبوروں پر ظلم کرتا ہے کہ کبھی اسے ان کی تباہی اور بربادی اور صدہا انسانوں کی مصیبت و نَکْبَت (غربت) پر ترس نہیں آتا۔ ہندوستان میں مسلمان اس کے خوب تجربے کرچکے ہیں اور سیاہ دل سود خوروں کے ظلم وجفا کے خوب مزے لے چکے ہیں۔ صدہا ناز پَرْوَرْدے (یعنی بہت سے نازوں میں پلے بڑھے) آج ان ظالموں کے بے رحمانہ سفاکیوں کی بدولت دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔

اسلام اس سیاہ دلی، بدباطنی، درندہ خصالی، جفاشعاری، طماعی، حرص روح کو تاریک کرنے والے جذبات سے اپنے نیاز مندوں کو بچاتا ہے اور رحم، ہمدردی، سلوک نیک جیسے پاک جذبات پیدا کرتا ہے۔ والحمدُ للہ ربِّ العٰلمین۔

تعجب یہ ہے کہ اس صدی میں عملی طور پر سود کے مہلک اثر اور تباہ کن نتائج کا تجربہ ہو جانے کے بعد پھر کوئی شخص سود کو مفید ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو راہِ راست دکھائے اور گمراہی سے بچائے۔ آمین(7)

---

(1) پ3، البقرۃ:275 (2) مسلم، ص663، حدیث:4093 (3) پ3، البقرۃ:275 (4) پ3، البقرۃ:275 (5) تفسیر نسفی، ص141، البقرۃ، تحت الآیۃ:275 (6) پ3، البقرۃ:276 (7) السواد الاعظم صفر المظفر 1346ھ، ص2 تا 8 سے لئے گئے اقتباسات۔

## جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2025ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ افضل عطّاریہ (جہلم)، عاطر احمد عطّاری (واہ کینٹ)، بنتِ محمد اشرف عطّاریہ (خوشاب)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 27 رجب المرجب، 11 ہجری 2 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ اسد عطّاری (راولپنڈی) ❁ محمد قطب الحسن (نیپال) ❁ عبدالرحمٰن (رحیم یار خان) ❁ علی حیدر بٹ (لاہور) ❁ بنتِ خالد (کراچی) ❁ بنتِ شہزاد عطّاری (قصور) ❁ اُمِّ فاطمہ (لاہور) ❁ بنتِ عتیق محمود (کراچی) ❁ بنتِ محمد عتیق (ساہیوال) ❁ بنتِ نصیر احمد (راولپنڈی) ❁ بنتِ محمد زاہد (مانانوالہ) ❁ بنتِ حافظ شاہجہان (ڈیرہ اسماعیل خان)۔

## جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2025ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد منیب (صادق آباد)، جنید (فیصل آباد)، بنتِ فقیر محمد (کراچی) اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 نرمی اپنایئے اللہ کے پیارے بن جایئے، ص53 2 حروف ملایئے، ص53 3 بچوں کو وقت کا پابند بنائیں، ص58 4 رات میں سیر، ص55 5 سُست اونٹ تیز کیسے ہوا، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ افضل (بھکر) ❁ محمد اویس (فیصل آباد) ❁ بنتِ سعید (ملتان) ❁ بنتِ ساجد (کراچی) ❁ بنتِ امان اللہ (سیالکوٹ) ❁ محمد حمزہ (کراچی) ❁ محمد جہانگیر (ملتان) ❁ ابو الیاس (لاہور) ❁ بنتِ عدنان (وزیر آباد) ❁ بنتِ محمد اسماعیل (کراچی) ❁ داؤد عطّاری (فیصل آباد) ❁ بنتِ عبد الرزاق (کراچی) ❁ بنتِ آصف (جہلم)۔

کچھ نیکیاں کمالے

# جنت میں محل دلانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطّاری مَدَنی*

اُمّتِ محمدیہ کو اللہ کریم نے ایک خاص شرف و فضل یہ عطا فرمایا ہے نیکیوں کا اجر دس گنا سے کئی سو گنا تک عطا فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس امت کی عمریں اگرچہ کم ہیں لیکن بروز محشر اجر و ثواب میں یہ امت سب سے زیادہ ہو گی۔ احادیثِ کریمہ میں ایسے کثیر اعمال کا بیان ہے جن کے کرنے والوں کو کئی طرح کی خوشخبریاں دی گئی ہیں، انہی میں سے ایک درگزر کر دینا یعنی کسی سے بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا ہے۔ درگزر کرنے کے جہاں دیگر کئی فائدے اور اجر و ثواب ہیں وہیں ایک اجر یہ بھی ہے کہ درگزر کرنے والے کو اللہ کریم جنت میں محل عطا فرماتا ہے، آیئے! ذیل میں تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

## 1 مسلمان بھائی کو معاف کر دینا

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تَبَسُّم فرمایا(یعنی مسکرائے)۔ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ نے کس لئے تبسُّم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانُو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: اے رب کریم! اِس سے میرا اِنصاف دِلا کہ اِس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ پاک دعویٰ کرنے والے سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے، اس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (یعنی دعویٰ کرنے والا) عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے اِتنا ارشاد فرما کر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گریہ فرمانے لگے۔ فرمایا: وہ دن بہت عظیم دن ہو گا۔ کیونکہ اس وقت (یعنی قِیامت کے دن) ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں۔ یہ شہر اور عمدہ محلات کس پیغمبر یا صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تُو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح؟ اللہ کریم فرمائے گا: اس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حقوق معاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: اے رب کریم! میں نے سب حقوق معاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ ربِّ کریم بھی قِیامت کے دن مسلمانوں میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ہفتہ وار رسالہ المدینۃ العلمیہ کراچی

صلح کروائے گا۔[1]

## 2 غصہ پی جانا اور درگزر کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات جنت میں اونچے محلات دیکھے تو پوچھا: اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟ عرض کی: اُن کے لئے ہیں جو غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں۔[2]

## 3 تین عادتوں کے سبب جنت میں محل

رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لئے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اُس کے درجات بلند کئے جائیں، اُسے چاہئے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! انتقام کا ذائقہ بہت لذیذ محسوس ہوتا ہے، لیکن اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمارا یہ طرزِ عمل مناسب نہیں۔ بدلہ لینا، معاف نہ کرنا، غصہ کو قابو میں نہ رکھنا، رشتے ناطے توڑنا ان سب چیزوں کی اسلام میں حوصلہ شکنی کی گئی ہے جیسا کہ آپ احادیثِ مبارکہ پڑھ چکے۔ لہٰذا لوگوں کو معاف کیجئے بالخصوص جب آپ بدلہ لینے پر قادر ہوں، جو آپ کا حق کھائے اس کے ساتھ بھی خیر خواہی کا معاملہ کیجئے، جو آپ سے منہ موڑے اس کے ساتھ بھی ملنساری سے پیش آیئے۔ محبتیں بانٹئے، سنتیں عام کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مستدرک، 5/795، حدیث: 8758 (2) مسند الفردوس، 1/405، حدیث: 3011 (3) مستدرک للحاکم، 3/12، حدیث: 3215۔


رمضان المبارک کی مناسبت سے ان کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے۔

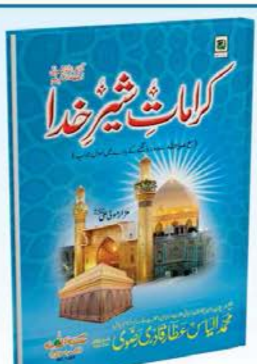

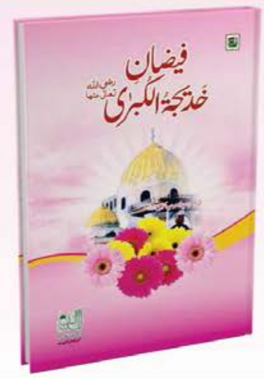


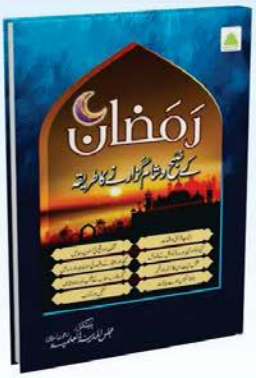

# زکوٰۃ دینے کے فوائد اور نہ دینے کے نقصانات

مولانا فرمان علی عطّاری مدنی*

## زکوٰۃ دینے کے فوائد

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشی، معاشرتی، اخلاقی اور دینی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ذیل میں اس کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

**1 ایمان کی تکمیل** ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی اثاثہ اس کا ایمان ہے، احادیثِ کریمہ میں تکمیلِ ایمان کے بہت سے اسباب و اعمال تعلیم کئے گئے ہیں، زکوٰۃ کی ادائیگی ان میں سے ایک سبب ہے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1] مزید فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔[2]

**2 سببِ نزولِ رحمت** اگر کسی عقلمند شخص سے پوچھا جائے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تجھے مل جائیں یہ پسند ہے یا اللہ پاک کی ایک خاص رحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ یقیناً اللہ پاک کی ایک خاص رحمت کو ترجیح دے گا۔ یقیناً کس قدر خوش بخت ہیں وہ لوگ جو ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے خود کو اللہ پاک کی رحمت کا حقدار بنا لیتے ہیں۔ پارہ 9 سورۃ الاعراف آیت نمبر 156 میں ہے: ترجمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

**3 کامیابی کا ذریعہ** زکوٰۃ دینے والے کو ایک برکت یہ بھی ملتی ہے کہ قراٰنِ کریم میں اہلِ ایمان کی کامیابی کی ایک نشانی زکوٰۃ دینا بتایا گیا ہے، پارہ 18، سورۃُ المؤمنون، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے: ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

**4 مسلمان کا دل خوش کرنے کا ذریعہ** زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریب مسلمان کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں مسلمان کا دل خوش کرنا عظیم کارِ ثواب اور افضل عمل ہے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کو خوش کرنا ہے۔[3] مزید فرمایا: سب سے افضل عمل مؤمن کو خوش کرنا ہے، خواہ اس کی سَتْر پوشی کر کے ہو یا اسے شکم سیر کر کے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔[4]

**5 بھائی چارے کا قیام** عموماً امیر لوگ مال و دولت کی بنا پر غریبوں کو ذلت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر زکوٰۃ دینے کی صورت میں غریب مسلمان بھائی سے محبت اور ان کے درمیان اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے اور ان کے درمیان مضبوط بھائی چارہ قائم رہتا ہے جس سے اسلامی معاشرے کو فروغ ملتا ہے۔ اگر ہم آپس میں متحد اور پیار محبت سے رہیں تو بڑے سے بڑے چیلنج سے نمٹ سکتے ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سارے مسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔[5] مزید فرمایا: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔[6]

**6 دُعائیں ملتی ہیں** زکوٰۃ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ غریبوں محتاجوں اور ضرورت مندوں کی دعائیں ملتی ہیں، ظاہر ہے کہ ہم جب کسی کی مشکل میں مدد کریں گے تو اس کا دل خوش ہوگا اور وہ دل سے ہمیں دعائیں بھی دے گا اور ایسے لوگوں کی دعائیں قبول بھی ہوتی ہیں۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ پاک کی مدد اور رزق ضعیفوں (کی برکت اور ان کی دعاؤں) کے سبب پہنچتا ہے۔[7] اس حدیث پاک کا معنیٰ یہ ہے کہ تم میں کمزور لوگوں کے موجود ہونے کی برکت سے تمہیں حسی اور معنوی رزق دیا جاتا ہے اور تمہارے ظاہری و باطنی دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

جاتی ہے۔[8]

## زکوٰۃ نہ دینے کے دنیاوی اور اخروی نقصانات

اگر کوئی حکمِ شرعی پر عمل کرنے میں سُستی کرے اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اُسے دنیا و آخرت میں کئی نُقصانات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے کے چند نقصانات یہ ہیں: 1 زکوٰۃ نہ دینے سے بندہ ان فضائل اور فوائد سے محروم ہو جاتا ہے جو زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں۔ 2 زکوٰۃ نہ دینے والا اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حکم عدولی کی بنا پر ان کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔ 3 زکوٰۃ نہ دینے والا شخص مال کی محبت اور بخل جیسی بری صفت میں مبتلا ہو کر سخاوت، مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ اچھی صفات کی برکتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ 4 جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، وہ مال جلنے، چوری ہو جانے، آندھی، زلزلہ، سیلاب یا کسی بھی آفت سماوی کی وجہ سے برباد ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے کاروباری اور فیکٹری مالکان اچانک دیوالیہ کا شکار ہو کر قرض تلے دب کر برباد ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے یہ تباہی مال کی زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے ہوئی ہو مگر کسی کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کرسکتے کہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے اس کا کاروبار تباہ ہوا ہو گا۔ 5 زکوٰۃ نہ دینے کی نحوست سے انفرادی نقصان کے ساتھ ساتھ اجتماعی نقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے، آج ہم طرح طرح کے اجتماعی مسائل کا شکار ہیں، مثلاً مہنگائی، بے روزگاری، بیماری، گرمی کی شدّت، پانی کی قلّت وغیرہ مسائل کا شکار ہیں ممکن ہے کہ یہ سب زکوٰۃ نہ دینے کا نتیجہ ہو کیونکہ نبیِّ کریم، رءوف رّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[9] ایک اور مقام پر فرمایا: جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ پاک بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔[10] 6 زکوٰۃ نہ دینے والے کو نہ صرف دنیا میں مشکلات و مصائب اُٹھانا پڑتی ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی دردناک عذاب کی صُورت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی، اعلیٰ حضرت، مولانا امام احمد رَضا خان رحمۃُ اللہ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے قراٰن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنم کی آگ میں تپا کر اس سے ان کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان پر جہنّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائے گا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خونخوار اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔ والعیاذ باللہ ربّ العٰلمین[11]

**نوٹ** عوامی طور پر لوگوں کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی ماہِ رمضان میں کرنی چاہئے، کیونکہ اس ماہِ مبارک میں جس طرح دیگر نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اِسی طرح راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کا اجر بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، مگر یہ ضروری نہیں کہ صرف ماہِ رمضان میں ہی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے، بلکہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھ پر زکوٰۃ فرض ہونے کی کونسی اسلامی تاریخ اور کونسا اسلامی مہینا ہے، اگر اِس کے بارے میں علم نہیں ہے تو یاد رکھئے! جس پر زکوٰۃ فرض ہے، اس کو زکوٰۃ سے متعلق ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہے، اگر نہیں سیکھے گا تو گناہ گار ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ زیادہ ثواب کے اِنتظار میں ہم زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کر کے اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کر رہے ہوں۔ اللہ پاک ہمیں اپنے اس حکم پر عمل کی سعادت نصیب فرمائے اور اس کی برکتوں سے مستفیض فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الترغیب والترہیب، 1/301، حدیث: 12 (2) معجم کبیر، 12/324، حدیث: 13561 (3) معجم کبیر، 11/59، حدیث: 11079 (4) الترغیب والترہیب، 3/85، رقم: 3 (5) بخاری، 2/127، حدیث: 2446 (6) مسلم، ص 1071 حدیث: 6586، (7) بخاری، 2/280، حدیث: 2896 (8) مرقاۃ المفاتیح، 9/99، تحت الحدیث: 5246 (9) معجم اوسط، 3/275، حدیث 4577 (10) ابن ماجہ، 4/367، حدیث: 4019 (11) فتاویٰ رضویہ، 10/153۔

# نصیحت

سید بہرام حسین عطاری مدنی*

اسلام کی روشن تعلیمات کا ایک انتہائی حسین پہلو دوسرے کا بھلا چاہنا اور اسے ممکنہ نقصان سے بچانے کی سعی کرنا بھی ہے، چونکہ ہم اللہ رَبُّ العزّت کی مخلوق ہیں اور اسی کے حکم کے پابند ہیں تو اس نے اس دنیا کو ہمارے لئے دارالعمل بنایا اور آخرت کو دارالجزاء۔ چنانچہ جو دنیا میں برے عمل کرے گا تو آخرت میں سزا کا حق دار ٹھہرے گا، اسلام نے ایسے میں ہمیں تعلیم دی ہے کہ اپنے دوستوں، ہمسایوں، ماتحتوں بلکہ اجنبیوں کو بھی نصیحت کریں اور انہیں اچھے عمل کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں۔ صرف یہی نہیں بلکہ نصیحت کے انداز و اسلوب کی بھی تربیت کی ہے چنانچہ اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِیْغًا(۶۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو تم اُن سے چشم پوشی کرو اور انہیں سمجھاؤ اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا (اثر کرنے والی) بات کہو۔[2]

اِن آیاتِ بینات میں اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی راہ کی طرف بلانے، سمجھانے اور نصیحت کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ نصیحت کرنا جہاں ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے وہیں دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کی بھی سنّت ہے۔ قراٰنِ کریم میں کئی مقامات پر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کا اپنی اپنی اُمّتوں کو نصیحت کرنے کا ذِکر ملتا ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی قوم سے فرمایا: ﴿اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ(۶۲)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تمہیں اپنے رب کی رِسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے۔[3]

حضرت ہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی قوم سے فرمایا: ﴿اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ(۶۸)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تمہیں اپنے رَب کی رِسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا مُعتَمَد خیر خواہ ہوں۔[4]

حضرت صالح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی قوم سے فرمایا: ﴿یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ(۷۹)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کی رِسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خَیر خواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں۔[5]

حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہ علیہ کے قول کی حکایت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ(۱۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔[6]

اِس آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اِنسان پہلے اپنے گھر والوں کو وعظ و نصیحت کرے پھر دوسروں کو۔ دوسرا یہ کہ نصیحت نرم الفاظ میں ہونی چاہئے جیسا کہ حضرت لقمان رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے اے میرے بیٹے فرما کر خطاب فرمایا۔ تیسرا یہ کہ

* فارغُ التحصیل جامعۃُ المدینہ، ذمّہ دار شعبہ مدنی مذاکرہ، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اَعمال کی اِصلاح سے پہلے عقائد کی دُرُستی کی جائے جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند کو پہلے یہ نصیحت کی کہ شرک نہ کرنا۔ چوتھا یہ کہ گزشتہ بزرگوں کی تعلیم یاد دِلانا اور ان کے اَقوال نقل کرنا سنّتِ اِلٰہیہ ہے۔[7] معلوم ہوا کہ نصیحت کرنا اَنبیائے کِرام علیہمُ الصلوۃ والسلام اور صالحین کا طریقہ کار ہے۔

نصیحت کرنا مسلمان کا حق ہے۔ حدیثِ پاک میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق بیان فرمائے گئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے: وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ جب تم سے نصیحت طَلَب کرے تو اسے نصیحت کرو۔[8] اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرت شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نصیحت عام حالات میں سنّت ہے مگر جب کوئی نصیحت کی بات سننے کی خواہش ظاہر کرے تو پھر اسے نصیحت کرنا واجب وضَروری ہے۔[9]

نصیحت وہ کلام ہے جو راہِ دین میں ناروا اور نامُناسِب باتوں سے روکنے کا فائدہ دے۔[10] نصیحت کی ہر ایک کو حاجت ہوتی ہے اور نصیحت زندگی میں بہتری لانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بسا اوقات نصیحت تاثیر کا ایسا تیر بن کر دِلوں میں پیوست ہو جاتی ہے جس سے پتھر دِل بھی پگھل کر موم ہو جاتے ہیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب نصیحت کرنے والے کے دِل میں سامنے والے کی ہمدردی کا جذبہ ہو اور اس کا نصیحت کرنے کا اَنداز بھی اِنتہائی مشفقانہ اور حکیمانہ ہو۔ حکمتِ عملی اور نرمی کے ساتھ کی جانے والی نصیحت ضرور فائدہ دیتی ہے جیسا کہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ(۵۵)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔[11] اِس آیتِ کریمہ میں جہاں سمجھانے اور وَعظ و نصیحت کرنے کا ذِکر ہے وہیں اِس کے مُؤثِّر ہونے کا بھی ذِکر ہے کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

ناصح کو چاہئے کہ وہ جس کو نصیحت کرنا چاہتا ہے اسے سب کے سامنے نہ سمجھائے کہ اِس سے جہاں اُس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے وہیں نصیحت کے بے اثر ہو جانے کا بھی قوی اِمکان ہے، لہٰذا موقع پا کر تنہائی میں سمجھائے۔ حضرتِ اُمِّ دَرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس نے اپنے بھائی کو اِعلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چپکے سے کی تو اُسے زینت بخشی۔[12]

یاد رکھئے! تنہائی میں سمجھانا نصیحت اور سب کے سامنے سمجھانا فضیحت یعنی رُسوا کرنا کہلاتا ہے حضرت شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سَلَف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ کسی کی کوئی ناپسندیدہ حرکت دیکھتے تو تنہائی میں اسے سمجھاتے یا اِس حوالے سے اُسے مکتوب لکھتے، کیونکہ نصیحت و فضیحت میں یہی فرق ہے یعنی ناپسندیدہ بات پر تنہائی میں سمجھانا نصیحت اور سب کے سامنے سمجھانا فضیحت کہلاتا ہے اور ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے کسی کو سمجھاتے ہوئے رَضائے الٰہی کی نیّت بھی دُرُست ہو، کیونکہ یہ اِنتہائی بُرا طریقہ ہے۔[13]

نصیحت کرنا اگرچہ سنّت اور کارِ ثواب ہے مگر نصیحت کرنے میں بطورِ خاص اِس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اِس سے کسی مسلمان کی تَذلیل و تحقیر نہ ہو اور نہ ہی اسے کسی گناہ پر شرم و عار دِلائی جائے جس سے اسے ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ حضرت فضیل بن عِیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مومن پردہ پوشی اور نصیحت کرتا ہے جبکہ فاسِق و فاجر بدنام کرتا اور شَرم و عار دِلاتا ہے۔[14]

نصیحت کرنا آسان ہے، مگر اسے قبول کرنا بہت مشکل کام ہے لہٰذا نصیحت کرنے والا باعمل ہو اور جس بات کی نصیحت کر رہا ہے خود بھی اُس پر عمل پیرا ہو تاکہ اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو اس کی نصیحت لوگوں کے دِلوں سے ایسے پھسلتی ہے جیسے صاف پتھر سے پانی کا قطرہ پھسل جاتا ہے۔[15]

اللہ پاک ہمیں اچھی نصیحت کرنے اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ14، النحل:125 (2) پ5، النسآء: 63 (3) پ8، الاعراف: 62 (4) پ8، الاعراف: 68 (5) پ8، الاعراف: 79 (6) پ 21، لقمٰن: 13 (7) دیکھئے: نور العرفان، پ 21، لقمٰن، تحت الآیۃ: 13 (8) مسلم، ص 919، حدیث: 5651 (9) اشعۃ اللمعات، 1/673 (10) تفسیر کبیر، پ 4، اٰلِ عمرٰن، تحت الآیۃ: 138، 3/370 (11) پ27، الذّٰریٰت: 55 (12) شعب الایمان، 6/112، رقم: 7641 (13) قوت القلوب، 2/371 (14) جامع العلوم والحکم، ص 109 (15) الزھد للامام احمد بن حنبل، ص 325، رقم: 1884۔

# اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

## 1 ویب ڈیولپمنٹ کے کام میں شرکت کی ایک صورت

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم دو بندے پہلے علیحدہ علیحدہ ویب سائٹ وغیرہ بنانے کا کام کرتے تھے اب ہم نے مل کر پارٹنر شپ کی ہے اس بات پر کہ ہم دونوں مل کر کمپنیوں اور دیگر لوگوں کو جائز ویب سائٹ بنا کر دیا کریں گے لوگوں سے کام لینے اور کام کرنے میں دونوں برابر شریک ہوں گے پیسے کوئی بھی نہیں ملائے گا اور جو بھی نفع ہوا کرے گا وہ آدھا آدھا تقسیم ہو گا، اخراجات جو بھی ہوں گے وہ کام کی ایڈوانس رقم سے پورے کئے جائیں گے شریک اپنی رقم نہیں لگائیں گے۔ براہِ کرم راہنمائی فرمادیں کیا ہمارا اس طرح کام کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** پوچھی گئی صورت میں آپ دونوں کا بیان کردہ طریقے کے مطابق باہم شرکت کرنا بالکل جائز ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ سوال میں شرکت کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کا تعلق شرکتِ عقد کی قسم شرکتِ عمل سے ہے جس میں دو لوگ مل کر کام میں شرکت کرتے ہیں یعنی لوگوں سے کام وصول کرتے ہیں اور مل کر کام کرتے ہیں اور جو نفع ہوتا ہے وہ آپس میں طے شدہ فیصد کے حساب سے تقسیم کرلیتے ہیں نیز شرکتِ عمل میں شرکاء ایک دوسرے کے لئے برابر نفع بھی رکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ دونوں کا مل کر ویب سائٹ کے کام میں شرکتِ عمل کرنا اور ایک دوسرے کے لئے آدھا آدھا نفع رکھنا جائز ہے۔

شرکتِ عمل کسے کہتے ہیں اس کے متعلق صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”شرکت بالعمل یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔“

(بہار شریعت،2/505)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

## 2 کلائنٹ سے کام لے کر کسی دوسرے سے کروانا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک Software Engineer ہوں۔ میرے پاس کئی آرڈرز آتے ہیں اور وقت نہ ہونے کے باعث میں یہ آرڈرز دوسرے ڈویلپرز کو دے دیتا ہوں۔ ایک آرڈر مجھے مثلاً 1000 ڈالر کا ملتا ہے تو میں جس ڈویلپر سے کام کرواتا ہوں اس سے 400 ڈالر میں بنواتا ہوں۔ آرڈر لیتے وقت کلائنٹ مجھے خاص نہیں کرتا کہ یہ آپ کو ہی بنانا ہے، لیکن کلائنٹ یہی سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ میں نے بنایا ہے۔ جب یہ ڈویلپر سافٹ ویئر

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

بنالیتے ہیں تو پھر میں چیک کرتا ہوں، کچھ اضافہ کرنا ہوتا ہے یا کمی کرنی ہوتی ہے تو وہ کرنے کے بعد کلائنٹ کے حوالے بھی میں ہی کرتا ہوں۔ میری راہنمائی فرمائیں کہ کلائنٹ سے کام لے کر دوسرے سے کروانا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** آئی ٹی کی لائن میں جو پروجیکٹ کمپنی سطح پر لئے جاتے ہیں ان کا عرف یہی ہے کہ متعین فرد کی تخصیص وہاں نہیں ہوتی۔ جب تک متعین فرد کی تخصیص کے ساتھ کام نہ پکڑا ہو کہ فلاں ہی کرے گا تو کام کسی سے بھی کروایا جا سکتا ہے کہ گاہک کو اصل میں معیاری کام درکار ہوتا ہے جب تک تخصیص نہ کرے اس کے مفاد میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ خود بنائیں یا اپنے ورکرز سے بنوائیں یا کسی دوسرے ڈویلپر سے اجرت پر بنوائیں جائز ہے اور دوسرے سے کم اجرت پر بنوائیں یہ بھی جائز ہے۔ البتہ اگر کوئی کلائنٹ آپ سے یوں کہتا ہے کہ کسی اور سے یہ سافٹ ویئر نہیں بنوانا بلکہ آپ کو خود ہی بنانا ہے تو اس صورت میں آپ کا دوسرے سے بنوانا جائز نہ ہوگا۔

علامہ کاسانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”استاجر انسانا علی خیاطة ثوب بدرھم، فاستاجر الاجیر من خاطه بنصف درھم، طاب له الفضل“ یعنی کسی شخص کو ایک درہم کے بدلے کپڑا سینے پر رکھا، اجیر نے دوسرا شخص نصف درہم کے بدلے رکھ لیا تو اس پہلے شخص کا زیادہ اجرت لینا حلال ہے۔ (بدائع الصنائع، 6/97)

بہارِ شریعت میں ہے: ”اگر یہ شرط نہیں ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرے گا دوسرے سے بھی کرا سکتا ہے اپنے شاگرد سے کرائے یا نوکر سے کرائے یا دوسرے سے اُجرت پر کرائے سب صورتیں جائز ہیں۔“ (بہارِ شریعت 3/119)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 3 مرحوم والد کے مال پر زکوٰۃ کا حکم؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ میرے والد صاحب نے اپنے مالِ تجارت وغیرہ پر لازم زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے پیسے الگ کئے تھے لیکن زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے بیمار ہوگئے اور اسی بیماری میں ان کا انتقال ہوگیا اور فرض زکوٰۃ ادا نہ کرسکے اور اس کے متعلق کوئی وصیت بھی نہیں کی، اب ان پیسوں کے متعلق ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**جواب:** پوچھی گئی صورت میں آپ کے والد صاحب پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو چکا تھا جسے ادا کرنے کے لئے پیسے بھی والد صاحب نے الگ کر لئے تھے لیکن ادا کرنے سے پہلے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے جس کی وجہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے الگ کئے ہوئے پیسے اور دیگر مال، مالِ وراثت بن گئے اب یہ پیسے ورثاء کی رضامندی کے بغیر زکوٰۃ کی مد میں نہیں دیئے جاسکتے۔

ہاں اگر والد صاحب اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کر جاتے، تو ان کی یہ وصیت ایک تہائی مال میں نافذ کرنا واجب ہوتا لیکن انہوں نے وصیت بھی نہیں کی جس کی وجہ سے اب یہ زکوٰۃ ادا کرنا ورثاء پر واجب تو نہیں ہے لیکن اگر عاقل و بالغ ورثاء اپنے اپنے حصوں سے زکوٰۃ کی ادائیگی کی اجازت دے دیں، تو صرف انہی کے حصوں سے والد مرحوم کی زکوٰۃ کی ادائیگی کی جاسکتی ہے یہ ان کی جانب سے والد صاحب کے ساتھ بھلائی ہے جس پر یہ ثواب کے حقدار ہوں گے، مگر جو ورثاء اجازت نہ دیں یا پھر اجازت دینے کے اہل ہی نہ ہوں جیسے نابالغ یا غیر عاقل ورثاء تو ان کے حصے سے زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں ہو سکتی۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”جس شخص پر زکاۃ واجب ہے اگر وہ مر گیا تو ساقط ہوگئی یعنی اس کے مال سے زکاۃ دینا ضرور نہیں، ہاں اگر وصیّت کر گیا تو تہائی مال تک وصیّت نافذ ہے اور اگر عاقل بالغ ورثہ اجازت دے دیں تو کُل مال سے زکاۃ ادا کی جائے۔“ (بہارِ شریعت، 1/892)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# عطائے نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم برائے مولا علی رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت مولا علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کو بارگاہِ رسالت سے یوں تو وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ انعامات اور اشیاء ملتی رہیں، مگر سب سے بڑھ کر اور سب سے قیمتی انعام یہ رہا کہ دنیا ہی میں جنّت کی بشارت پائی اور جگر گوشۂ رسول حضرت بی بی فاطمہ بتول رضی اللہُ عنہا آپ کی زوجیت میں آئیں۔ اس مضمون میں آپ بارگاہِ رسالت سے مولا علی رضی اللہُ عنہ کو ملنے والی کچھ چیزوں کے بارے میں پڑھیں گے۔

**کبھی تلوار ذُوالفِقار عطا کی** ایک موقع پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو اپنی زِرہ پہنائی، اپنا عمامہ باندھا اور اپنی تلوار ذُوالفقار عطا فرمائی۔[1]

**کبھی جھنڈا عطا کیا** سن 3 ہجری ماہِ شوال جنگِ اُحد میں مہاجرین کا جھنڈا حضرت مُصْعب بن عمیر رضی اللہُ عنہ کے پاس تھا اُن کی شہادت کے بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے حوالے کر دیا۔[2] ایک قول کے مطابق غزوۂ بدر میں بھی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مہاجرین کا جھنڈا مولا علی رضی اللہُ عنہ کو دیا تھا۔[3] غزوۂ خیبر میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی صحابہ کو خیبر کا قلعہ فتح کرنے کے لئے بھیجا مگر کوشش کے باوجود قلعہ فتح نہ ہو پایا، آخر کار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ سے قلعہ فتح کروائے گا، حضرت مولا علی رضی اللہُ عنہ اس وقت آشوبِ چشم کے مرض میں مبتلا تھے پھر (اگلے دن) رسولِ کریم نے آپ کو بلوایا اور آپ کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا پھر جھنڈے کو تین مرتبہ ہلایا اور آپ کو عطا کیا، پھر تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ ہوا اور خیبر کا قلعہ آپ کے ہاتھ پر فتح ہو گیا۔[4] ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہُ عنہ کو نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب بھی جنگ پر روانہ فرمایا تو لشکرِ اسلام کا جھنڈا آپ کو عطا فرمایا۔[5]

**کبھی نعلین ٹھیک کرنے کے لئے دی** ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعلینِ مبارکہ کا تسمہ ٹوٹ گیا، حضرت علی رضی اللہُ عنہ اس وقت اپنے گھر میں تھے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی نعلینِ مبارک آپ کو دی تا کہ وہ نعلینِ مبارکہ کا تسمہ ٹھیک کر دیں۔[6] ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ قریش! تم (ناپسندیدہ کاموں سے) ضرور باز آجاؤ گے یا پھر اللہ تم پر ایسا شخص بھیجے گا جو دین کی وجہ سے تمہاری گردنوں کو مارے گا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یَارسولَ اللہ! کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں! حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یَارسولَ اللہ! کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں! بلکہ وہ نعلین گانٹھنے والا ہے، اس وقت نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی نعلِ مبارک مولا علی رضیَ اللہ عنہ کو دی ہوئی تھی اور مولا علی نعلِ مبارک گانٹھ رہے تھے۔[7]

**کبھی غلام تحفہ میں دیا** ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

نے حضرت بی بی فاطمہ اور مولا علی رضی اللہ عنہما کو ایک غلام تحفے میں دیا اور فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔[8]

**کبھی نیزہ عطا کیا** نجاشی بادشاہ نے بارگاہِ رسالت میں تین نیزے (یا عصا) بھیجے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک اپنے لئے رکھ لیا جبکہ دوسرا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اور تیسرا حضرت مولا علی رضیَ اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔[9]

**کبھی کنگھی عطا فرمائی** بارگاہِ رسالت میں ایک مرتبہ دو کنگھیاں پیش کی گئیں تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان میں سے ایک حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسری کنگھی مولا علی رضی اللہ عنہ کو دی۔[10]

**کبھی یاقوت کندہ کرنے کے لئے دیا** ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو یاقوت کا ایک ٹکڑا دیا اور اس پر "لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ" نقش کروانے کا حکم دیا آپ نے ایسا ہی کیا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یاقوت دیکھ کر پوچھا: تم نے الفاظ "محمد رسولُ اللہ" کو مزید کیوں بڑھایا؟ آپ نے عرض کی: آپ نے جس بات کا حکم دیا تھا میں نے وہی کیا ہے، اتنے میں جبرائیل علیہ السّلام حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: بے شک! اللہ کریم آپ سے ارشاد فرماتا ہے: آپ ہم سے محبت کرتے ہیں لہٰذا (اس یاقوت پر) ہمارا نام لکھوایا اور ہم بھی آپ سے محبت کرتے ہیں لہٰذا ہم نے آپ کا نام لکھ دیا۔[11]

**کبھی لوگوں کی امانتیں رکھوائیں** ہجرت سے پہلے مکہ کے لوگ اپنی امانتیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رکھوایا کرتے تھے، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تو وہ امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سپرد کر دیں کہ وہ مکہ میں ٹھہر کر لوگوں کی امانتیں ان تک پہنچادیں پھر ہجرت کرکے مدینے پہنچ جائیں، آپ نے ایسا ہی کیا۔[12]

**کبھی درہم عطا کئے** ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس دس درہم تھے، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چار درہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے (اور فرمایا: میرے لئے قمیص خرید لاؤ) آپ رضی اللہ عنہ چار درہم کی قمیص خرید لائے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ! میرے پاس کوئی قمیص نہیں ہے، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ قمیص اسے عطا کر دی، پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ چار درہم عطا فرمائے تو انہوں نے نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ایک اور قمیص خرید لی۔[13]

**کبھی دیت ادا کرنے کے لئے رقم دی** ایک موقع پر کسی مسلمان سپہ سالار کی غلط فہمی کی بنا پر بنی جَذِیمَہ کے کچھ مسلمان شہید ہو گئے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رقم سپرد کی اور فرمایا: جو نقصان ہوا ہے، تم اس کی دیت ادا کر دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ رقم لے کر بنی جَذِیمہ پہنچے اور رقم انہیں دی لیکن پورا حق ادا نہ ہو پایا، آپ نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت میں بھیج کر مزید رقم منگوائی تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید رقم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھجوا دی۔[14]

**وفات و وصیت** سن 40 ہجری 17 رمضان کو ابنِ مُلْجِم خارجی نے کوفہ میں آپ پر قاتلانہ حملہ کیا، زہر میں بجھی ہوئی تلوار کا وار آپ کے دماغ تک پہنچ گیا، آپ کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچی ہوئی خوشبو موجود تھی ایک وصیت یہ کی کہ مجھے (رسولِ کریم کی) وہی خوشبو لگا کر دفن کیا جائے۔ تین رات کے بعد (21 رمضان کو) آپ نے شہادت پائی۔[15]

بعدِ خُلفائے ثَلاثہ سب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ ملا مولیٰ علی مشکلکُشا[16]

---

(1) سیرت حلبیہ، 2/427 (2) تاریخ ابن عساکر، 42/74 (3) زرقانی علی المواہب، 2/261 (4) مسند احمد، 1/708، حدیث: 3062- سیرت ابن ہشام، ص440 (5) معجم کبیر، 3/79، حدیث: 2720 (6) فضائل الصحابہ، ص637، حدیث: 1083 (7) ترمذی، 5/399، حدیث: 3735- مصنف ابن ابی شیبہ، 17/104، حدیث: 32744 ملخصاً (8) مسند ابی یعلیٰ، 3/202، حدیث: 3370 (9) معجم کبیر، 6/41، حدیث: 5454 (10) احکام القرآن لابن العربی، 3/538 (11) تحفۃ المنہاج لابن حجر ہیتمی، 1/124 (12) تہذیب الاسماء واللغات، 1/345 (13) تاریخ ابن عساکر، 4/89 (14) مغازی للواقدی، 3/882 ملخصاً (15) تہذیب الاسماء واللغات، 1/349- مرقاۃ المفاتیح، 1/271، تحت الحدیث: 85 (16) وسائلِ بخشش، ص522۔

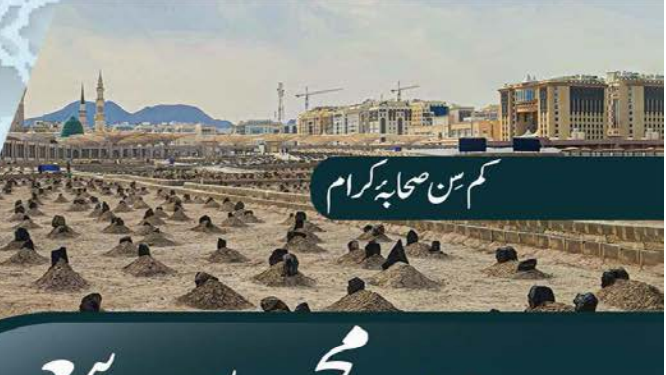

کم سِن صحابۂ کرام

# حضرت محمود بن رَبیع اور حضرت عُمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جن خوش نصیب بچوں نے حاضری دی اُن میں حضرت محمود بن رَبیع اور حضرت عُمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں، آیئے! ان کے بچپن کی مختصر سیرت پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبتِ صحابۂ کرام سے روشن کرتے ہیں:

## حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 6ہجری میں مدینۂ منورہ میں ہوئی، آپ جمیلہ بنتِ ابی صَعْصَعہ کے بیٹے ہیں اور انصاری خزرجی ہیں۔(1)

**روایتِ حدیث:** آپ سے حدیث شریف بھی مروی ہے۔

**بچپن کا یادگار واقعہ:** آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے جب میں پانچ سال کا تھا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے گھر کے کنویں سے ایک ڈول پانی لیا اور میرے چہرے پر (بطورِ مزاح کے) پانی سے کلی فرمائی۔(2)

مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوا کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ خوش طبعی مَسنون ہے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ حُضورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لُعاب مبارک اور پَس خُوردَہ سے برکت حاصل کرنا بھی مَسنون ہے۔(3)

**وصال:** حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ تقریباً 5 سال کے تھے۔(4) آپ رضی اللہ عنہ نے 93 سال کی عمر میں 99ھ میں مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔(5)

## حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما

آپ حضرت ابو سلمہ عبدُ اللہ اور حضرت اُمِّ سلمہ ہند رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں، آپ 2ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد صاحب کے وصال فرمانے کے بعد رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کی والدہ حضرت اُمِّ سلمہ سے نکاح فرمایا تو آپ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پرورش میں آگئے تھے۔(6)

**تعدادِ روایات:** آپ رضی اللہ عنہ سے 12 احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔(7)

**پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ یادگار کھانا:** ایک روایت میں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پرورش میں تھا، میرا ہاتھ (کھانا کھاتے ہوئے) پیالے میں اِدھر اُدھر گھومتا تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لو (یعنی بِسمِ اللہ پڑھو)، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اس کے بعد سے میں ہمیشہ اسی طریقے سے کھانا کھاتا رہا۔(8)

**وصال:** حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہ عنہ 9 سال کے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے 83ھ میں مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔(9)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تہذیب التہذیب، 8/76- تاریخ ابن عساکر، 57/110 (2) بخاری، 1/45، حدیث: 77- زرقانی علی المواھب، 6/75 (3) نزہۃ القاری، 1/429 (4) معجم کبیر، 18/32 (5) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/36 (6) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/245 (7) تہذیب الاسماء واللغات، 2/335 (8) بخاری، 3/521، حدیث: 5376 (9) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/246۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

# امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ اور فکرِ نماز

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کا ایک نمایاں وصف "نماز کی ادائیگی کی فکر" بھی ہے۔ اس حوالے سے آپ کی کتابِ زندگی بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں سُن کر انسان دنگ رہ جاتا ہے کہ نماز کی ادائیگی کی فکر اس طرح بھی کی جاسکتی ہے، مثلاً ❁ بہت پہلے حیدرآباد پھر کچھ سالوں بعد کراچی میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا آپریشن ہوا تو وقت وہ طے کیا گیا کہ آپریشن کی وجہ سے کسی نماز کی ادائیگی میں خلل نہ آئے ❁ جلوسِ میلاد میں مختلف انداز سے شرکت کئی دہائیوں سے آپ کا معمول ہے لیکن اس میں بھی یہی فکر دامن گیر رہتی ہے کہ کونسی نماز کہاں ادا کرنے کا موقع مل سکے گا؟ ایک سال تو آپ جان ہتھیلی پر رکھ کر بکتر بند گاڑی میں بیٹھ کر شریک ہوئے اور جب جلوس سے واپس اپنی قیام گاہ آرہے تھے تو عصر کا وقت بہت کم رہ گیا تھا ان حالات میں بھی آپ نے راستے میں اپنا قافلہ رُکوا کر باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت پائی ❁ پہلی مرتبہ ہوائی جہاز کا سفر کیا تو دورانِ پرواز نماز کا وقت آگیا، آپ نے عملے کے ایک رُکن کے دل آزار جاہلانہ انداز اور اصرار کے باوجود صبر کیا اور شرعی احکام کے مطابق نماز ادا کرکے ہی دَم لیا۔ سفر کوئی بھی ہو اس کے شیڈول میں نمازوں کی ادائیگی کا معاملہ سرفہرست ہوتا ہے ❁ ایک مرتبہ بیرونِ ملک قیام گاہ کی طرف سفر کے وقت راستہ موسمی حالات کی وجہ سے کلیر (Clear) نہ تھا اور طبی مسائل کی وجہ سے راستے میں استنجا اور وضو کی عملاً گنجائش نہ تھی، آپ کو ایک ہی فکر تھی اور وہ تھی نماز کی ادائیگی کی، بہر حال آپ نے ایک وظیفہ پڑھنا شروع کردیا جس کی برکت سے گاڑی نے جلدی سفر طے کرلیا اور آپ نے قیام گاہ پہنچ کر وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے نماز ادا کرلی۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے حج کے سفروں کے یہ واقعات بھی تاریخ کا حصہ ہیں کہ ❁ ایک سفرِ حج میں منٰی میں قربانیاں کرتے ہوئے آپ کے کپڑے خون آلود ہوئے، قافلے والوں سے آپ بچھڑ چکے تھے لیکن آپ نے خوب کوشش کرکے کسی طرح پاک احرام حاصل کرلیا اور نماز کا فرض ادا کرکے سکون پایا ❁ اسی طرح منٰی میں آگ لگی تو لوگ جان مال بچانے کی فکر میں اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے لیکن آپ پر ادائے نماز کی فکر غالب تھی ❁ طوافُ الزّیارہ کے بعد منٰی میں قیام کے دوران جب اندیشہ ہوا کہ فجر میں کوئی جگانے والا نہیں ہوگا تو شدید تھکاوٹ کے باوجود رات بیٹھ کر گزار دی۔ ویسے بھی

*استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

آپ نماز کے معاملے میں اتنے حساس ہیں کہ کئی کئی الارم لگا کر سوتے ہیں کہ اگر ایک نہ بجا تو دوسرا بج جائے گا اور آنکھ کھل جائے گی پھر چاہے بغیر الارم کے ہی آنکھ کھل جائے ❁ طوافِ رخصت کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت اور آپ کا رفیقِ سفر اور کچھ دیگر حجاج مدینہ شریف جانے کے لئے بکریاں اُٹھانے والے ایک ٹرک میں سوار ہوئے تو آپ نے ڈرائیور سے ایڈوانس میں ہی نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے ٹرک روکنے کی بات کرلی اور جب دورانِ سفر نماز کا وقت ہوگیا تو ڈرائیور کو آگاہ کرکے ٹرک رکوایا اور دیگر مسافروں کے ہمراہ نمازِ فجر وقت کے اندر اندر ادا کرنے کی سعادت پائی ❁ طویل عرصہ گزرا کہ مدینے شریف میں مقامی پولیس (شُرطوں) نے غلط فہمی کی بنا پر آپ کو ایک کوٹھڑی میں بند کرنا چاہا لیکن اس وقت بھی آپ کو طہارت، وُضو اور نمازِ فجر کی ادائیگی کی فکر دامن گیر تھی، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بے کسی میں آپ کے منہ سے میمنی زبان کے یہ لفظ نکلے "یارسولَ اللہ! کِڈا پھسائی ویو یعنی یارسولَ اللہ کہاں پھنس گیا!" یہ سُن کر پولیس والے کی ہنسی نکل گئی اور اس نے آپ کو چھوڑ دیا۔

## جب ڈرائیور نے نماز کے لئے بس نہ روکی

1980ء کے سفرِ مدینہ کی آخری رات میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ مدینۂ پاک سے جدّہ شریف کی طرف بذریعہ بس روانہ ہوئے۔ جدّہ شریف سے کچھ ہی فاصلے پر نظر آسمان پر پڑی تو محسوس ہوا کہ فجر کا وقت شروع ہوگیا ہے۔ ہجرِ مدینہ کا صدمہ اپنی جگہ تھا اور فرض نماز کا جذبہ بھی سلامت تھا، آپ اُٹھے اور "نماز کا وقت ہوگیا ہے!"، "نماز کا وقت ہوگیا ہے!" کی صدا لگانا شروع کی۔ نمازِ فجر کے لئے لگائی گئی صداؤں پر کسی نے خاطر خواہ تعاون نہ کیا، آپ ڈرائیور کے پاس پہنچے اور کہا: نمازِ فجر کا وقت ہوگیا ہے گاڑی روک دیں، مگر اس نے سُنی اَن سُنی کردی۔ آپ کا دل بہت اَفسُردہ ہوا اور اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد دوبارہ آسمان کی جانب دیکھا تو اُجالا بڑھ چکا تھا۔ ایک بار ہمّت کی اور حُجّاج سے بھری بس کو نماز پڑھنے کی دعوت دی مگر کسی نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ دوبارہ ڈرائیور کے پاس پہنچے کہ سورج نکلنے ہی والا ہے گاڑی روک دو مگر اس نے پھر کوئی لفٹ نہ کرائی۔ اب بے بسی کا عالَم تھا کہ نہ ڈرائیور گاڑی روکتا ہے اور نہ کوئی ساتھ بڑھ کر نماز کے لئے اترتا ہے۔ آپ کی کیفیت یہ تھی کہ روئیں تو رویا نہ جائے، تڑپیں تو تڑپا نہ جائے۔ سوچنے لگے کہ کیا یہیں بیٹھے بیٹھے میری فجر کی نماز قضا ہوجائے گی؟ سفرِ حج کی طرح اس موقع پر بھی ایمرجنسی میں وُضو کے لئے پانی کی بوتل آپ کے ساتھ تھی مگر بس میں وضو کیسے کیا جائے؟ خیر جیسے تیسے تیَمُّم کرکے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی نماز ادا کی، اس کے علاوہ اور کیا بھی کیا جاسکتا تھا؟ کچھ ہی دیر میں جدّہ شریف آگیا۔ جیسے ہی گاڑی رُکی، امیرِ اہلِ سنّت جلدی سے اُترے، اپنا سامان فٹ پاتھ پر ڈالا اور پانی کی بوتل نکال کر وضو کرکے نمازِ فجر ادا کی اور سلام پھیرتے ہی گھڑی سے دیکھ کر وقت نوٹ کرلیا۔ اُن دِنوں آج کی طرح نماز کے اوقات کی کوئی ایپ یا نیٹ سسٹم تو تھا نہیں، بعد میں جب کیلنڈر سے فجر کا وقت ملایا تو ظاہر ہوگیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ کی نمازِ فجر وقت میں ہی ادا ہوئی تھی۔ اس نعمت کی خوشی بھی دِیدنی یعنی (دیکھنے سے تعلق رکھتی) تھی۔ امیرِ اہلِ سنّت نمازِ فجر کی فکر میں جلدی جلدی گاڑی سے اتر تو گئے لیکن اُترنے کے بعد پتا چلا کہ بس کا اصل اسٹاپ تو ابھی دور تھا اور آپ اس سے پہلے ہی کسی دوسری جگہ اتر گئے تھے۔ اُس دور میں موبائل فون تو نہیں ہوتے تھے لیکن آپ کے پاس دوستوں کا نمبر تھا چنانچہ اس نمبر کے ذریعے کسی نہ کسی طرح ڈھونڈتے ہوئے اُن کے مکان تک پہنچ گئے اور پھر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ گئے۔

یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے، اللہ پاک ہمیں بھی نماز کی ادائیگی کا ایسا جذبہ نصیب کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مزار حضرت حافظ غلام محمد نقشبندی بھکری رحمۃُ اللہ علیہ

# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

رَمَضانُ المُبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 106 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضانُ المبارَک 1438ھ تا 1445ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

## صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 حضرت حارِثہ بن سُراقہ خَزرَجی انصاری رضی اللہُ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، یہ میدانِ بدر کے حوض سے پانی پی رہے تھے کہ ایک مشرک نے آپ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔ آپ اس غزوہ کے پہلے شہید ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی والدہ کو ان کے جنّتی ہونے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: اے اُمِّ حارثہ! ایک جنّت نہیں کئی جنّتیں ہیں اور حارثہ ان میں سے افضل جنت (الفردوس) میں ہے۔(1)

2 ذُوالشِّمالَین ابو محمد عُمیر بن عبد عَمرو خُزاعی رضی اللہُ عنہ دونوں ہاتھوں سے کام کرنے کی وجہ سے ذُوالشِّمالَین مشہور ہوئے۔ آپ مکۂ مکرمہ میں اسلام لائے اور مدینۂ منورہ ہجرت کی، اوّلاً آپ کا قیام حضرت سعد بن خُزیمہ کے یہاں ہوا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو حضرت یزید بن حارث انصاری رضی اللہُ عنہ کا (مواخاتی) بھائی بنا دیا۔ آپ کو اُسامہ جشمی نے غزوۂ بدر میں شہید کیا۔(2)

## اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام

3 حضرت سیّد یحییٰ زاہد حسنی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 17 شعبان 340ھ میں ہوئی اور 24 رمضان 420ھ کو وصال فرمایا آپ عالمِ دین اور ولیِّ کامل تھے۔(3)

4 مجذوبِ زمانہ حضرت شیخ عمادُ الدّین اشرف لکڑ رحمۃُ اللہ علیہ صاحبِ جذب کامل تھے۔ آپ کا وصال 19 رمضان 1290ھ کو کچھوچھہ مقدسہ، یوپی ہند میں ہوا۔ آپ کو محبوبِ یزدانی حضرت سیّد اشرف جہانگیر اشرفی سے ازراہِ اویسیہ ارادت حاصل تھی۔(4)

5 شیخِ طریقت حضرت مولانا خواجہ حافظ غلام محمد نقشبندی بھکری رحمۃُ اللہ علیہ عالمِ باعمل، خلیفۂ اوّل حضرت خواجہ عبدُ الرّسول قصوری ابنِ خواجہ غلام محی الدّین قصوری دائم الحضوری اور بانی قدیمی مرکزی عید گاہ جنوبی و مدرسہ حنفیہ غوثیہ انوارُ القراٰن بھکر ہیں۔ وصال 21 رمضان 1355ھ کو ہوا، مزار مذکور عید گاہ سے متصل ہے۔(5)

## علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

6 عظیم محدث امام حسن بن ربیع بَجَلی بورانی کوفی رحمۃُ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

اللہ علیہ کا وصال رمضان کی ابتدا میں 221ھ کو ہوا، آپ کے اساتذہ میں امام عبد اللہ بن مبارک اور شاگردوں میں امام بخاری اور امام ابراہیم رازی شامل ہیں۔[6]

7 امام سعید بن کثیر انصاری مصری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 146 یا 147ھ اور وفات رمضان 226ھ میں ہوئی۔ آپ تاریخ و نسب کے بہت بڑے عالم، حسنِ بیان اور ادب و فصاحت کی صفت سے مالا مال اور اپنی خوبیوں کی وجہ سے اہلِ علم کو متاثر و حیران کرنے والی شخصیت تھے۔[7]

8 شیخُ القراء حضرت ابو عبد اللہ محمد بن سعید مرادی مرسی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق یورپین ملک اسپین (Spain) کے شہر مرسیہ (Murcia) سے ہے، آپ کی ولادت 542ھ اور وفات جمعہ کی رات 21 رمضان 606ھ کو مرسیہ میں ہوئی، آپ بہترین قاری، راویِ حدیث، کثیرُ الفیض، استاذُ القراء اور جید عالمِ دین تھے۔[8]

9 علّامہ شیخ مصطفیٰ بن محمد صفوی قَلْعاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فاضل واستاذ جامعۃُ الازہر قاہرہ، مصر، علّامۂ زماں، فقیہِ شافعی، مؤرخِ مصر، شاعرِ عربی، ملنسار وخوش اخلاق اور مقبولِ خاص و عام تھے، آپ کی پیدائش ربیعُ الاوّل 1158ھ کو ہوئی۔ آپ نے 17 رمضان 1230ھ کو وصال فرمایا، نمازِ جنازہ جامعۃ الازہر میں ادا کی گئی، آپ کی تربت زاویہ شیخ سراجُ الدّین بلقینی میں ہے۔ اہم تصانیف میں شعری دیوان اِتحافُ النّاظِرِیْن فِیْ مَدْحِ سَیّدِ الْمُرْسَلِیْن اور صَفْوَۃُ الزَّمَان فِیْمَن تَوَلّٰی عَلٰی مِصْرَ مِنْ اَمِیْرٍ وَ سُلْطَان ہیں۔[9]

10 سلطانِ نعت حضرت مولانا سیّد کفایت علی کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ بجنور، یوپی، ہند کے سادات گھرانے سے تھے۔ آپ فارغ التحصیل عالمِ دین، نعت گو شاعر، مجاہدِ جنگ آزادی 1857ء اور آٹھ کتب کے مصنف ہیں۔ بہارِ خلد منظوم ترجمہ شمائلِ ترمذی اور دیوانِ کافی یادگار ہیں۔ آپ نے 22 رمضان 1274ھ کو جامِ شہادت نوش کیا، تدفین عقب جیل مراد آباد، یوپی ہند میں کی گئی، 30 سال کے بعد تعمیر سڑک کے لئے زمین کھودنے پر قبر کھل گئی، جسم بالکل سلامت تھا۔[10]

11 سراجُ اللہ فی البلدِ الحرام شیخ عبدُ الرحمٰن سراج حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مکۂ مکرمہ میں 1249ھ میں ہوئی اور وصال مصر میں 4 رمضان 1314ھ میں ہوا۔ قرافہ قبرستان نزد مزارِ امام شافعی مدفون ہیں۔ آپ حافظ و مفسرِ قراٰن، محدثِ زماں، داعیِ اسلام، ماہرِ فقہِ حنفی، مدرس مسجدُ الحرام، ادیب و شاعر اور مفتیِ مکۂ مکرمہ تھے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے 1295ھ میں پہلے حج کے موقع پر ان سے سند لی جو 23 واسطوں سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مل جاتی ہے۔[11]

12 حضرت مولانا محرم علی چشتی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش لاہور کے ایک علمی وروحانی چشتی خاندان میں 1280ھ کو ہوئی اور آپ نے یکم رمضان 1353ھ مطابق 8 دسمبر 1934ء کو وفات پائی، لاہور میں دفن کئے گئے۔ آپ دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ، عربی، فارسی، اُردو اور انگریزی سے واقف، ماہرِ قانون، صاحبِ دیوان شاعر، انجمن نعمانیہ لاہور کے بانی رکن، ذہین و فطین، ہمدردِ قوم و ملت، محب و مستفتیِ اعلیٰ حضرت تھے۔[12]

---

(1) دیکھئے: طبقاتِ ابن سعد، 3/387- بخاری، 3/12، حدیث: 3982- عمدۃ القاری، 12/31، تحت الحدیث: 3982 (2) دیکھئے: طبقاتِ ابن سعد، 3/124، 125- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/52 (3) اتحاف الاکابر، ص160- تذکرۂ مشائخِ قادریہ، ص55 (4) حیات مخدوم الاولیاء، ص68، 69- صحائف اشرفی، 1/264 (5) تفصیل از کتبہ مزار (6) التاریخ الکبیر للبخاری، 2/277- تہذیب الکمال، 2/554، 555- تہذیب التہذیب، 2/258- کتاب الثقات لابن حبان، 5/111، 112- طبقات ابن سعد، 6/374 (7) التعدیل والتجریح، 3/1079، 1080- تذکرۃ الحفاظ، 2/13- سیر اعلام النبلاء، 9/241، 242 (8) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 2/129- الموسوعۃ المیسرۃ فی تراجم ائمۃ التفسیر...الخ، 3/2098، رقم: 2930 (9) صفوۃ الزمان فیمن تولی علی مصر من امیر و سلطان، ص26 تا 30- تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار، 3/498 (10) تذکرہ علمائے اہل سنت، ص219 وغیرہ (11) مختصر نشر النور، ص243- ماخوذ از الاجازات المتینۃ، ص5، 6- فیض الملک المتعالی، ص766، 2058، https://www.alhejaz.org/torath/079001.htm (12) امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص35 تا 53- تجلیات مہر انور، ص817- فتاویٰ رضویہ، 29/591 تا 611- صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص102، 194۔

# کھجور

مولانا احمد رضا عطاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جن غذاؤں کو تناول فرمانے کا شرف بخشا ان میں سے ایک "کھجور" بھی ہے۔ کھجور کا شمار نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوب ترین غذاؤں میں ہوتا ہے۔

کھجور کے درخت کی اونچائی چالیس سے پچاس فٹ تک ہوتی ہے اور اس میں دو سے چھ فٹ کی لمبی ڈالیاں لگتی ہیں، اس کا پھل (کھجور) جب کچا ہو تو رنگ میں ہرا، لمبائی میں ایک انچ تک ہوتا ہے اور پھر پک جانے کے بعد لال / پیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ (1)

## کھجور کا مزاج

کھجور کا مزاج دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں خشک ہوتا ہے۔ (2)

## قراٰنِ پاک میں کھجور کا ذکر

قراٰنِ پاک میں کئی مقامات پر کھجور کے درخت، باغ اور کھجور کا ذکر آیا ہے، آیئے! چند مقامات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ قراٰنِ کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

1 ﴿ اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں بہتی ہوں۔ (3)

2 ﴿ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ النَّخِیْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ(۱۱) ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے۔ (4)

3 ﴿ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا٘(۲۵) ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا۔ (5)

اس آیت میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ جس سوکھے تنے کے نیچے بیٹھی ہیں اسے اپنی طرف حرکت دیں تو اس سے آپ پر عمدہ اور تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔ معلوم ہوا کہ حمل کی حالت میں عورت کے لئے کھجور کھانا فائدہ مند ہے۔ کھجور میں آئرن بہت ہوتا ہے جو بچے کی صحت و تندرستی میں بہت معاون ہوتا ہے، البتہ اس حالت میں کھجوریں اپنی طبعی حالت کو پیشِ نظر رکھ کر ہی کم یا زیادہ کھائی جائیں۔ (6)

## کھجور سے متعلق احادیث

1 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک رات خواب دیکھا گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں، پس ہمارے آگے تر کھجوریں لائی گئیں، جس کو ابن طاب کی کھجور کا نام دیا جاتا ہے۔ میں نے اس (خواب) کی تعبیر یہ کی ہے کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہو گا، آخرت میں نیک انجام ہو گا اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔ (7)

2 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہو ان کو تازہ کھجوریں کھلاؤ اور اگر تازہ کھجوریں میسر نہ ہو تو خشک کھجوریں کھلاؤ۔ (8)

3 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے میرے ہاتھ کھجوروں کا ایک ٹوکرا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مجھے (گھر میں) نہ ملے۔ آپ قریب ہی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔ اس نے آپ کو دعوت دی تھی اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے کھانا تیار کیا تھا۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو آپ کھانا تناول فرمارہے تھے۔ آپ نے مجھے اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی۔ ان صاحب نے کدو اور گوشت ڈال کر ثرید بنار کھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کدو اچھا لگتا ہے تو میں کدو کے ٹکڑے (برتن کے اطراف میں سے) جمع کر کے آپ کے قریب کرنے لگا۔ جب ہم لوگوں نے کھانا کھالیا تو آپ واپس گھر تشریف لے گئے۔ میں نے (کھجوروں کا) ٹوکرا آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے کھجوریں کھانا اور تقسیم کرنا شروع کر دیں حتّٰی کہ ختم کر کے فارغ ہو گئے۔[9]

4 حضرت عِکراش بن ذُوَیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک تھالی لائی گئی جس میں بہت سا ثرید اور روغن تھا، ہم سب اس میں سے کھانے لگے، میں اپنا ہاتھ پیالے میں ہر طرف پھیر رہا تھا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ، اس لئے کہ یہ پورا ایک ہی کھانا ہے، پھر ایک طبق لایا گیا جس میں مختلف اقسام کی تازہ کھجوریں تھیں تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہاتھ طبق (تھال) میں چاروں طرف گھومنے لگا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عکراش! جہاں سے جی چاہے کھاؤ، اس لئے کہ اس میں کئی طرح کی کھجوریں ہیں۔[10]

5 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ لوگ بھوکے ہیں، اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ لوگ بھوکے ہیں، آپ نے یہ کلمات دو یا تین بار ارشاد فرمائے۔[11]

6 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائیں، ان میں سے ایک کھجور سخت تھی۔[12]

7 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز سے پہلے چند تر کھجوروں پر روزہ افطار کرتے تھے۔ اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چھواروں پر اور اگر چھوارے بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرمالیتے تھے۔[13]

اس حدیثِ پاک سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ روزہ دار افطار نماز سے پہلے کرے، نمازِ مغرب کے بعد افطار کرنا جائز مگر سنت کے خلاف ہے۔ دوسرا یہ کہ چند کھجوریں افطار کے وقت کھانا مسنون ہے تین یا پانچ۔ ❁ ہاں اگر کچھ موجود نہ ہو تو بعدِ نماز افطار کرلے۔ ❁ اس ترتیب سے پتہ لگا کہ تر کھجور پر روزہ افطار کرنا بہت اچھا ہے، پھر اگر یہ نہ ملیں تو خشک چھواروں پر افطار کرنا، ہمارے رمضان شریف میں کثرت سے بازار میں کھجوریں آجاتی ہیں اور عام طور پر لوگ خریدتے ہیں، مسجدوں میں بھیجتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ ❁ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹی، چاول یا کسی پُرتکلّف چیز پر روزہ افطار نہ فرماتے تھے۔[14]

## کھجور کے فوائد

کھجور ایک غذائیت سے بھرپور غذا ہے جس کے بے شمار طبی فوائد بھی ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ فوائد ملاحظہ کیجئے: ◉ معدے اور جگر کو قوت دیتی ہے ◉ کھانے کو ہضم کرتی ہے ◉ بدن کو موٹا کرتی ہے ◉ خون پیدا کرتی ہے۔[15] ◉ بلغم کو ختم کرتی ہے۔ ◉ امام ذَہبی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حاملہ کو کھجوریں کھلانے سے اِنْ شَآءَ اللہ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت، بُردبار اور نرم مزاج ہوگا۔[16]

نوٹ: تمام غذائیں اور دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

---

(1) خزائن الادویہ، 3/415 (2) خزائن الادویہ، 3/415 (3) پ3، البقرۃ:266 (4) پ14، النحل:11 (5) پ16، مریم:25 (6) صراط الجنان، 6/89 (7) مسلم، ص960، حدیث:5932 (8) جامع صغیر، ص88، حدیث:1432 (9) ابن ماجہ، 4/28، حدیث:3303 (10) ابن ماجہ، 4/15، حدیث:3274 (11) مسلم، ص871، حدیث:5337 (12) بخاری، 3/538، حدیث:5441 (13) ابوداؤد، 2/447، حدیث:2356 (14) مراٰۃ المناجیح، 3/155 (15) خزائن الادویہ، 3/415 (16) مدنی پنج سورہ، ص356۔

# فضائلِ مکہ

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطاری مَدَنی*

مکۃُ المکرمہ کو اسلامی تاریخ میں اور دنیا کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس شہرِ مبارک کا ذکرِ خیر قراٰن و حدیث اور کتبِ سابقہ میں موجود ہے۔ مکۃ المکرمہ کے ذکرِ خیر کو اس کی مذہبی، تاریخی، جغرافیائی اہمیت اور بالخصوص رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نسبت کے پیشِ نظر درج ذیل اہم نکات میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1. فضائلِ مکہ قراٰنِ کریم کی روشنی میں
2. فضائلِ مکہ احادیث کی روشنی میں
3. مکۂ مکرمہ کا تعارف، تاریخ اور نام
4. مکۂ مکرمہ کا جغرافیہ اور اس کی اہمیت
5. مکۂ مکرمہ میں دعائے ابراہیمی کے اثرات مع مکہ مکرمہ کیسے آباد ہوا؟
6. مکۂ مکرمہ اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد
7. مکۂ مکرمہ کے خصائص
8. مکۂ میں دعا قبول ہونے کے مقامات
9. مکۂ مکرمہ کے اہم تاریخی واقعات
10. تاریخ خانۂ کعبہ
11. مکۂ مکرمہ کے اہم مقامات
12. مکۂ کی جلیلُ القدر ہستیاں
13. مکۂ مکرمہ میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یادیں

## فضائلِ مکہ قراٰنِ کریم کی روشنی میں

شہرِ مکہ کی عظمت و تقدس اور برتری کا اعلان قراٰن و حدیث میں جگہ جگہ مختلف عنوانات اور مختلف پہلوؤں سے کیا گیا ہے۔ چند آیات کی روشنی میں فضائلِ مکہ ملاحظہ فرمائیے۔

1. مکۂ مکرمہ برکت اور امن کی جگہ ہے، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ(۹۶)فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔(1)

ایک جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا۔(2)

ایک جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے۔(3)

ایک جگہ فرمایا: ﴿اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(۵۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ہم نے اُنہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔(4)

2. مکۂ مکرمہ کی فضیلت اور عظمت کے کیا کہنے! اللہ پاک نے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

قراٰن میں اس شہر کی قسم یاد فرمائی۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔(5)

3 یہ مکۂ مکرمہ کی عظمت و فضیلت ہی ہے کہ اللہ پاک نے اپنے جلیل القدر نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اس کی صفائی ستھرائی کا حکم دیا۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْــٴًـا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۲۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لیے۔(6)

4 شہرِ مکہ حرمت والا ہے، قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے۔(7)

ان آیات کے علاوہ بھی متعدد مقامات پر شہرِ مکہ اور کعبۃُ اللہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ احادیثِ مبارکہ بھی اس مقدّس سرزمین کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ اپنے دِلوں میں مکۂ مکرمہ کی عظمت بیدار کرنے کے لئے 5 احادیث ملاحظہ کیجئے:

### فضائلِ مکہ احادیث کی روشنی میں

1 اللہ پاک نے مکے اور مدینے کو کیسی کیسی خصوصیات سے نوازا ہے کہ دجّال جو قُربِ قیامت ساری زمین میں فتنہ پھیلانے کے لئے گھومے گا لیکن وہ اپنے ناپاک قدم مکّے شریف اور مدینے شریف میں نہیں رکھ سکے گا، یقیناً یہ مکۂ پاک اور مدینۂ پاک کی عظمت کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جسے عنقریب دَجّال روندتا ہوا نہ جائے، جبکہ ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے صفیں باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے، لہٰذا وہ ایک دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا پھر شہرِ مدینہ 3 مرتبہ لرزے گا تو اللہ پاک کفر و نفاق میں مبتلا ہر شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔(8)

2 شہرِ مکہ وہ شہر ہے جس کو آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ چنانچہ جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہجرت فرمائی تو حَزْوَرَہ کے مقام پر کھڑے ہو کر کعبۂ معظمہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو اللہ کے شہروں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور تو اللہ کے نزدیک تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے اور تو روئے زمین پر سب سے زیادہ خیر والا اور اللہ کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر تیرے رہنے والے (کفارِ مکہ کے ظلم و ستم) مجھے جانے پر مجبور نہ کرتے تو میں کبھی نہ جاتا۔(9)

3 مکہ ہی کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہ اللہ پاک کا محبوب ترین شہر ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے خیر والا اور اللہ کو محبوب ترین شہر مکۂ مکرمہ ہے۔(10)

4 مکہ ہی وہ شہر ہے جس میں موجود ”مسجدِ حرام“ میں نماز پڑھنے کی سب سے زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔(11)

5 یہ مکۂ پاک کی عظمت ہے کہ اللہ پاک نے جب آسمان و زمین پیدا فرمائے تو اسی دن سے اس کو حرمت و عظمت عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ صَفِیَّہ بِنْتِ شیبہ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فتحِ مکّہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اس شہر کو اُسی دن سے اللہ نے حرم بنا دیا ہے جس دن آسمان و زمین پیدا کئے لہٰذا یہ قیامت تک حُرمت والا ہے۔(12)

اللہ پاک ہمیں مکۂ پاک اور مدینۂ پاک کی سچی محبت نصیب فرمائے اور بار بار حجِ بیتُ اللہ کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) پ4، اٰلِ عمرٰن:96 (2) پ1، البقرۃ:125 (3) پ1، البقرۃ:126 (4) پ20، القصص:57 (5) پ30، البلد:1، 2 (6) پ17، الحج:26 (7) پ20، النمل:91 (8) بخاری، 1/619، حدیث: 1881 (9) ترمذی، 5/486، حدیث: 3951، فضائل مکہ للحسن بصری، 1/18 (10) فضائل مکہ للحسن بصری، 1/19 (11) مسند احمد، 5/108، حدیث:14700 (12) ابن ماجہ، 3/519، حدیث:3109۔

# نئے لکھاری
(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

## کفار کے اعمال اور قراٰنی مثالیں

عبد الحنان
(درجۂ سادسہ، جامعۃُ المدینہ کنزالایمان رائیونڈ)

قراٰنِ مجید میں کفار کے اعمال اور ان کے انجام کا بار بار ذکر کیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں کو نصیحت اور سبق حاصل ہو، اللہ پاک نے کفار کے اعمال کو مختلف مثالوں کے ذریعے واضح کیا ہے تاکہ ان کے بُرے اثرات کو سمجھا جاسکے۔ کفار کے اعمال کو بعض اوقات بیکار، بے وزن اور عذاب کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ ذیل میں قراٰنِ کریم میں بیان کردہ کفار کے اعمال کی کچھ مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

**1 راکھ کی مثال (اعمال کی بربادی)** اللہ پاک نے کفار کے اعمال کو اس راکھ سے تشبیہ دی جو تیز ہوا کے دن اُڑادی جائے، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کفار کے اعمال آخرت میں بے فائدہ اور ضائع ہوجائیں گے: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ(۱۸)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا یہی ہے دُور کی گمراہی۔ (پ13، ابراھیم:18)

اس آیت میں کفار کے اعمال کو تیز ہوا کے دن میں اڑائی جانے والی راکھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح راکھ ہوا کے جھونکوں کے ساتھ بکھر جاتی ہے، اسی طرح کفار کے اعمال بھی آخرت میں ضائع ہوجائیں گے اور ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

**2 سراب کی مثال (دھوکا)** اللہ پاک نے کفار کے اعمال کو ایک ایسے سراب سے تشبیہ دی ہے جو پیاسے کو پانی کی طرح دکھائی دیتا ہے، لیکن جب وہ اس کے قریب جاتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں ملتا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءًؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْــٴًـا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ(۳۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب اُس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اُس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کرلیتا

ہے۔(پ18، النور:39)

کفار کے اعمال کو سراب سے تشبیہ دی گئی ہے، جو پانی کی طرح نظر آتا ہے، لیکن حقیقت میں وہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس آیت میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کفار دنیا میں اپنے اعمال کو اچھا سمجھتے ہیں، لیکن آخرت میں انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

**3 بہتے پانی کی سطح پر جھاگ (باطل)** باطل کی مثال اس جھاگ سے دی گئی جو پانی کی سطح پر ظاہر ہوتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًاؕ وَ مِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءًۚ وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی گنجائش کی بقدر بہہ نکلے تو پانی کی رَو اُس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھالائی اور زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کیلئے جس پر وہ آگ دہکاتے ہیں اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے تو جھاگ تو ضائع ہو جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے۔ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے۔(پ13، الرعد:17)

اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پیتل وغیرہ پگھلی ہوئی معدنیات کی مائع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہو جاتا ہے ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اُونچا ہو جائے لیکن انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔

(صراط الجنان، 5/101)

**4 بیکار کھیتی (ضائع شدہ اعمال)** کفار کے خرچ اور دکھاوے کے لئے کئے گئے خرچ کی مثال قراٰنِ پاک میں یوں بیان کی گئی: ﴿مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی کھیتی کو جا پہنچے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ ہوا اس کھیتی کو ہلاک کر دے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔(پ4، اٰل عمرٰن:117)

اس آیت میں کافر کے خرچ اور ریاکاری کے طور پر خرچ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی گئی کہ ان کے خرچ کو ان کا کفر یا ریاکاری ایسے تباہ کر دیتی ہے جیسے برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ یہ معاملہ کوئی ظلم و زیادتی نہیں بلکہ یہ ان کے کفر یا نفاق یا ریاکاری کا انجام ہے تو یہ خود اِن کا اپنی جانوں پر ظلم ہے۔(صراط الجنان، 2/40)

**5 اندھیروں کی مثال (گمراہی)** کفار کی حالت کو قراٰن میں گہرے سمندر کی تاریکیوں سے تشبیہ دی گئی ہے، جہاں روشنی کی کوئی کرن نہیں پہنچتی، جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَاؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: یا جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں اس کے اوپر موج، موج کے اوپر

اَور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیے کہیں نور نہیں۔ (پ18، النور:40)

یہ مثال کفار کے دلوں، ان کی گمراہی اور جہالت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جیسے گہرے سمندر میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور انسان اپنی ہی انگلی کو نہیں دیکھ سکتا، اسی طرح کفار کے دل بھی اندھیروں میں ڈوبے ہوتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں ایمان پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور قراٰنِ پاک پڑھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لفظ "اُمُرُکُم" سے تربیت فرمانا

محمد موئید علی عطّاری
(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ ٹاؤن شپ لاہور)

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس دنیا کے لئے سراپا رحمت ہے اور حضور علیہ السّلام کا ہر فرمان حکمت و بصیرت کا مظہر ہے۔ کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی امت کی اصلاح، تربیت اور راہنمائی کے لئے ایسے الفاظ کا انتخاب فرمایا جو نہایت جامع، بلیغ اور دل میں اتر جانے والے ہوتے ہیں۔

لفظ "اُمُرُکُم" کے ذریعے آپ نے اپنے فرامین میں نہ صرف حکم دیا بلکہ محبت، شفقت اور اخلاص کا پہلو بھی نمایاں فرمایا۔ یہ لفظ امت کو ان کے اعمال اور ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ تھا، جس کے ذریعے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دین کی اساس کو مضبوط کیا اور امت کے اخلاق و کردار کو سنوارا۔

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین ایسے اصول و ضوابط پر مشتمل ہیں جو نہ صرف انفرادی اصلاح کے لئے ہیں بلکہ ایک اجتماعی نظام کی تشکیل کے لئے بھی سنگِ میل ہیں۔

آیئے! چند ایسے فرامینِ مصطفےٰ پڑھئے جن میں حضور علیہ السّلام نے لفظ "اُمُرُکُم" کے ذریعے تربیت فرمائی:

**(1) توحید ہر کامیابی کی بنیاد** اُمُرُکُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللہَ وَلَا تُشْرِکُوا بِهٖ شَیْئًا وَتَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللہِ جَمِیْعًا وَلَا تَتَفَرَّقُوا ترجمہ: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو، اختلافات و تفرقہ بازی میں نہ پڑو۔

(صحیح ابن حبان، 7/44، حدیث:4542)

یہ فرمان اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ توحید اور مسلمانوں کا باہمی اتحاد تمام تر کامیابیوں کی بنیاد ہے۔ اس نصیحت میں دین و دنیا کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے، جہاں اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

**(2) ایمان اور اعمالِ صالحہ کی تلقین** ایک موقع پر جب وفدِ عبد القیس نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جنت میں داخلے کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا: اُمُرُکُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللہِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللہِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُس ترجمہ: میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ اس بات کی صدقِ دل سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ (بخاری، 4/597، حدیث:7556)

**(3) پانچ چیزوں کا حکم** وَاَنَا آمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اللہُ اَمَرَنِی بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ ترجمہ: میں تمہیں ان پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے یعنی سننا، اطاعت و فرماں برداری کرنا، راہِ خدا میں جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت کو اختیار کرنا۔

(ترمذی، 4/394، حدیث:2872)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لفظ ”اُمُرُکُمْ“ فرمانا اُمّت کے لئے ایک راہنمائی کا مینار ہے، جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کو سنوارنے کے اصول فراہم کرتا ہے۔

یہ فرامین ایک ایسے کامل نظام کی عکاسی کرتے ہیں جو دنیاوی و اخروی کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ذریعے اپنی زندگیوں کو روشن و منور کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## مسجد کے حقوق

علی شان رضوی عطّاری
(درجۂ ثانیہ مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

لغت میں مسجد کا معنیٰ ہے سجدہ گاہ، عبادت کی جگہ اور اصطلاحِ شرع میں مسجد نام ہے اسلامی عبادت گاہ کا یا وہ جگہ جو نماز کیلئے وقف ہو۔ مسجد کی عزت و عظمت اور افضلیت و اہمیت مسلمانوں کے نزدیک ایک اہم امر ہے۔

جو مقام اتنا اہم ہے اس کے حقوق کی پاسداری کرنا بھی اتنا ہی اہم ہے، مسجد کے چند حقوق پڑھئے اور عمل کی نیت کیجئے:

**1 مسجد کی حاضری کے لئے زینت اختیار کرنا** مسجد کی حاضری کیلئے زینت اختیار کرنے کا تو اللہ پاک نے حکم ارشاد فرمایا ہے: ﴿یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔ (پ8، الاعراف: 31)

**2 مسجد کی صفائی رکھنا** مسجد کی صفائی ستھرائی کا خود اللہ پاک نے حکم ارشاد فرمایا: ﴿وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔ (پ1، البقرۃ: 125)

**3 مسجد خوشبودار رکھنا** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے محلّوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد، 1/197، حدیث: 455)

**4 مسجد کو شور سے بچانا** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچوں، دیوانوں، بدخصلت لوگوں، خرید و فروخت، جھگڑوں، شوروغوغا، حدیں لگانے اور تلواریں کھینچنے سے دور رکھو۔ (ابن ماجہ، 1/410، حدیث: 750)

**5 مسجد میں نہ ہنسنا** سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔

(جامع صغیر، ص322، حدیث: 5231)

**6 مسجد کو بدبودار چیزوں سے بچانا** رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو لہسن، پیاز اور گندنا (لہسن سے ملتی جلتی ترکاری) کھائے تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(دیکھئے: نسائی، ص123، حدیث: 704)

**7 مسجد میں گمشدہ چیز نہ ڈھونڈنا** جو کسی کو مسجد میں باآواز بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے سُنے تو وہ کہے: اللہ وہ گمشدہ چیز تجھے نہ ملائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم، ص224، حدیث: 1260)

اللہ پاک ہمیں مسجدوں کو آباد کرنے، ان کے حقوق ادا کرنے، ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنے، خوشبودار رکھنے اور مسجدوں کو شور سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

## شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 عبد اللطیف شیخ (پرنسپل گورنمنٹ بوائز/گرلز پرائمری اسکول، کاچھیلا گوٹھ، ماڑی پور کیماڑی، کراچی): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے شمارے سے لے کر اب تک کے تقریباً تمام شمارے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوچکی ہے، اس کے تمام سلسلے بہترین اور خوشبودار پھولوں کی طرح مہکتے ہیں، اور ان کی خوشبو سے سرشار ہونے کے بعد میں وقتاً فوقتاً اپنے اہلِ خانہ اور اسکول کے طلبہ وطالبات کو بھی اہم نکات سے روشناس کراتا رہتا ہوں تاکہ وہ بھی علمِ دین سے بہرہ ور ہوسکیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی، کامیابی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین

## متفرق تأثرات وتجاویز (اقتباسات)

2 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں کافی علمِ دین حاصل کرنے کا موقع مل رہا ہے، ویسے اس میگزین کے سب موضوعات بہت پیارے ہیں، لیکن میرا پسندیدہ موضوع "کام کی باتیں" ہیں۔ (خرم عطاری، سیالکوٹ) 3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2024ء کا مضمون "لکھنے کے لئے عنوان کی تلاش" پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور دل میں تحریر وتصنیف وتحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ (سید سرفراز علی، حیدرآباد) 4 مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی کا مضمون "قرآنی تعلیمات" بہت اعلیٰ سطح کا معلوماتی مضمون ہے، ایسے مضامین مجھے بہت پسند ہیں کہ جن میں قراٰن وحدیث سے اخذ کرکے لکھا جائے۔ (طالبِ علم درجہ سادسہ جامعہ فخرُ العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ میاں بلال پارک، داروغہ والا، لاہور) 5 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت پسند ہے، اس میں بچوں کے ماہنامہ میں "جانوروں کی سبق آموز کہانیاں" کو شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (محمد جمال رضا، میرپور ساکرو، سندھ) 6 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچھا لگتا ہے، اس کو پڑھنے سے دل باغِ مدینہ ہوجاتا ہے۔ (رضوان عطاری، ڈی جی خان) 7 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں عبد الحبیب بھائی کا "سفر نامہ" بہت اچھا لگتا ہے، مجلس سے میری گزارش ہے کہ عبد الحبیب بھائی سے مدینے شریف کا سفر نامہ بھی لیا جائے کیونکہ ان کو مدینے شریف کی حاضری کا کافی Experience ہے۔ (بنتِ اشرف، سمندری، پنجاب) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت دلچسپ میگزین ہے، خصوصاً "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" بہت معلوماتی ہیں، میرا مشورہ ہے کہ اسلامی بہنوں کے لئے مزید مضامین شامل کئے جائیں۔ (بنتِ عبد الرشید، راولپنڈی) 9 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچھا لگتا ہے اور میں اسے شوق سے پڑھتی ہوں۔ (بنتِ اسلم، پیروال، خانیوال، پنجاب) 10 ماہنامہ فیضانِ مدینہ بے شمار اصلاحی مدنی پھولوں کا حسین گلدستہ ہے۔ (بنتِ شہزاد، کراچی)

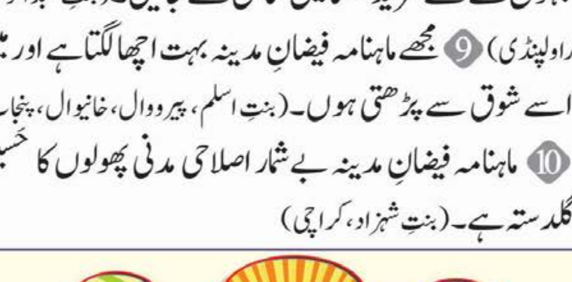


اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

# دین آسان ہے

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ یعنی دین آسان ہے۔

(بخاری، 1/26، حدیث:39)

یعنی دین پر عمل کرنا انتہائی آسان ہے۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے دینِ اسلام کے تمام احکامات ہماری طبیعتوں کے موافق اور انتہائی آسان ہیں، یہ آسانی مرد، عورت، بوڑھے اور بچوں سب کے لئے ہے جیسے نماز پڑھنا، جس طرح ہم اسکول، کوچنگ وغیرہ پابندی سے جاتے ہیں اور بروقت پہنچتے ہیں اسی طرح ہم تھوڑی سی کوشش سے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرسکتے ہیں۔

دینِ اسلام کا ایک حکم صدقہ وخیرات اور زکوٰۃ دینا بھی ہے کہ جو مال اللہ پاک نے ہمیں دیا ہے اسی میں سے اللہ کی راہ میں کچھ دینا، چھوٹے نابالغ بچّے اپنے پیسوں سے نہیں بلکہ اپنے امی ابو سے لے کر راہِ خدا میں دینے کی عادت بنائیں۔

ابھی ماہِ رمضان جاری ہے، اس میں مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم ہے، اگرچہ چھوٹے بچّوں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کو بھی چاہئے کہ ابھی سے عادت بنانے کے لئے کبھی کبھی روزہ رکھیں۔

چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب و احترام کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا وغیرہ تمام باتیں ہمارے دینِ اسلام کے احکامات ہیں جو کہ انتہائی آسان ہیں۔

اچھے بچو! ہمارے دین میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں ہے کہ جس پر عمل کرنا ناممکن ہو، اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## حروف ملائیے!

ماہِ رمضان ماہِ قراٰن ہے کہ اسی مہینے میں قراٰن نازل ہوا۔ یوں تو تلاوتِ قراٰن کی بڑی فضیلت اور برکتیں ہیں لیکن ماہِ رمضان میں اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا اس مقدس مہینے میں آپ بھی تلاوتِ قراٰن زیادہ سے زیادہ کیجئے۔ تلاوت کی فضیلت پر دو احادیث پڑھئے: (1) قراٰن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوکر آئے گا۔ (مسلم، ص314، حدیث:1874) (2) میری اُمّت کی افضل عبادت تلاوتِ قراٰن ہے۔ (شعب الایمان، 2/354، حدیث:2022) تلاوت کے چند آداب بھی پڑھ لیجئے: ❁ قراٰنِ پاک کو اچّھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔ (احیاء العلوم، 1/371) ❁ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کیجئے۔ ❁ قراٰنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ (صراط الجنان، 5/256) ❁ ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیجئے۔ (عجائب القرآن، ص238) ❁ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رَمضان شریف کے آخری دس (10) دن اور ذُوالْحِجَّۃ کے ابتدائی 10 دن ہیں۔ (عجائب القرآن، ص239)

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| م | ز | ہ | ع | ن | ی | ز | و | ر |
| ب | ت | و | ا | ل | ت | ص | ی | م |
| ج | ز | د | ن | ج | ق | ع | ب | ض |
| د | ح | ش | ل | ز | ا | ن | ر | ا |
| ہ | چ | ف | ا | و | ش | ج | ا | ن |
| ث | ل | ا | ت | غ | ف | ن | م | ش |
| و | د | ع | ع | ف | د | م | ح | ف |
| ا | ل | ت | ر | ب | ن | ا | ر | ق |
| ب | ک | ذ | س | ل | ی | ت | ر | ت |

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظِ "نازل" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: (1) رمضان (2) ثواب (3) تلاوت (4) ترتیل (5) شفاعت۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

# پتھر موم ہوگیا

مولانا سید عمران اختر عطاری مَدَنی*

اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سر سے پاؤں تک معجزانہ شان عطا فرمائی تھی، آپ کے معجزوں کو پڑھنے سننے سے نہ صرف عقل دنگ رہ جاتی ہے بلکہ یہ معجزے حضورِ اقدس سے ہماری عقیدت و محبت میں اضافے کا سبب بھی بنتے ہیں۔

آیئے! آج ایک بہت دلچسپ معجزۂ مصطفےٰ ملاحظہ کرتے ہیں جو اپنی نوعیت کا انوکھا معجزہ ہے۔

حافظ ابو نُعَیم اَصفہانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مشرکین کے حملوں سے بچاؤ کے لئے حضورِ اکرم، رحمتِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا سر مبارک ایک پتھر کی طرف جھکایا تو پتھر اس قدر نرم ہو گیا کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سر مبارک اس میں داخل ہو گیا۔ وہ پتھر اور اس کا نشان ابھی تک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔[1]

حضورِ اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس معجزے کو بیان کر کے حافظ ابو نعیم رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوہے میں تو نرم ہونے کی کہیں نہ کہیں گنجائش ہے کہ وہ آگ پر بالآخر نرم ہو ہی جاتا ہے مگر پتھر میں تو نرم ہونے کی گنجائش ہی نہیں یہ تو آگ پر بھی نہیں پگھلتا مگر اس کے باوجود حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاطر نرم ہو گیا۔ لہٰذا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے پتھر نرم ہونے کا معجزہ حضرت داؤد علیہ السّلام کے لئے لوہا نرم ہونے کے معجزے سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔

یونہی غارِ مُرسلات میں بھی ایک پتھر سرِ انور کے لئے موم ہو گیا تھا اور اس پتھر نے سرِ مبارک کے نشانات اپنے اندر محفوظ کر لئے تھے۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

غارِ مُرسلات مِنیٰ شریف کی مسجدِ خَیف سے شمال (North) کی طرف پہاڑ پر واقع ہے، یہ پہاڑ عَرَفات شریف سے مِنیٰ آتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی طرف پڑے گا۔ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اِس مبارک غار میں "سورۃُ المُرسلٰت" نازِل ہوئی۔ کہا جاتاہے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس مبارک غار میں تشریف فرماہوئے تو اوپر کے پتھّر سے سرِ انور مَس (Touch) ہوا، پتھّر نرم ہو گیا اور اس میں سرِ پاک کانشان بن گیا۔ عاشقانِ رسول حصولِ برکت کے لئے اِس نشانِ مبارک سے اپنا سر لگاتے ہیں۔(2)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے پتھر کا نرم ہو جانا یقیناً ایک عظیم معجزہ ہے۔ اس سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

اللہ پاک نے مختلف انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کو جو علیحدہ علیحدہ معجزے عطافرمائے وہ سب کے سب ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطافرمادیئے یوں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات جامعُ المعجزات ہے۔

جانی دشمن سے جان بچاناکوئی بزدلی نہیں بلکہ حکمتِ عملی ہے بہادری کے موقع پر بہادری اور حکمتِ عملی کے موقع پر حکمتِ عملی کا مظاہرہ کرناچاہئے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہادری کے موقع پر سب سے زیادہ بہادری دکھایا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب لوگوں سے بڑھ کر بہادر تھے۔(3)

(1) دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص354 (2) دیکھئے: معالم مکۃ التاریخیۃ الاثریہ، ص276، عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص237 (3) بخاری، 2/260، حدیث:2820۔

**جملے تلاش کیجئے!** پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 دین پر عمل کرنا انتہائی آسان ہے 2 روزہ بہت پرانی عبادت ہے 3 ہمارے بچے کی روزہ کشائی ہو 4 اپنی نوعیت کا انوکھا معجزہ ہے 5 آپ بھی تلاوتِ قراٰن زیادہ سے زیادہ کیجئے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

## جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: حضرت مولا علی رضی اللہُ عنہ قاتلانہ حملہ کے کتنے دن بعد شہید ہوئے؟

سوال 02: خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہا کا وصال کب ہے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

# بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

## بچّوں کے 3 نام

| نام | پکارنے کے لئے | معنیٰ | نسبت |
|---|---|---|---|
| محمد | اَحسَن | وہ ذات جس میں اچھی صفات جمع ہوں | رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام |
| محمد | رفیق | بہت زیادہ مہربانی فرمانے والا | رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام |
| محمد | علی | بلند | مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ رضی اللہ عنہ کا بابرکت نام |

## بچیوں کے 3 نام

| نام | معنیٰ | نسبت |
|---|---|---|
| فاطمہ | دوزخ کی آگ سے چھڑانے والی | رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری شہزادی کا بابرکت نام |
| لُبنیٰ | خوبصورت | صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام |
| رابعہ | شفقت کرنے والی | مشہور ولیہ خاتون کا بابرکت نام |

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

---

**نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔**

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10مارچ 2025ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:.... مکمل پتا:..................................................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................................. (1) مضمون کا نام:.................................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

---

# جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10مارچ 2025ء)

جواب 1:.................................. جواب 2:..................................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................................

مکمل پتا:..................................................................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

# روزہ کیوں رکھیں؟

مولانا حیدر علی مدنی*

گذشتہ کل کی چھٹی کے بعد آج اسکول کھلا تھا تو پورے اسکول میں خاموشی کے ساتھ ساتھ ایک سکون بھی چھایا ہوا دکھائی دے رہا تھا یہ یقیناً ماہِ رمضان المبارک کی ہی برکتیں تھیں ورنہ جہاں چند بچے ہوں وہاں کیسے خاموشی ہو سکتی ہے، بڑی کلاسوں کے کچھ بچوں نے ٹوپیاں بھی پہن رکھی تھیں، کچھ اساتذہ کے بھی ہاتھوں میں تسبیح کاؤنٹر دکھائی دے رہے تھے یوں سارا ماحول ہی تقدس و احترام سے بھرا ہوا تھا۔

سر بلال کلاس میں تشریف لائے تو سلام و جواب کے بعد بچوں سے ہلکی پھلکی ابتدائی گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ وائٹ بورڈ پر آج کے سبق کے عنوانات بھی تحریر کرتے گئے:

روزے کی تاریخ (History)

روزے کے مقاصد

پھر دوسرے عنوان کے نیچے بریکٹس میں مزید عنوانات لکھ دیے: تقویٰ، احساس، کردار سازی۔

پیارے بچو! جیسا کہ آپ کو پتا ہی ہے کہ مبارک مہینا رمضان شریف شروع ہو چکا ہے اور آج دوسرا روزہ بھی ہے تو آج کے سبق میں ہم اِن شآءَ اللہ بورڈ پر لکھے ہوئے انہی موضوعات (Topics) کے بارے میں پڑھیں گے، وائٹ بورڈ پر لکھ چکنے کے بعد سر نے بچوں کی طرف رخ موڑتے ہوئے باقاعدہ سبق کی ابتدا کی۔

بچو! روزہ بہت پرانی عبادت ہے یہاں تک کہ علمائے اسلام نے لکھا ہے کہ اللہ پاک کے نبی حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک تمام امتوں پر روزہ فرض رہا ہے۔ البتہ پچھلی قوموں کے روزوں کے دن ہم سے مختلف تھے جبکہ اسلام میں ہجرت کے دوسرے سال حکم نازل ہوا کہ مسلمانوں پر پورے ماہِ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں۔ (صراط الجنان، 1/230)

اُسید رضا: تو سر کیا اس سے پہلے مسلمان روزہ نہیں رکھتے تھے؟

نہیں نہیں بیٹا! اس سے پہلے مسلمانوں پر دس محرم کے دن کا صرف ایک روزہ ہی فرض تھا۔ چلیں جی اب ہم چلتے ہیں آج کے دوسرے موضوع (Topic) کی طرف یعنی روزے کے مقاصد، تو سب سے پہلا اور اہم مقصد روزے کا ہے تقویٰ یعنی پرہیز گاری کا حصول، اور یہ تو وہ اہم مقصد ہے جو خود روزے فرض کرنے والی ذات یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے قراٰنِ مجید میں بیان کیا ہے، وہ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (پ2،البقرۃ:183)

معاویہ رضا: سر تقویٰ (پرہیزگاری) کیا ہے؟

بیٹا تقویٰ یہ ہے کہ خود کو عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچایا جائے۔ تو اچھے کام کرنا اور برے کاموں سے بچنا، یہ ہے روزے کا مقصد ایسا نہ ہو کہ کھانا پینا تو چھوڑ دیں ہم لیکن گالی، چوری اور لڑائی جھگڑا نہ چھوڑیں ایسے تو روزے کا مقصد حاصل نہیں ہوتا! تبھی تو ہمارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ایسے شخص کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ پاک کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تقویٰ کی وضاحت کرنے کے بعد سر وائٹ بورڈ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور احساس پر دائرہ لگاتے ہوئے کہا: بچو روزے کا دوسرا مقصد ہے احساس۔ یعنی جب کوئی شخص دن بھر بھوکا پیاسا رہے گا تو لازمی سی بات ہے کہ دل میں یہ خیال آئے گا کہ میں تو ایک مہینے میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کھا پی نہیں سکتا تو ان بے چاروں کی کیا حالت ہوتی ہوگی جو سارا سال ہی غربت کی وجہ سے ہر روز بھوک برداشت کرتے ہیں، میں تو سارا دن بھوکا رہ کر شام میں افطاری میں مزے کی غذائیں (Dishes) کھاتا ہوں جب کہ وہ تو بھوکے رہنے کے بعد بھی مزید بھوک ہی کھاتے ہیں۔ تب دل میں غریبوں کی مدد کا احساس پیدا ہوگا اور صدقہ و خیرات کی طرف دل مائل ہوگا اور آپ کو پتا ہے رمضان میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ صدقہ و خیرات کا بھی خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے تبھی تو رمضان المبارک میں حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سخاوت کے متعلق آپ کے چچا کے بیٹے حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما کہتے ہیں کہ آپ کی سخاوت کی برکات کا مقابلہ تیز ہوا نہ کر پاتی۔ (بخاری،1/10، حدیث:6)

سر خاموش ہوئے تو کامران نے پوچھا: سر جی کردار سازی سے کیا مراد ہے؟

سر بلال: جی جی بیٹا میں اسی طرف آرہا ہوں، یعنی پورے ایک ماہ کے روزے جو ہم پر فرض کئے گئے ہیں اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ رمضان کی برکت سے جو ہم نے نیکیاں شروع کی ہوں وہ ہماری زندگی کا باقاعدہ حصہ بن جائیں یعنی ہمارا یہ ذہن ہو کہ رمضانُ المبارک گزر جانے کے بعد بھی اسی طرح عبادت کرتے رہنا ہے۔ رمضان میں تراویح بھی پڑھتے تھے تو رمضان کے بعد کم از کم پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں، رمضان میں روزانہ ایک پارہ پڑھتے تھے تو رمضان کے بعد کم از کم روزانہ ایک صفحہ ہی قراٰن پاک کا پڑھتے رہیں، رمضان میں روزانہ افطاری پڑوس میں بھجواتے تھے تو رمضان کے بعد کم از کم ہفتے میں ایک بار کوئی اچھی چیز گھر بنے تو اس میں سے پڑوس میں بھجوا دی جائے، یوں مطلب کہ وہ سارے اچھے کام جو رمضان میں کرتے تھے اور وہ سارے برے کام جن سے رمضان میں بچتے تھے پورے سال بلکہ پوری زندگی کا حصہ بنالیں تب اِن شآءَ اللہ دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی اچھی ہوگی۔ سر نے لیکچر ختم کرتے ہوئے ٹیبل پر رکھی اپنی چیزیں سمیٹنا شروع کردی تھیں۔


فیضانِ رمضان

ماہِ رمضان اور روزے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس QR Code کے ذریعے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

# بچوں کو روزے کی عادت کیسے ڈالیں

مولانا ظہور احمد دانش عطّاری مَدَنی*

والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے بچے قابل بھی ہوں اور نیک بھی ہوں۔ یقیناً یہ خواہش قابلِ تعریف ہے۔ ایسی سوچ اور رویہ ہی قوموں کی تعمیر و ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔ جس سے ایک خوبصورت اور پاکیزہ معاشرہ بنتا ہے۔ ہمارے بچے ہماری زیرِ نگرانی ہوتے ہیں لہٰذا ان کے نفع و نقصان کے ذمہ دار بھی ہم ہیں۔ ذوقِ عبادت بچوں میں چھوٹی عمر ہی سے اجاگر کیا جائے تاکہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ عادت پختہ ہوتی چلی جائے اور ہمارے بچے دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی تیاری کے میدان میں بھی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

روزہ ایک بدنی عبادت ہے جس کے بے شمار فضائل و برکات اور طبی فوائد بھی ہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے کی روزہ کشائی ہو ہمارا بچہ بھی روزہ دار بن جائے تو اس کے لئے ہم چھوٹے بچوں اور بلوغت تک پہنچنے والے بچوں سبھی کے لئے والدین کو کچھ مفید مشورے پیش کررہے ہیں۔ جن کی مدد سے آپ اپنے بچوں کو روزہ دار بنانے میں معاون و مددگار بن سکتے ہیں۔ وہ کیا طریقے اور انداز ہیں آیئے! جانتے ہیں۔

## بچوں کو روزے کی اہمیت سمجھائیں

بچوں کو آسان اور دلچسپ انداز میں روزے کی فضیلت اور مقصد بتائیں۔ انہیں سمجھائیں کہ روزہ اللہ کی رضا اور محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترغیب کے لئے قراٰن کریم کی آیات اور احادیثِ مبارکہ سنائیں۔

## تدریجی تربیت دیں

بہت ہی چھوٹا بچہ ہے تو ابتدا میں پورا روزہ رکھنے پر زور نہ دیں بلکہ ”نصف دن“ یا ”چند گھنٹوں“ کا روزہ رکھوائیں۔ بچے جب چند روزے رکھنے کے عادی ہو جائیں تو آہستہ آہستہ پورے دن کے روزے کی عادت ڈالیں۔ روزے کو محبت اور خوشی کے ساتھ متعارف کروائیں۔ روزے کو سختی یا بوجھ کے طور پر پیش نہ کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ روزہ رکھنا ایک اعزاز ہے اور اللہ پاک روزہ داروں سے محبت فرماتا ہے۔ انہیں رمضان کی فضیلت کے قصے سنائیں، جیسے ”جنت کے دروازے کھلنے“ اور ”شیطان کے قید ہونے“ کا تذکرہ۔

## سیرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے واقعات سنائیں

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا روزہ دار بچّوں کے ساتھ محبت بھرا رویہ بیان کریں۔

## سحری اور افطاری کو خاص بنائیں

بچوں کے لئے سحری اور افطار کے وقت ان کے پسندیدہ کھانے تیار کریں تاکہ وہ شوق سے روزہ رکھیں۔ انہیں سحری کے وقت اٹھنے کی ترغیب دیں اور افطاری کے وقت دعا مانگنے کی عادت ڈالیں۔

## حوصلہ افزائی کریں

بچّوں کے پہلے روزے کو ”روزہ کُشائی“ کی صورت میں خاص بنائیں۔ ان کی تعریف کریں اور انہیں انعام دیں، جیسے

چھوٹے تحفے یا ان کی پسندیدہ سرگرمی میں شامل کرنا۔ روزے رکھنے پر خاندان کے دیگر افراد کے سامنے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

## بچّوں کو رمضان کی عبادات میں شامل کریں

بچوں کو تراویح، تلاوتِ قراٰن اور دعا میں شریک کریں تاکہ انہیں رمضان کا ماحول محسوس ہو۔ انہیں نیکی کے چھوٹے چھوٹے کام جیسے افطار کا دستر خوان لگانے، کھجور تقسیم کرنے یا دعائیں یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

## بچوں کو صبر اور خود پر کنٹرول سکھائیں

روزے کا مقصد بچوں کو سمجھائیں کہ یہ صبر، ضبطِ نفس اور اللہ کے احکام کی تعمیل کا سبق دیتا ہے۔ انہیں بتائیں کہ بھوک اور پیاس برداشت کرنا اجر کا باعث ہے۔

## کہانیوں اور قصوں کے ذریعے تربیت

بچوں کو صحابۂ کرام کے بچوں کی روزے داری کے قصے سنائیں۔ اسلامی کہانیاں سنائیں جن میں صبر، عبادت اور اللہ کی محبت کی تعلیم ہو۔

## ان کی صحت کا خیال رکھیں

چھوٹے بچّوں کو روزہ رکھنے پر مجبور نہ کریں اور ان کی صحت کو نظر انداز نہ کریں۔ انہیں سمجھائیں کہ روزہ رکھنا عبادت ہے لیکن اگر صحت خراب ہو جائے تو روزہ چھوڑنا بھی شریعت کا حصہ ہے۔

## دعا اور نیک نیتی کی ترغیب دیں

بچّوں کو بتائیں کہ روزے میں مانگی گئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ افطاری کے وقت دعا کرنے کی عادت ڈالیں اور ان کے دل میں اللہ کی محبت پیدا کریں۔

## عملی مثال بنیں

بچے ہمیشہ اپنے والدین اور بڑوں کی نقل کرتے ہیں۔ خود بھی خوشی اور محبت کے ساتھ روزے رکھیں اور نماز، تلاوت اور دعا کا اہتمام کریں تاکہ بچے آپ کو دیکھ کر سیکھیں۔

## بھوک برداشت کرنے کا حوصلہ دیں

بچوں کو سمجھائیں کہ بھوک اور پیاس برداشت کرنے کا صلہ اللہ پاک جنّت کی صورت میں دے گا۔ انہیں روزے کے ثواب اور روزہ داروں کے لئے جنت میں "بابُ الرَّیَّان" کے بارے میں بتائیں کہ اسی دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے۔

محترم قارئین!

بحیثیتِ والدین یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی نہ چھوڑیں، اپنے حصے کی پوری کوشش کریں۔ آپ اس وقت تک اپنی اولاد کی اچھی تربیت نہیں کرسکتے جب تک آپ خود اپنی شخصیت میں بہتری اور اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے۔ اپنے پیارے بچوں و بچیوں کو روزہ دار بنانے سے پہلے آپ خود مثال بنیں۔ آپ روزہ کے حوالے سے یہ باتیں ذہن نشین کرلیں۔

روزہ قربتِ الٰہی کی سیڑھی ہے، جس میں بھوک کی تکلیف، نعمتوں کی قدر سکھاتی ہے۔ روزہ وہ خاموش دعا ہے جس میں بندہ اپنی زبان بند کرلیتا ہے، مگر اس کا دل سراپا بندگی بن جاتا ہے۔ روزے دار کا بھوکا رہنا دراصل دل کو ایمان اور صبر سے سیراب کرنے کا ذریعہ ہے۔

روزہ یہ پیغام دیتا ہے کہ خود پر قابو پانا ہی اصل آزادی ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو اپنی حدود میں رہتے ہوئے رب کی عظمت کا احساس دلاتی ہے۔ روزے کا ہر لمحہ ایک تربیت ہے، جس میں بھوک کا کرب دوسروں کی تکلیف کا احساس بن جاتا ہے۔ روزہ اللہ سے محبت کی وہ علامت ہے، جہاں بندہ اپنی خواہشات کو قربان کر کے اپنے خالق کی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری نسلوں کو عبادت گزار بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

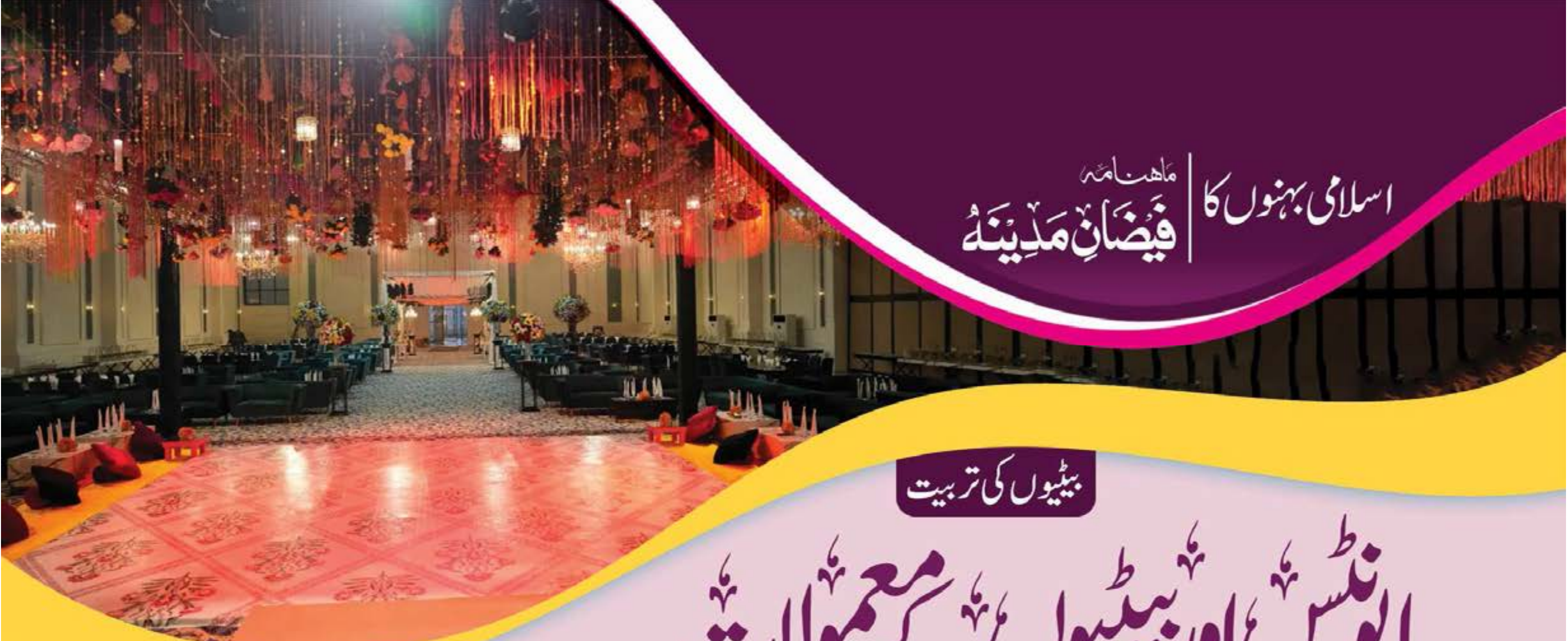



بیٹیوں کی تربیت

# ایونٹس اور بیٹیوں کے معمولات

اُمِّ میلاد عطاریہ*

فی زمانہ بہت سی ایسی مسلم خواتین جو مغربی تہذیب سے متاثر ہیں وہ شرم و حیا، پردہ داری، رہن سہن اور چال چلن کے متعدد معاملات میں اسلامی طرزِ عمل اپنانے میں شرم و عار محسوس کرتی ہیں مگر جن خواتین کو اسلامی شعور نصیب ہے اور وہ اسلامی معاشرے میں زندگی گزار رہی ہیں یا اسلامی کُتب و رسائل سے شغف (interest) رکھتی ہیں انہیں اسلام کا ہر پہلو شہد و شِیر سے زیادہ شیریں (Sweeter than honey and milk) محسوس ہوتا ہے۔

ایمان اور اللہ رسول سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اسلام کے تمام احکام سمیت پردہ و حیاء کے اسلامی احکامات پر بھی اسی طرح مضبوطی سے عمل کیا جائے جس طرح اوائلِ اسلام کی خواتین نے عمل کیا۔ وہ کس قدر مقدس اور عظیم عورتیں تھیں جنہوں نے اس دنیا کو بہترین علما عطا کئے۔ وہ مائیں وہ بیویاں عظیم ہونگی جنہوں نے اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکامات کی اطاعت کر کے خود کو کامیاب بنالیا۔ قوم کو اپنی نیک تربیت سے نیک اور بہادر بیٹے دیئے۔ آج کی عورت کو اگر پردے کی تلقین کریں تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ پردہ آنکھوں کا ہوتا ہے۔ ایسی عورتوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کریں گی تو آپ فتنے سے محفوظ رہیں گی۔

بیٹی کو صحیح تربیت دینے اور انہیں معاشرے کا صحیح کردار ادا کرنے کا سبق ماں کی گود سے ہی ملنا چاہئے کیونکہ بیٹی اپنی ماں کی تربیت اور باپ کی نگہبانی سے ہی معاشرے کا اہم ترین جُزو بنتی ہے۔ اِسلام نے عورت کو پردے و حجاب کی صورت میں جو عظمت عطا کی، عہدِ رسالت کی بلند ہمت عورتوں نے اسے اس قدر اپنایا کہ حجاب آزاد مسلمان عورت کی عَلامَت بن گیا۔ پردہ وُہی کرے گی جس کا دل اچھا اور اللہ پاک کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا۔

افسوس! آج کل ایونٹس میں ہماری بیٹیوں کا اوڑھنے پہننے، سج دھج کرنے اور نمود و نمائش وغیرہ میں جو انداز ہے بعض نادان خود اپنی بیٹیوں کو ان ایونٹس پر رسموں کے نام پر ایسا کرنے کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی تو رونق ہے، سارا سال باپردہ رہنے والی بیٹی بھی مختلف ایونٹس میں بے پردہ نظر آتی ہے، لباس ایسا ہوتا ہے کہ بدن کے اعضا ظاہر ہوتے ہیں سر سے دوپٹہ بھی غائب ہوتا ہے۔ اللہ رسول کے احکامات کی خلاف ورزی کے بغیر بھی تقریبات انجام دی جاسکتی ہیں جیسا کہ دینی ذہن رکھنے والے محتاط لوگ کرتے ہیں کہ ایونٹس میں لیڈیز کے لئے الگ اور جینٹس کے لئے الگ اہتمام کیا جاتا ہے، بیٹیوں کے لباس پر توجہ دی جاتی ہے دوپٹہ سر پر رہتے ہوئے اچھا اور

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

باپردہ لباس منتخب کیا جاتا ہے۔ اچھا اور برانڈڈ لباس پہننا منع نہیں بلکہ ہر جائز زینت اپنائی جاسکتی ہے مگر ضروری یہ ہے کہ صنفِ نازک اپنی زینت غیر مردوں پر ظاہر نہ کرے۔

اگر پردے اور رسم ورواج کے معاملے میں معاشرتی رُکاوٹ آئے تو ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہم رَسم ورَواج کے نہیں بلکہ قراٰن وحدیث کے پابند ہیں۔ ہمیں اللہ ورسول کے اَحکامات ماننے چاہئے اور یہ اَحکامات جاننے کے لئے ہمیں عُلَمائے کِرام کا دامن پکڑنا ہوگا۔ گھر میں خوشی غمی کی کوئی بھی تقریب ہو اُسے شَریعت کے مُطابق کرنے کے لئے کسی عاشقِ رَسول مُفتیِ اِسلام سے راہ نُمائی لی جائے کہ ہمارے ہاں منگنی یا ولیمے کی تقریب ہے اس میں ہمیں کیا کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں۔ مُعاشرے کو رَسم ورَواج چُھڑا کر شَریعت کا پابند بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو پَروان چڑھانا ہوگا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ افراد کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ہمیں شَرعی اَحکامات کے مُطابق اپنے مُعاملات انجام دینے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے ایونٹس پر مختلف رسومات ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسوم محض عرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض وواجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جائے اسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مختلف ایونٹس میں ہماری بیٹیوں کے معمولات کیا ہوتے ہیں؟ آیا وہی زمانہ جاہلیت والی (رسموں کے نام پر) بے پردگی، بے حیائی اور گناہوں کی بھرمار یا عقل وشعور رکھتے ہوئے شرعی تقاضوں کے مطابق معمولات ہوتے ہیں؟ فی زمانہ رسومات کے اپنائے جانے والے کثیر طور طریقے ناجائز ہیں لیکن حیاء وشرم کو نظر انداز کر کے ان رسومات کو ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں، ان میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ عشقیہ وفسقیہ اشعار پڑھنا یا سننا ان کے اخلاق وعادات وجذبات پر کیا اثر کرے گا یہ بات ایسی نہیں جو سمجھ میں نہ آسکے۔ (ماخوذ از بہار شریعت،2/105) جوان لڑکیوں کا گانا بجانا حرام ہے۔ عورت کی آواز کا بھی نامحرموں سے پردہ ہونا ضروری ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اگر عورت نماز پڑھ رہی ہو اور کوئی آگے سے گزرنا چاہے تو یہ عورت سبحان اللہ! کہہ کر اس کی اطّلاع نہ دے بلکہ تالی سے خبر دے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں الٹے ہاتھ کی پشت (back) پر مارے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، 2/486) جب آواز کی اس قدر پردہ داری ہے تو یہ مروّجہ (Prevalent) گانے اور باجے کا کیا پوچھنا۔

اسی طرح مہندی کی رسم ہے، رخصتی کے موقع پر دُودھ پلائی اور جوتا چُھپائی کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں ایسی ایسی خُرافات ہوتی ہیں کہ اَلْاَمان وَالْحَفیظ۔ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ حرام کام نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ مگر آہ! ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا جاتا ہے۔ گناہ کی لذت تھوڑی دیر کی ہوتی ہے مگر گناہ نامہ اعمال میں ہمیشہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ ❁ ایک تو ہر کام سے پہلے شرعی رہنمائی لیں۔ ❁ باپردہ رہیں اور لباس درست پہنیں۔ ❁ ایونٹ کی جگہ مردوں کی آمد ورفت نہ ہو۔ ❁ کسی بھی غیر شرعی کام میں حصہ نہ لیں۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے مطابق کریں اللہ ورسول کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین ودنیا کی بھلائی ہے۔ اے کاش! سب کو چادرِ حیاء نصیب ہو جائے۔

# اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مَدَنی*

## 1 اسٹڈی ٹور کے لیے شرعی مسافت تک بغیر محرم جانا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ میں حیدر آباد یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں۔ ہماری یونیورسٹی سے ہر سال پاکستان کے کسی نہ کسی علاقے میں مختلف مقاصد (تفریح، گروپ ٹاسک، تاریخی مقامات کی معلومات، تخلیقی صلاحیتوں کا نکھار) کے تحت اسٹڈی ٹور (Study Tour) جاتے رہتے ہیں۔ اس سال ہماری یونیورسٹی کا حیدر آباد سے کراچی (جو کہ شرعی مسافت پہ ہے) اسٹڈی ٹور جارہا ہے۔ اس ٹور میں صرف اسٹوڈنٹس (لڑکے، لڑکیاں) اور اساتذہ ہی جاسکتے ہیں گھر کے کسی فرد محرم وغیرہ کو ساتھ لے کر جانے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن یونیورسٹی انتظامیہ کا کہنا ہے جو اسٹوڈنٹس ہمارے ساتھ جائیں گی ان کی مکمل دیکھ بھال کی ذمہ داری انتظامیہ کی ہوگی۔ تو رہنمائی فرمائیں کہ کیا میں دیگر اسٹوڈنٹس اور انتظامیہ کے ساتھ اسٹڈی ٹور پہ جاسکتی ہوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کردہ صورت میں آپ کا دیگر اسٹوڈنٹس اور یونیورسٹی انتظامیہ کے ساتھ اسٹڈی ٹور (Study Tour) پر جانا جائز نہیں۔ کیونکہ اسٹڈی ٹور پر جانے کے لئے آپ کو حیدر آباد سے کراچی تک کا شرعی سفر کرنا پڑے گا حالانکہ عورت کا شوہر یا مَحْرَم کے بغیر تین دن یعنی 92 کلو میٹر کی راہ کا سفر ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ نیز ہماری پیاری شریعت میں تو عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر حج یا عمرے جیسے مقدس سفر پر جانے کی اجازت نہیں تو اسٹڈی ٹور پر جانے کی اجازت کیسے ہوگی؟

نیز اس طرح کے اسٹڈی ٹور میں عموماً مزید قباحتیں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً نوجوان مرد و عورت اکٹھے جاتے ہیں تو راستے میں یا وہاں پہنچ کر لڑکے لڑکیاں آپس میں ہنسی مذاق کرتے ہیں اور اکٹھے تصاویر وغیرہ بناتے ہیں حالانکہ اجنبی مرد و عورت کا آپس میں ہنسی مذاق کرنا، بے تکلفی کے ساتھ میل جول رکھنا، نامحرم مرد و عورت کا بے پردگی کی حالت میں ایک دوسرے کے سامنے آنا اور ایک دوسرے کی تصاویر بنانا، سخت ناجائز و گناہ اور حرام ہے کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام شرم و حیا کا درس دیتا ہے، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "الحیاء من الایمان" یعنی حیا ایمان سے ہے۔ (ترمذی، 3/406، حدیث: 2016)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## 2 دورانِ اعتکاف حیض آجائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان کے آخری عشرے میں مسجدِ بیت میں اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض آجائے، تو کیا اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض آجائے، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؛ کیونکہ سنت اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اور روزے کے لیے حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔ نیز اس صورت میں حیض سے پاک ہونے کے بعد رمضان میں یا رمضان کے بعد روزے کے ساتھ ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرنا واجب ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

# دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

## Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی*

## ڈھاکہ بنگلہ دیش میں تین دن کے اجتماع کا انعقاد بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول کی شرکت

دعوتِ اسلامی کی جانب سے بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں آشیان سٹی نزد ڈھاکہ ایئرپورٹ پر واقع ایک وسیع و عریض میدان میں تین دن کا عظیمُ الشّان سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ یہ اجتماع 19 دسمبر 2024ء سے شروع ہوکر 21 دسمبر تک جاری رہا۔ تفصیلات کے مطابق اجتماع میں بنگلہ دیش بھر سے علمائے کرام، بزنس کمیونٹی سے متعلقہ افراد سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول جوش و جذبے سے شریک ہوئے۔ اجتماع میں رکنِ شوریٰ عبدالمبین عطّاری، اراکینِ بنگلہ دیش مشاورت اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے قراٰنِ پاک کی اہمیت، نماز کے فضائل، شرم و حیا کے فضائل، تبلیغِ دین کے لئے صحابۂ کرام کی قربانیاں، سوشل میڈیا اور موبائل کے غلط استعمال کی تباہ کاریاں، مدینے کی محبت، معاشرہ کس طرف جارہا ہے؟، ہم کیوں نہیں بدلتے، توبہ، والدین کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور فکرِ آخرت سمیت دیگر موضوعات پر بیانات کئے۔ اس موقع پر اجتماع کی انتظامیہ کا کہنا تھا کہ شرکائے اجتماع کی سیکیورٹی کے لئے ہر طرح کے حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے جبکہ ایمرجنسی کی صورت میں میڈیکل کیمپ، وضو خانوں اور کھانے پینے کے اسٹالز بھی لگائے گئے تھے۔ عظیم الشّان اجتماع کا اختتام 21 دسمبر کو ذکر، تصورِ مدینہ اور رقت انگیز دعا پر ہوا۔ اجتماع کی تمام نشستوں کی بنگلہ مدنی چینل اور بنگلہ سوشل میڈیا پیجز پر لائیو کوریج کی گئی۔

## دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف شہروں میں مدرسۃُ المدینہ کی برانچز کا افتتاح

لاہور کے علاقے اقبال ایونیو سوسائٹی میں مدرسۃُ المدینہ بوائز کی نئی برانچ کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں سابق آئی جی پنجاب حبیبُ الرّحمٰن سمیت سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ کوہاٹ خیبر پختونخوا میں قائم محمدیہ مسجد خیر ماتو میں کل وقتی مدرسۃُ المدینہ کا افتتاح ہوا جس میں مدرسۃُ المدینہ کے صوبائی ذمہ دار اور شعبہ مدنی چینل عام کریں کے صوبائی ذمہ دار بھی موجود تھے۔ مدرسۃُ المدینہ لاہور سٹی ذمہ دار نے تلاوت کی برکتوں پر بیان کیا۔ میمن گوٹھ ٹھٹھہ سندھ میں دعوتِ اسلامی کے تحت مدرسۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں مقامی شخصیات، زمینداروں اور مقامی عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی برکت علی عطّاری نے بیان کیا۔ ویسٹ افریقی ملک نائیجریا لیگوس اسٹیٹ میں مدرسۃُ المدینہ کی برانچ کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغین نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شرکائے اجتماع کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں حصہ لینے اور دین کی خدمت کرنے کا ذہن دیا۔

## بلوچستان کے شہر اوستہ محمد میں کسان اجتماع کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے تحت بلوچستان کے شہر اوستہ محمد میں کسان اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں زمیندار، کاروباری شخصیات سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق جیلانی عطّاری، صوبائی نگران بلوچستان، صوبائی ذمّہ دار شعبہ عشر سمیت دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ اجتماع میں بیان کرتے ہوئے رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری نے کہا کہ دُرودِ پاک پڑھنا ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کرے گا اور گناہوں کا پلڑا ہلکا کرے گا تو فضول باتوں سے بچتے ہوئے دُرودِ پاک کی کثرت کو اپنا معمول بنائیں۔ دنیا میں آنے والی پریشانیوں و آزمائشوں پر کبھی مایوس نہ ہوں بلکہ اپنے ربِّ کریم پر بھروسا رکھیں اور اسی سے دعا کریں۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوت اسلامی کے شب و روز، کراچی

## دعوتِ اسلامی کے تحت
## ہونے والے مختلف دینی وفلاحی کاموں کی جھلکیاں

سندھ کے شہر نوابشاہ کے نواحی گاؤں ابوالحسن بروہی میں FGRF نے سیلاب متأثرین کیلئے مکانات تعمیر کرواکے 21 خاندانوں میں چابیاں تقسیم کیں، اس موقع پر نواب شاہ ڈویژن کے نگران، میڈیا ڈپارٹمنٹ کے ڈویژن نگران اور FGRF کے ذمہ دار بھی موجود تھے۔ سیلاب سے متأثرہ خاندانوں کو ڈھائی لاکھ روپے کے چیکس بھی دیئے گئے۔ FGRF U.K کے ذمہ دار سیّد فضیل رضا عطّاری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کی رحمت سے FGRF نے متأثرین کی مدد کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور یہ مکانات اور نقد رقوم متأثرین کیلئے نئی زندگی کا آغاز ہیں۔

ملتان میں قائم پولیس لائن میں شعبہ رابطہ برائے شخصیات کے تحت سیرتُ النّبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر اجتماع ہوا جس میں D.S.P ہیڈ کوارٹر، ایلیٹ فورس، ڈولفن فورس، پنجاب پولیس اور ٹریفک پولیس کے اہلکار اور دیگر اسٹاف نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی قاری محمد سلیم عطّاری نے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان، سیرت و معجزات کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔

شعبہ مدنی کورسز (دعوتِ اسلامی) کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بھیرہ پنجاب میں تین دن کا کورس منعقد ہوا جس میں پاکستان بھر سے رہائشی مدنی کورسز اور 63 دن کا مدنی تربیتی کورس کروانے والے معلمین نے شرکت کی۔ اس موقع پر شعبہ مدنی کورسز کے اراکینِ مجلس پاکستان اور دیگر اسلامی بھائی بھی موجود تھے۔ رکنِ مجلس مدنی کورسز نے معلمین کو کورسز کی اہمیت و فضیلت بتائی اور انہیں کورس کروانے کے حوالے سے اہم نکات بیان کئے۔

نواب شاہ سندھ کے پریس کلب کے آڈیٹوریم ہال میں شعبہ تعلیم کے تحت اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سلیم بھٹی، اسسٹنٹ سیکریٹری انٹر میڈیٹ بورڈ رضا حسن، مختلف اسکولز و کالجز کے پروفیسرز، ٹیچرز اور شعبہ تعلیم سے وابستہ دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی و نگران مجلس مدنی قافلہ نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شرکا کو اللہ پاک کا شکر گزار بندہ بننے، پریشانی آنے پر صبر کرنے، سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی زندگی کے لئے رول ماڈل بنانے کا ذہن دیا۔

پنجاب کے شہر ملتان میں قائم وومین یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریشن اسٹاف کے درمیان شعبہ تعلیم کے تحت Meet up ہوا جس میں لیکچرارز اور فیکلٹی ممبران نے شرکت کی۔ شعبہ رابطہ برائے شوبز ڈیپارٹمنٹ کے نگران سید محمد عارف عطّاری نے قراٰنِ پاک کی فضیلت پر بیان کیا۔

حیدر آباد میں قائم چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں شعبہ رابطہ برائے تاجران کے تحت محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں چیمبر کے صدر عدیل صدیقی، چیمبر کے عہدیداران، دیگر تاجر تنظیموں کے عہدیداران نے شرکت کی۔ نگران ویلز یوکے سیّد فضیل رضا عطّاری نے **"صحت اور حقوق العباد"** کے موضوع پر بیان کیا۔

فیضانِ قراٰن فاؤنڈیشن کے تحت سینٹرل جیل حیدرآباد کے ٹریننگ سینٹر میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سندھ بھر سے ٹریننگ کے لئے آئے ہوئے پولیس کانسٹیبل اور دیگر اسٹاف نے شرکت کی۔ اس موقع پر جیل ٹریننگ سینٹر کے وائس پرنسپل آصف لاکھو اور دیگر افسران بھی موجود تھے۔ نگران ویلز یوکے سیّد فضیل رضا عطّاری نے بیان کیا اور شرکا کو نیک اعمال کرنے اور نماز کی پابندی کرنے کا ذہن بھی دیا۔

افریقی ملک موزمبیق کے شہر بیرا میں دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں **"63 دن کا مدنی کورس"** منعقد کیا گیا جس کے دوران مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے شرکائے کورس کی فرائض وواجبات سمیت سنّتیں اور آداب اور دعائیں سیکھنے سکھانے سمیت مختلف امور پر راہنمائی کی۔ کورس کے اختتام میں کامیاب ہونے والے اسلامی بھائیوں کو Certificates دیئے گئے۔

سری لنکا کے سٹی کولمبو (Colombo) میں قائم جامع مسجد فیضانِ رمضان میں دعوتِ اسلامی کے تحت الگ الگ مواقع پر مختلف سیشنز اور نیکی کی دعوت کے سلسلے ہوئے جن میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے شرکا کی راہنمائی کی اور انہیں اپنے اپنے علاقوں میں مختلف شعبہ جات کے تحت ہونے والے دینی کاموں کو بہتر و مضبوط بنانے کے حوالے سے ترغیب دلائی۔

FGRF کے تحت 2022ء میں آنے والے سیلاب متأثرین کی امداد کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اسی سلسلے میں سندھ کے شہر سکھر میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس سے نگران FGRF شفاعت علی عطّاری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ناگہانی آفات سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اور اگر اس میں مبتلا ہو جائیں تو صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔ تقریب میں ضلع سکھر کے کم و بیش 250 متأثرہ خاندانوں میں امدادی چیک تقسیم کئے گئے۔

# تحریری مقابلہ کے لئے موصول 237 مضامین کے مؤلفین

**مصطفٰی آباد:** محمد اسد عطاری، امیر حمزہ، بلال غلام نبی، راشد رضوی، رضوان جامی، سکندر عطاری، سید علی شاہ، طیب علی رضوی، ظہیر احمد، عاصم بن عبد الرزاق، عبد الحنان، عبد العلی مدنی، عبد المجید عطّاری، علی اکبر یاسین، عمیر ریاض، فیصل احمد، ماجد علی، محمد بلال ایوب، محمد جواد مشتاق، محمد حسن، محمد حماد، محمد زید اشرف، محمد شایان نوید، شعیب، ضرار حیدر، محمد طلحہ، محمد عدیل، محمّد فیضان رحیم، محمد لقمان عطاری، محمد نعیم اکرم، محمد نبیل، محمد ہمایوں عاشق عطاری، محمد یاسر عطّاری، محمد یاسر خان عطاری، مزمل حسین۔ **کراچی:** ابو الحسن خیر بخش عطّاری، غلام نبی عطاری سندھی، غلام حسین۔ **لاہور:** محمد تیمور عطاری، احمد رضا بن شاہ نواز، احمد رضا عطاری (ٹاؤن شپ)، احمد رضا عطّاری (سادھوکی)، احمد رضا عطّاری (شاہ عالم)، احمد حسن صدیق، ارسلان حسن عطاری، اسد اللہ عطاری، اعظم، اویس عطاری، اویس علی، آصف شوکت، آفتاب، برہان دانش، توصیف رضا عطاری، ثوبان عطاری، جنید یونس، جواد، حاجی محمد فیضان، حافظ احمد رضا سعید، حافظ ذیشان بیگ، حافظ عبد السبحان، حافظ محمد احمد عطّاری، حافظ محمد حماس، حافظ محمد ذیشان، حافظ محمد عمر نقشبندی، حافظ محمد یاسر علی، حماد ظفر، حمن الیاس دانش علی، رضوان علی قادری، رضوان مقبول عطاری، زین العابدین، سانول فیاض، سرفراز عطاری، سلمان علی، سمیر احمد، سید نگاہ علی کاظمی، شہاب الدین عطاری، صفی الرحمٰن عطاری، ضیاء المصطفٰی، عاکف علی عطاری، عامر فرید، عبد الرحمٰن، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد الرحیم، عبد الرزاق، عبد السبحان امتیاز، عبد الصبور، عبد المعز، عبد الباسط، عبد اللطیف خان، عبد المنان عطاری، عبید رضا عطاری، عثمان عطاری، علی احمد، علی احمد عطاری، علی اسحاق، علی اکبر، علی حسن، علی حسنین ارشد، علی حیدر عطاری، علی رضا بن بشارت علی، علی رضا بن محمد حنیف، علی شان رضوی عطاری، غلام اسحاق، فریال علی، فضل الرحمٰن، فیضان احمد، فیضان حیدر، فیضان علی، کاشف علی عطاری بن محمد یوسف، کلیم اللہ چشتی عطاری، مبشر حسین عطاری، مبین ارشد، محمد احسن، محمد احمد رضا، محمد احمد مبشر، محمد ارسلان عطاری، محمد اسامہ عطاری، محمد اکرام طفیل، محمد اوصاف، محمد آصف اللہ رکھا قادری رضوی، محمد آیان راشد، محمد بلال، محمد بلال احمد عطاری، محمد بلال رضا عطاری، محمد بلال عطاری، محمد بلال منظور، محمد تنویر عطاری، محمد ثوبان، محمد جمشید عطاری، محمد جمیل عطاری، جنید، محمد حسان ندیم عطاری، حسین عطاری، محمد حمزہ، محمد خضر حیات، محمد ذیشان شبیر، محمد رضا عطاری، محمد رمیض رضا عطاری، محمد ریحان ہاشمی، محمد زعیم، محمد زین، محمد سخاوت، محمد سلمان ماتریدی، محمد سیف اللہ، محمد شاہ زیب، محمد شاہزیب سلیم عطاری، محمد شرافت قادری عطاری، محمد شعبان، محمد شہروز عطاری، محمد شہزاد عطاری، محمد طاہر عطاری، محمد طلحہ عطّاری، محمد عاصم اقبال عطاری، محمد عامر بن محمد یعقوب، محمد عبد اللہ امین، محمد عبد الوہاب، محمد عبد الرحمٰن، محمد عبد اللہ عطاری، محمد عثمان، محمد عثمان عطاری بن ساجد علی، محمد عثمان غنی، محمد عدیل، محمد عدیل عطاری بن محمد رمضان، محمد عرفان عطاری، محمد علی رضا قادری، محمد علی عطاری، محمد علی قاسم، محمد عمر فاروق، محمد عمران، محمد عمران عطاری بن محمد زمان، محمد فخر الحبیب نظامی، محمد فضیل، محمد فیصل رضوی، محمد فیصل فانی، محمد فیضان، محمد قاسم عطاری، محمد قمر شہزاد عطاری، محمد مبشر، محمد مبشر ساجد عطاری، محمد مبشر اقبال عطاری، محمد مبشر رضا قادری، محمد مبین، محمد مجاہد رضا قادری، محمد محسن علی، محمد مدثر حیات، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد مسلم سعید عطاری، محمد مشتاق ندیم عطاری، محمد مصطفٰی سعید، محمد معتصم عطاری، محمد منصور رضا عطاری، محمد موئید علی عطاری، محمد نجف عطاری، محمد ہارون، محمد ہاشم، محمد واصف عطاری، محمد وقاص عطاری، محمد ولی حیدر قادری، محمد یوسف رضا عطاری، محمد شکیل عطاری قصوری، مدثر عطاری بن غلام یاسین عطاری، مدثر علی، مدثر علی محمد منیر، مرزا اصغر، مزمل اکرم، مزمل حسن خان، مسعود احمد، واصف علی ولی محمد، یاسر۔ **متفرق شہر:** محمد شہریار ظفر عطّاری (میانہ موہڑہ گوجر خان)، فرحان علی باجوہ عطاری (سیالکوٹ)، فخر ایوب (سرگودھا)، محمد امجد عطّاری (راولپنڈی)۔

# تحریری مقابلہ عنوانات برائے جون 2025ء

**صرف اسلامی بھائیوں کے لئے** — مقابلہ نمبر: 64

01 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ ”اَتانِی“ سے سمجھانا

02 انفاق فی سبیل اللہ اور قرآنی مثالیں

03 قلم کے حقوق

+923012619734

**صرف اسلامی بہنوں کے لئے** — مقابلہ نمبر: 36

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حضرت خدیجہ سے محبت

02 بڑھتی ہوئی طلاقوں کی وجوہات

03 سخت مزاجی

+923486422931

**مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 مارچ 2025ء**

# رمضان المبارک کے چند اہم واقعات

| تاریخ/ماہ/سن | نام/واقعہ | مزید معلومات کے لئے پڑھئے |
|---|---|---|
| پہلی رمضانُ المبارک 471ھ | یومِ ولادت حضور غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438 تا 1446ھ اور کتاب ”غوثِ پاک کے حالات“ |
| 3 رمضانُ المبارک 11ھ | یومِ وصال خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ عنہا | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1440ھ اور کتاب ”شانِ خاتونِ جنّت“ |
| 3 رمضانُ المبارک 1391ھ | یومِ وِصال حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور ”فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی“ |
| 6 رمضان المبارک 253ھ | یومِ وصال ولیِ کامل حضرت امام سری سَقَطی رحمۃ اللہ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور ”فیضانِ سری سَقَطی“ |
| 10 رمضانُ المبارک 10 سنِ نبوی | یومِ وصال اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، 1440ھ اور رسالہ ”فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ“ |
| 15 رمضانُ المبارک 3ھ | یومِ وِلادت نواسۂ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، ربیعُ الاول 1441ھ اور رسالہ ”امام حسن کی 30 حکایات“ |
| 16 رمضانُ المبارک 1164ھ | یومِ وِصال حضرت سیّد آلِ محمد مارہروی برکاتی رحمۃ اللہ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ |
| 17 رمضانُ المبارک 2ھ | یومِ بدر و شہدائے بدر | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، 1439ھ اور کتاب ”سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 209“ |
| 17 رمضانُ المبارک 57 یا 58ھ | یومِ وصال اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1440ھ اور کتاب ”فیضانِ عائشہ صدیقہ“ |
| 19 رمضانُ المبارک 2ھ | یومِ وصال شہزادیِ رسول، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور ”سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 694“ |
| 20 رمضانُ المبارک 8ھ | فتحِ مکہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1440ھ، مئی 2021ء اور کتاب ”سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 411“ |
| 21 رمضانُ المبارک 40ھ | یومِ شہادت مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1445ھ اور رسالہ ”کراماتِ شیرِ خدا“ |
| 21 رمضانُ المبارک 203ھ | یومِ وصال حضرت امام ابو الحسن علی رضا رحمۃ اللہ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ |
| 22 رمضانُ المبارک 1326ھ | یومِ وصال برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ | ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 اور 1439ھ |
| 26 رمضانُ المبارک 1369ھ | یومِ ولادت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ | تعارفِ امیرِ اہلِ سنّت |

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

# دعوتِ اسلامی کی دینی و تعلیمی خدمات کا مختصر جائزہ

| | |
|---|---|
| **مدرسۃ المدینہ بوائز و گرلز** | |
| تعداد مدارس | تقریباً 15 ہزار سے زیادہ |
| تعداد طلبہ و طالبات | تقریباً 4 لاکھ |
| حفظ و ناظرہ مکمل کرنے والے طلبہ و طالبات | 5 لاکھ 75 ہزار سے زیادہ |
| **مدرسۃ المدینہ بالغان و بالغات** | |
| تعداد مدارس | تقریباً 74 ہزار 887 |
| تعداد طلبہ و طالبات | تقریباً 4 لاکھ 26 ہزار سے زیادہ |
| **جامعۃ المدینہ بوائز و گرلز** | |
| تعداد جامعۃ المدینہ | 1500 سے زیادہ |
| تعداد طلبہ و طالبات | تقریباً 1 لاکھ 31 ہزار 64 |
| فیضانِ شریعت کورس اور درسِ نظامی مکمل کرنے والے | تقریباً 34 ہزار 646 (طلبہ و طالبات) |
| **شعبہ فیضانِ اسلام** | |
| اب تک اسلام قبول کرنے والے | تقریباً 21 ہزار سے زیادہ |
| **فیضان آن لائن اکیڈمی** | |
| تعداد طلبہ و طالبات | تقریباً 24 ہزار |
| **المدینۃ العلمیہ** | |
| تعداد کتب و رسائل | 1784 |

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196

978-969-722-780-8
01130297
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net